…یہ نیت کرے کہ اگر کل رمضان ہوا تو میرا روزہ ہے اور اگر شعبان ہوا تو میرا روزہ نہیں ہے۔ اس نیت کے ساتھ روزہ …ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس کی نیت قطعی وحتمی نہیں ہے بلکہ اصل نیت میں تردد ہے اور اصل نیت میں تردد کی صورت … معتبر نہیں ہوتا۔ جیسے کسی شخص نے یہ نیت کی کہ اگر کل کھانا میسر آگیا تو افطار کردوں گا ورنہ روزہ رکھوں گا تو اس … میں بھی روزہ درست نہ ہوگا۔

البتہ اگر یوم الشک کے دن زوال سے پہلے رمضان کا چاند ثابت ہوگیا اور اس نے نیت قطعی کرلی تو رمضان کا روزہ …ئے گا اور اگر زوال کے بعد چاند کا ثبوت ہوا تو نیت میں تردد کی وجہ سے معتبر نہ ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تشریح کریں

حج تمتع، رمل، اضطباع، طواف قدوم، دم شکر۔

نیز مندرجہ ذیل عبارت کی وضاحت کریں۔

…بأس بان یاکل المحرم لحم صیدا صطادہ حلال وذبحہ اذا لم یدل علیه ولا امرہ بصیدہ۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا نچوڑ دو امر ہیں (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف (۲) عبارت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف:۔

حج تمتع:۔ کہ آدمی میقات سے فقط عمرہ کا احرام باندھے۔ افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد حلال ہوجائے مگر حرم میں …ر آٹھ ذوالحجہ کو یا اس سے قبل حرم سے ہی حج کا احرام باندھ لے اور افعال حج ادا کرے۔

رمل:۔ اکڑ کر سینہ تان کر دونوں بازو ہلا کر مجاہدین کی طرح چلنا۔

اضطباع:۔ چادر کو کندھے کی بجائے دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

طواف قدوم:۔ کہ آدمی جس وقت مکہ میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے جو طواف کرتا ہے اسکو طواف قدوم کہتے ہیں۔

دم شکر:۔ قران اور تمتع میں دو عبادتوں (حج وعمرہ) کے جمع ہونے کی وجہ سے جو دم ادا کیا جاتا ہے اس کو دم شکر کہتے ہیں۔

(۲) عبارت کی وضاحت:۔ اس عبارت میں اکل صید کے مسئلہ کو ذکر فرما رہے ہیں اگر محرم آدمی نے شکار کی …ت ورہنمائی بھی نہیں کی اور شکار کرنے کا حکم بھی نہیں دیا بلکہ حلال آدمی نے خود ہی اسے شکار کیا اور خود ہی ذبح کیا تو … شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلا کراہت محرم آدمی اس گوشت کو استعمال کرسکتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... ومن طاف الزیارۃ علی غیر وضوء وطواف الصدر فی آخر ایام التشریق …علیه دم فان کان طاف طواف الزیارۃ جنبا فعلیه دمان عند ابی حنیفۃؒ وقالا علیه دم واحد۔

…صورت مسئلہ کو واضح طور پر لکھیں۔ نیز امام ابوحنیفہ وصاحبین کے دلائل ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) صورت مسئلہ کی وضاحت (۲) ائمہ احناف کے دلائل۔

﴿جواب﴾...... (۱) صورت مسئلہ کی وضاحت:۔ اس عبارت میں دو مسئلوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ محرم آدمی نے طواف زیارت بے وضو کیا اور پھر ایام تشریق کے آخر میں طواف صدر باوضو کیا تو ائمہ احناف کے نزدیک طواف زیارت بے وضو کرنے کی وجہ سے بالاتفاق اس محرم پر ایک ہی دم واجب ہے۔ دوم مسئلہ یہ کہ محرم آدمی نے طواف زیارت جنبی (بے غسل) کیا اور پھر ایام تشریق کے آخر میں طواف صدر باوضو کیا تو اس صورت میں ائمہ احناف کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں دو دم واجب ہوں گے اور صاحبینؒ کے نزدیک اس صورت میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔

(۲) ائمہ احناف کے دلائل:۔ پہلی صورت میں طواف صدر کو طواف زیارت کی طرف منتقل نہیں کیا جائے گا کیونکہ طواف صدر واجب ہے اور طواف زیارت کا اعادہ حدث اصغر کی وجہ سے غیر واجب بلکہ مستحب ہے، اس لئے طواف صدر کو طواف زیارت کی طرف منتقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ طواف زیارت اپنی جگہ پر رہے گا اور طواف صدر اپنی جگہ پر رہے گا البتہ طواف زیارت بے وضو کرنے کی وجہ سے ایک دم واجب ہوجائیگا۔

دوسری صورت میں جبکہ طواف زیارت بحالت جنابت کیا ہے طواف صدر کو طواف زیارت کی طرف منتقل کیا جائیگا، کیونکہ طواف زیارت مع الجنابت بمنزل عدم کے ہے اسی لئے اس کا اعادہ واجب ہے، پس جب طواف زیارت مع الجنابت عدم کے مرتبہ میں ہے تو طواف صدر جو آخر ایام تشریق میں کیا گیا ہے اس کو طواف زیارت کی طرف منتقل کرکے یہ کہیں گے کہ یہ طواف زیارت کا اعادہ ہے۔ اب گویا اس شخص نے دو کام کئے ایک تو طواف صدر ترک کردیا اور دوسرا طواف زیارت کو ایام نحر سے موخر کردیا، پس ایک دم تو واجب ہوگا طواف صدر کو ترک کرنے کی وجہ سے، اور اس میں سب کا اتفاق ہے اور دوسرا دم واجب ہوگا طواف زیارت کو موخر کرنے کی وجہ سے، لیکن یہ دوسرا دم فقط امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہوگا۔ پس امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس شخص پر دو دم واجب ہوں گے ایک دم طواف زیارت کو موخر کرنے کی وجہ سے اور ایک دم طواف صدر کو ترک کرنے کی وجہ سے جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک فقط ایک دم واجب ہوگا طواف صدر کو ترک کرنے کی وجہ سے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... الفروض المقدرۃ فی کتاب اللہ تعالٰی ستۃ النصف والربع والثمن والثلثان والثلث والسدس علی التضعیف والتنصیف واصحاب ھذہ السھام اثنا عشر نفرا اربعۃ من الرجال وثمان من النساء۔

امور مطلوبہ:۔ اصحاب فرائض مردوں اور عورتوں میں سے کون کون ہیں، خط کشیدہ الفاظ کا مطلب واضح کریں، جدہ صحیحہ اور جدہ فاسدہ کسے کہتے ہیں۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اصحاب فرائض کی نشاندہی (۲) خط کشیدہ الفاظ کا مطلب (۳) جدہ صحیحہ اور جدہ فاسدہ کی تعریف۔

﴿جواب﴾...... (۱) اصحاب فرائض کی نشاندہی:۔ اصحاب فرائض بارہ افراد ہیں بالفاظ دیگر فروض کے مستحقین میں بارہ افراد شامل ہیں جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں، چار مرد یہ ہیں اب، جد صحیح، اخ خیفی، زوج۔ آٹھ عورتیں یہ ہیں زوجہ، بنت صلبیہ، بنت الابن، اخت عینیہ، اخت علاتیہ، اخت خیفیہ، ام، جدہ صحیحہ۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کا مطلب:۔ قرآن میں نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس ان چھ حصوں کا ذکر ہے اور ان چھ حصوں میں سے نصف دوگنا ہے ربع کا اور ربع دوگنا ہے ثمن کا اور ثلثان دوگنا ہے ثلث کا اور ثلث دوگنا ہے سدس کا اس کو مصنف نے علی التضعیف کہہ کر بیان کیا ہے اور سدس نصف ہے ثلث کا اور ثلث نصف ہے ثلثان کا اور ثمن نصف ہے ربع اور ربع نصف ہے نصف کا اسی کو مصنفؒ نے علی التنصیف کہہ کے بیان کیا ہے اور میت کے ورثاء و رشتہ داروں کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔

(۳) جدہ صحیحہ اور جدہ فاسدہ کی تعریف:۔ جدہ صحیحہ وہ جدہ ہے جسکی میت کی طرف نسبت کرنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو مثلاً باپ کی ماں، باپ کی نانی، باپ کی دادی، دادا کی ماں، دادا کی نانی، دادا کی دادی وغیرہ۔ اور جدہ فاسدہ وہ جدہ ہے جسکی میت کی طرف نسبت کرنے میں جد فاسد کا واسطہ ہو مثلاً نانا کی ماں، نانا کی دادی، نانا کی نانی وغیرہ۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل صورتوں میں ورثاء کے حصے متعین کریں۔

(۱) اب، ام، زوج　(۲) جد صحیح، جدہ صحیحہ　(۳) بنت، بنت، عم۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ بالا صورتوں میں ورثاء کے حصوں کا تعین مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ صورتوں میں ورثاء کے حصوں کا تعین:۔

مسئلہ ۶ — میت

اب	ام	زوج
عصبہ	ثلث ما بقی	نصف
۲	۱	۳

مسئلہ ۶ — میت

جد صحیح	جدہ صحیحہ
عصبہ	
۵	۱

مسئلہ ۳ — میت

بنت	بنت	عم
ثلث	ثلث	عصبہ
۱	۱	۱

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... حجب نقصان اور حجب حرمان کی تعریف مع امثلہ لکھئے۔ محجوب اور محروم میں کیا فرق ہے، محروم کے حاجب بننے میں ہمارے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے درمیان کیا اختلاف ہے مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حجب نقصان اور حجب حرمان کی تعریف مع امثلہ (۲) محجوب و محروم میں فرق (۳) محروم کے حاجب بننے میں اختلاف۔

﴿جواب﴾...... (۱) حجب نقصان اور حجب حرمان کی تعریف مع امثلہ:۔ حجب کے لغوی معنی منع کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں کسی وارث کو میت کے بعض یا کل ترکہ سے روک دینے کو حجب کہا جاتا ہے۔ حجب کی دو قسمیں ہیں (۱) حجب نقصان (۲) حجب حرمان۔

حجب نقصان:۔ محجوب کا ایک بڑے حصے سے دوسرے چھوٹے حصے کی طرف منتقل ہونا اور یہ اصحاب فرائض میں سے پانچ فریق کے لئے ہے یعنی زوج، زوجہ، ماں، پوتی اور علاتی بہن کے لئے۔

حجب حرمان:۔ اس بارے میں وارثوں کے دو فریق ہیں ایک فریق جو کسی حال میں اس حجب کے ساتھ محجوب نہیں ہوتا اور وہ چھ قسم کے وارثین ہیں یعنی بیٹا، باپ، شوہر، بیٹی، ماں، بیوی اور دوسرا فریق کسی حال میں وارث ہوتا ہے اور کسی حالت میں حجب حرمان کے ساتھ محجوب ہو جاتا ہے اور وہ ان چھ کے علاوہ ہیں۔

الحاصل وہ ورثاء جن میں حجب حرمان نہیں ہوتا انکی تعداد چھ ہے اور وہ اب، ام، ابن، بنت، زوج اور زوجہ ہیں۔

اور حجب نقصان صرف پانچ ذوی الفروض میں ہوتا ہے۔

۱...... زوج　۲...... زوجہ　ان دونوں کا حصہ اولاد کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

۳...... ام　اس کا حصہ اولاد، اخوۃ اور اخوات کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

۴...... بنت الابن　اس کا حصہ بنت صلبیہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

۵...... اخت علاتیہ　اس کا حصہ اخت عینیہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

(۲) محجوب و محروم میں فرق:۔ وہ شخص ہے کہ میراث نہ ملنے یا کم ملنے کا باعث کوئی اس کا ذاتی سبب نہ ہو بلکہ کوئی دوسرا شخص ہو جس کی وجہ سے یہ میراث نہیں پاتا یا پاتا ہے مگر کم پاتا ہے جیسے اولاد کی وجہ سے زوجین کے حصہ کا کم ہونا

محروم:۔ وہ شخص ہے کہ جس کی ذات میں برائی یا کوئی کمی پائی جائے جیسے کفر، غلامی وغیرہ۔

(۳) محروم کے حاجب بننے میں اختلاف:۔ جو کسی مانع ارث کی وجہ سے محروم ہو وہ حنفیہ اور جمہور صحابہؓ کے ہاں کسی دوسرے کیلئے نہ حاجب حرمان بن سکتا ہے اور نہ حاجب نقصان بلکہ اس کو غیر موجود شمار کر کے دوسرے ورثہ کو وارث بنایا جاتا ہے اور حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ محروم حاجب بن جاتا ہے جیسے کافر، رقیق، قاتل اس کی صورت یہ ہے

www.Bhalli.Info

کہ ایک مسلمان عورت کا انتقال ہوا اور اس نے ایک مسلمان زوج اور دو مسلمان بھائی چھوڑے اور ایک کافر بیٹا چھوڑا اب یہ بیٹا محروم ہے تو ہمارے نزدیک یہ بیٹا زوج کیلئے حاجب نہیں بنے گا زوج کیلئے نصف ہوگا اور ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ بیٹا محروم ہونے کے باوجود زوج کیلئے حاجب بنے گا اس کے لئے بجائے نصف کے ربع ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وبنات الابن كبنات الصلب ولهن احوال ست النصف للواحدة والثلثان للاثنتين فصاعدة عند عدم بنات الصلب ولهن السدس مع الواحدة الصلبية تكملة للثلثين ولا يرثن مع الصلبيتين الا ان يكون بحذائهن او اسفل منهن غلام فيعصبهن والباقي بينهم للذكر مثل حظ الانثيين ويسقطن بالابن.

عبارت بالا کی ایسی تشریح کیجئے کہ پوتیوں کے چھ احوال کی وضاحت ہو جائے۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عبارت کی تشریح مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... عبارت کی تشریح:۔ پوتیاں میت کی بیٹیوں کی مانند ہیں ان کی چھ حالتیں ہیں

(۱) بیٹی نہ ہونے کی صورت میں ایک پوتی نصف ترکہ کی حقدار ہے جیسے

مسئلہ ٢ — میت

اخ	بنت الابن
١	١

(۲) بیٹی نہ ہونے کی صورت میں دو پوتیاں دو تہائی کی حقدار ہیں جیسے

مسئلہ ٣ — میت

اخ	بنت الابن	بنت الابن
١	١	١

(۳) ایک بیٹی کے ساتھ پوتیاں چھٹے حصے کی حقدار ہیں دو تہائی پورا کرنے کیلئے جیسے

مسئلہ ٦ — میت

اخت	بنت	بنت الابن
٢	٣	١

(۴) دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں اصحاب فرائض ہو کر وارث نہیں ہوتیں۔

مسئلہ ٣ — میت

اخ	بنتان	بنت الابن
١	٢	محروم

(۵) پوتیوں کے برابر میں اگر کوئی پوتا ہو یا ان کے نیچے کوئی پڑپوتا ہو تو لڑکا پوتیوں کو عصبہ بنا دیتا ہے اور جو ترکہ بچتا ہے وہ مرد کیلئے عورت کے دوگنا ہونے کے حساب سے تقسیم ہو جائے گا۔

مسئلہ ٣ عول ٩ — میت

بنت	بنت	بنت الابن	ابن الابن
١/٣	١/٣	١	٢

(۶) میت کے بیٹے کے ذریعے پوتیاں ساقط ہو جاتی ہیں خواہ اس بیٹے کے ساتھ میت کی بیٹیاں ہوں یا نہ ہوں۔

مسئلہ ١ — میت

ابن	ابن الابن	بنت الابن
١	محروم	محروم

﴿السوال الثالث﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عول کی تعریف بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل عبارت کو مثالوں سے حل کریں۔

واماالستة فانها تعول الى عشرة وترا وشفعا.

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عول کی تعریف (۲) مندرجہ بالا عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عول کی تعریف:۔ عول کا لغوی معنی زیادتی اور غلبہ ہے اور اصطلاح میں وہ اعداد جن کے ذریعہ ورثاء کے حصے معلوم ہوں ان کو مخرج کہتے ہیں، اگر مخرج حصوں سے تنگ ہو جائے یعنی عدد چھوٹا ہو اور ورثاء کے حصے زیادہ ہوں تو پھر مخرج (عدد) میں زیادتی کی جاتی ہے یعنی ایک ایسا عدد تلاش کیا جاتا ہے جس سے تمام ورثاء کے حصے نکل آئیں کسی سہام کو توڑنے کی حاجت اور ضرورت پیش نہ آئے اسی زیادتی کرنے کا نام عول ہے۔

مثلاً میت نے ایک زوج اور دو حقیقی بہنوں کو چھوڑا تو اب زوج کا نصف اور بہنوں کے دو ثلث جمع ہو گئے، مسئلہ چھ سے بنے گا مرد کے تین حصے اور بہنوں کے چار حصے تو مخرج (چھ) تنگ ہو گیا کیونکہ مخرج چھ ہے اور حصے سات ہیں تو اب چھ میں سات تک عول ہوگا۔ کل مال کے سات حصے کر کے تین زوج کو اور چار دو بہنوں میں تقسیم ہونگے۔

(۲) مندرجہ بالا عبارت کی امثلہ سے وضاحت:۔

كما سيأتي في الورقة الرابعة الشق الاول من السوال الثالث١٤٢٣ھ.

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل عبارت کی ایسی تشریح مطلوب ہے جس سے مذکورہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

اذاكان بين التصحيح والتركة مباينة فاضرب سهام كل وارث من التصحيح في جميع التركة ثم اقسم المبلغ على التصحيح مثاله بنتان وابوان والتركة سبعة دنانير.

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا عبارت کی تشریح مع مذکورہ مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مندرجہ بالا عبارت کی تشریح مع مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:۔ اگر ترکہ ورثاء کے حصوں پر تقسیم نہ ہو سکے تو پھر دیکھیں گے کہ ترکہ اور تصحیح میں نسبت کونسی ہے اگر نسبت تباین کی ہے تو پھر ہر وارث کو تصحیح سے جو

www.Bhalli.Info

سہام ملے ہیں ان کو ضرب دی جائے جمیع ترکہ میں پھر حاصل ضرب کو تقسیم کر دیا جائیگا تصحیح کے کل پر جو حاصل عن القسمۃ ہوگا وہ وارث کا حصہ ہوگا۔ جیسے

مسئلہ ٦ ترکہ سات دینار

میت

بنتان	اب	ام
ثلثان	سدس	سدس
٤	١	١
فی بنت دو اور ثلث دینار	ایک اور سدس دینار	ایک اور سدس دینار

﴿الورقة الخامسه فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... علم المعانی کی تعریف کیجئے۔ اور ادوات استفہام میں سے ہمزہ اور ھل کے درمیان فرق اور مواقع استعمال مثالوں کی روشنی میں تفصیل سے تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) علم معانی کی تعریف (٢) ہمزہ اور ھل استفہامیہ میں فرق اور مواقع استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (١) **علم معانی کی تعریف:۔** علم معانی ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے احوال کو پہچانا جائے، جن کے ساتھ مقتضائے حال موافق ہو۔

(٢) **ہمزہ اور ھل استفہامیہ میں فرق اور مواقع استعمال مع امثلہ:۔** ہمزہ طلب تصور اور طلب تصدیق دونوں کیلئے آتا ہے، تصور کہتے ہیں ادراک مفرد کو مثلاً اگر آپ کو خالد اور علی دو بھائیوں میں سے کسی ایک کے لئے حصول سفر کی نسبت کے واقع ہونے کا علم ہوا ہے مگر متعین طور پر آپ نہیں جانتے کہ وہ سفر کرنے والا کون ہے علی یا خالد، اب آپ کسی واقف کار شخص سے **اعلی سافر ام خالد** کہہ کر جو سوال کریں گے تو جواب میں ان دو مفرد یعنی علی و خالد میں سے کسی ایک مفرد کی تعیین کی جائے گی اور مثلاً کہا جائے گا کہ "علی" تو آپ کو علی کی شکل میں ایک مفرد کا حصول ہوا ہے اسی ادراک مفرد کو طلب تصور کہا جائے گا اور تصدیق کہتے ہیں ادراک نسبت کو مثلاً اگر آپ کو علی (مفرد) کے بارے میں اتنا تو معلوم ہے کہ وہ سفر کرنے والا تھا البتہ یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ سفر کرنے کی نسبت حاصل ہوئی بھی ہے یا نہیں۔ اب آپ **أسافر علی** کہہ کر جب سوال کریں گے تو آپ اس سوال کے ذریعے حصول سفر (وقوع نسبت) کو پوچھنا چاہیں گے اور اس نسبت کے معلوم کرنے کو ہی تصدیق کہا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کو نعم یا لا کے ذریعے جواب دیا جائے گا۔ پس اگر نعم کے ذریعے جواب ملا تو آپ کو علی کے وقوع نسبتِ سفر کا علم ہوا اور لا کی صورت میں جواب ملا تو آپ کو اس کے لئے لاوقوع نسبتِ سفر کا علم حاصل ہوا، اور ھل صرف تصدیق کرنے کے لئے آتا ہے، یعنی وقوع نسبت یا عدم وقوع نسبت کی معرفت حاصل کرنے کے لئے آتا

ہے طلب تصور (مفرد) کے لئے نہیں جیسے **ھل جاء صدیقك** تو یہی تصدیق ایک نسبت ہے جسے سائل جاننا چاہتا ہے اور ظا
ہے کہ جواب اثبات یا نفی ہی میں آئے گا۔ اسی وجہ سے ام متصلہ کے بعد اس کے ساتھ معادل کو ذکر کرنا جائز نہیں چنانچہ ھـ
جاء صدیقك ام عدوّك کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ استفہام کے موقع پر واقع ہونے والے مفرد یعنی عدو کا واقع ہونا ا
بات کی دلیل ہے کہ یہ ام متصلہ ہے اور ام متصلہ تو دو مفردوں میں سے کسی ایک مفرد کی تعیین معلوم کرنے کے لئے آتا ہے او
ایسی صورت میں اصل حکم کا معلوم کرنا ضروری ہے۔ تو اس سے یہ لازم آیا کہ یہ متکلم حکم اور نسبت کو جانتا ہے مگر صرف مفرد معلو
کرنا چاہتا ہے حالانکہ ھل طلب مفرد کے لئے نہیں آتا ہے بلکہ طلب تصدیق یعنی نسبت اور حکم کو طلب کرنے کے لئے آ
ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ اس متکلم نے ھل کو طلب تصور کے لئے استعمال کیا جو اس کی اصل وضع یعنی طلب تصدیق کے خلاف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... کلام خبری اور کلام انشائی میں فرق واضح کرنے کے بعد مندرجہ ذیل عبارت کی تشریح کیجئے اور مثالوں سے واضح کیجئے۔

فالخبر بالنسبة لخلوه عن التاكيد واشتماله عليه ثلاثة اضرب كما رأيت يسمى الضرب الأول ابتدائيا والثانى طلبيا والثالث انكاريا.

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) کلام خبری و انشائی میں فرق (٢) مندرجہ بالا عبارت کی تشریح مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (١) **کلام خبری و انشائی میں فرق:۔** کلام خبری وہ کلام ہے جسکے کہنے والے کو اس کلام کے کہنے میں سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے **سَافَرَ زید** (زید نے سفر کیا) اور **علی مقیم** (علی مقیم) ہے۔ اور کلام انشائی وہ کلام ہے جسکے کہنے والے کو اس کلام کے کہنے میں سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے **سَافِرْ یا زیدا** اے زید سفر کر **أقِمْ یا علی** اے علی مقیم ہو جا اس میں متکلم اپنے مخاطب کو حکم دے رہا ہے جسمیں صدق اور کذب کا احتمال نہیں ہے۔

(٢) **مندرجہ بالا عبارت کی تشریح مع امثلہ:۔** خبر کے تاکید سے خالی ہونے اور تاکید پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے تین اقسام ہیں۔ خبر ابتدائی، خبر طلبی، خبر انکاری، اگر مخاطب خالی الذہن ہو اس کے سامنے جو سادہ کلام و خبر بغیر حروف تاکید کے لائی جاتی ہے اسے خبر ابتدائی کہتے ہیں جیسے "**جاء زید**" اس کے ذریعہ متکلم نے زید کے آنے کی خبر دی۔

اور اگر مخاطب متردد فی الحکم والخبر ہو تو اس کے سامنے جو خبر مؤکد بتاکید استحبابی لائی جاتی ہے اسے خبر طلبی کہتے ہیں جیسے "**انّ زیدًا قائم**" اس میں مخاطب زید کے قیام کے متعلق شک اور تردد میں تھا تو تاکید لا کر اس شک اور تردد کو ختم کر دیا۔

اور اگر مخاطب منکر للحکم ہو اس کے سامنے جو خبر مؤکد بتاکید وجوبی لائی جاتی ہے اسے خبر انکاری کہتے ہیں جیسے "**الا انهم هم المفسدون**" اس میں مخاطب اپنے مفسد ہونے کے منکر تھے اور صحابہ کرامؓ کو مفسد سمجھتے تھے تو متعدد طریقے سے تاکید لا کر بتلایا کہ مشرکین مکہ ہی مفسد ہیں۔

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **واما النكرة فيؤتى بها اذالم يعلم للمحكى عنه جهة تعريف كقولك جاء ههنا رجل اذالم يعرف مايعينه من علم اوصلة اونحوها وقديؤتى بها لأغراض اخرى.**

عبارت کی تشریح کریں اور ان اغراض کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے جن کے لئے نکرہ لایا جاتا ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) اغراضِ نکرہ کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... **(۱) عبارت کی تشریح:۔** نکرہ کی غرض حقیقی تو یہ ہے کہ اسے ایسے وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ محکی عنہ یعنی وہ چیز جس کی بات وحکایت کرنا مقصود ہو اس کے لئے تعریف کی کوئی جہت وصورت متکلم کو معلوم نہ ہو جیسے اگر آپ کے پاس کوئی ایسا اجنبی شخص آیا ہو جس کا نام اور صلہ وغیرہ کوئی طریقۂ تعریف آپ نہ جانتے ہوں اور آپ اپنے کسی متعارف آدمی کو اس کے آنے کی خبر دینا چاہیں تو آپ یہ کہیں گے کہ **جاء ههنا رجل** یہاں ایک شخص آیا۔

اسم نکرہ کی حقیقی غرض تو محکی عنہ کے لئے کوئی جہت تعریف معلوم نہ ہونا ہے۔ مگر کبھی اس کا استعمال اور اغراض کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(۲) اغراضِ نکرہ کی وضاحت مع امثلہ:۔

۱...... تکثیر وتقلیل یعنی کسی شیٔ کی کثرت یا قلت بتلانا جیسے **لفلان مال** فلاں کے پاس بہت مال ہے یہ تکثیر کی مثال ہے یہاں میں لفظ مال سے تکثیر اس طرح سمجھی گئی ہے کہ اس آدمی کے پاس اس قدر زیادہ مال ہے کہ اسے شمار کرنا ہی ممکن نہیں اگر ممکن ہوتا تو ہم شمار کر کے اس کا عدد بتاتے لہٰذا مجبوراً مال کو مطلق ہی ذکر کر دیا، اور جیسے **ورضوان من الله اكبر** اللہ کی جانب سے کسی کو نصیب ہونے والی تھوڑی سی بھی رضامندی سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔ یہ تقلیل کی مثال ہے اور اس میں رضوان سے تقلیل اس طرح سمجھی گئی کہ جنت کی ساری نعمتوں کی اصل جڑ یہی ہے۔

۲...... تعظیم وتحقیر یعنی کسی شیٔ کی عظمت یا حقارت بتانا جیسے **له حاجب عن كل امر يشينه ، وليس له عن طالب العرف حاجب** فلاں (میرے ممدوح) کے یہاں ایک عظیم دربان ہے جو اس کو بدنما کرنے والے کسی بھی عیب کو اس کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ہاں داد ودہش کے طلب گاروں کو روکنے کے لئے کوئی ادنیٰ دربان بھی نہیں ہے۔ دیکھیے یہاں مقام مدح کے قرینے سے ہم نے ایک جگہ حاجب کا معنی تعظیم کا اور دوسری جگہ تحقیر کا سمجھا کیونکہ اگر اس کے برخلاف معنی سمجھا جائے یعنی پہلے حاجب سے حاجب حقیر وضعیف اور دوسرے حاجب سے حاجب عظیم سمجھا جائے تو یہ شعر بجائے مدح کے ہجو ہو جائے گا حالانکہ شعر کا مضمون مدح سرائی کا ہے۔

۳...... عموم بعد النفی یعنی کسی شیٔ میں تعمیم کا معنی پیدا کرنا اور یہ فائدہ اس صورت میں حاصل ہوگا جبکہ یہ اسم نکرہ نفی کے بعد آئے جیسے **ماجاء نامن بشير** ہمارے پاس کوئی بھی خوشخبری سنانے والا نبی نہیں آیا اس میں لفظ بشیر اسم نکرہ ہے جو سیاق نفی میں واقع ہونے کی وجہ سے عموم کا فائدہ دے رہا ہے کہ افراد انبیاء میں سے کوئی ایک بھی نہیں آیا۔

۴...... قصد فرد معین اونوع معین یعنی کسی معین فرد یا معین نوع کا ارادہ کرنا جیسے **والله خلق كل دابة من ماء** اور اللہ تعالیٰ نے ہر ہر (فرد) جانور کو ایک معین پانی (اس کے باپ کے مخصوص نطفے) سے پیدا کیا جو اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ یا یہ ترجمہ بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (انواع) دواب میں سے ہر (نوع) دابہ کو (پانی کی انواع میں سے) ایک (نوع) پانی (نطفہ) سے پیدا کیا جو اس نوع کے ساتھ مخصوص ہے۔

دیکھیے پہلے ترجمہ سے فردِ معین کا قصد ظاہر ہوگا اور دوسرے سے نوعِ معین کا قصد معلوم ہوگا۔

۵...... اخفاء امر یعنی کسی خاص بات کو لوگوں سے مخفی رکھنا جیسے کسی امیر یا وزیر نے اپنے حوارئین اور بہی خواہوں سے کہا کہ **قال رجل انك انحرفت عن الصواب** (ایک آدمی نے ہم سے یوں کہا کہ تو راہ راست سے بھٹک گیا ہے) حالانکہ اس وزیر یا امیر کو خوب معلوم ہے کہ اس قول کا قائل کون ہے اگر وہ چاہتا تو اس کا نام ظاہر کر سکتا تھا مگر جان بوجھ کر اس کا نام اس وجہ سے ذکر نہیں کیا کہ میں اگر اس کا نام ظاہر کر دوں تو میرے حوارئین اور بہی خواہ اس نازیبا بات کہنے والے شخص کو کوئی تکلیف واذیت پہنچا دیں گے اور یہ اس کی مرضی کے خلاف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **اماالتوابع فالتقييدبها يكون لاغراض تقصدمنها.**

نعت اور بدل کے ساتھ حکم کن وجوہ کی بناء پر مقید کیا جاتا ہے ہر وجہ کے ساتھ مثال بھی لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں نعت اور بدل کے ساتھ حکم کو مقید کرنے کی وجوہ مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ ...... **نعت وبدل کے ساتھ حکم کو مقید کرنے کی وجوہ مع امثلہ:۔** نعت جسے ہم صفت بھی کہہ سکتے ہیں اس کی غرض کبھی اپنے موصوف کو دوسروں سے ممتاز ومخصوص کرنا ہوتا ہے جیسے **حضر عليٌ الكاتب** کاتب علی آیا۔ اس سوال میں الکاتب (نعت) نے اپنے متبوع علی کو علی نام کے دوسرے لوگوں سے ممتاز کر دیا ہے اگر یہ نعت نہ لائی جاتی اور صرف **حضر علی** کہا جاتا تو اس سے دوسرا کوئی بھی علی مراد ہو سکتا تھا۔ اور کبھی اس کی غرض موصوف کی حقیقت وماہیت بیان کرنا ہوتا ہے جیسے **الجسم الطويل العريض يشغل حيّزا من الفراغ** (لمبا چوڑا گہرا جسم خالی جگہ کو گھیر لیتا ہے) یعنی مثلاً ایک الماری خالی ہے اور اس میں آپ نے کتابیں رکھ دیں تو اب ان کتابوں نے اس خلاء کو پُر کر دیا کیونکہ کتاب ایک جسم ہے جس میں ابعادِ ثلاثہ (طول، عرض، عمق) پائے گئے ہیں کہ ہر کتاب کم وبیش طویل، عریض، عمیق بھی ہوتی ہے دیکھیے اس مثال میں الطویل، العریض، العمیق، یہ تینوں نعت ہیں جنہوں نے اپنے متبوع کی حقیقت وماہیت اور تعریف کو واضح کر دیا ہے اور کبھی اس کی غرض اپنے متبوع کی تاکید کرنا ہوتا ہے جیسے **تلك عشرة كاملة** (یہ دس روزے پورے ہوئے) اس آیت میں حج قران وتمتع کرنے والے کا حکم بیان ہوا ہے کہ قارن اور متمتع پر دم شکر دینا لازم ہے اور نہ پانے کی صورت میں اس پر دس روزے رکھنا ضروری ہے۔ دیکھیے اس مثال میں **كاملة** نعت نے اپنے متبوع عشرۃ کو مؤکد ومضبوط کر دیا ہے اور کبھی اس کی غرض اپنے متبوع کی مدح وتعریف کرنا ہوتی ہے جیسے **حضر الخالد الهمام** الھمام نعت نے اپنے متبوع خالد کی مدح

www.Bhalli.Info

سرائی اور تعریف وتوصیف کی ہے۔

اور کبھی اس کی غرض اپنے متبوع کی مذمت وبرائی بیان کرنا ہوتا ہے جیسے **وامرأتہ حمالۃ الحطب** (عنقریب ابولہب اور اپنے سر پر ایندھن کی لکڑیاں اٹھائے پھرنے والی اس کی بیوی شعلے والی جہنم میں داخل ہوں گے) اس میں حمالۃ الحطب نے اپنے متبوع **امرأتہ** کی مذمت اور ہجو بیان کی ہے اور کبھی اس کی غرض اپنے متبوع کے حال زار پر رحم کھانے (اظہار ہمدردی) کی ہوتی ہے جیسے **اَحْسِنْ الیٰ خالد المسکین** غریب مسکین خالد کے ساتھ اچھا سلوک کرو جیسے اس مثال میں المسکین نے اپنے متبوع خالد کے قابل رحم اور لائق ہمدردی ہونے کو بیان کیا ہے۔

بدل اس کے ساتھ جب کسی کلام کو مقید کیا جاتا ہے تو اس وقت اس کی غرض اپنے متبوع کو پختہ اور اسے واضح کرنا ہوتا ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں **بدل الکل ، بدل الاشتمال ، بدل البعض۔**

بدل الکل کی مثال جیسے **قَدِمَ ابنی علی** (میرا لڑکا علی آیا) اس مثال میں تابع (علی) نے اپنے متبوع (ابنی) کو اس طرح مقرر (پختہ) کردیا کہ مبدل منہ اور بدل دونوں سے مراد تو ایک ہی ذات ہے گویا کہ متکلم نے مسند الیہ کو مکرر ذکر کیا اور جب تکرار پایا گیا تو تقریر (پختگی) بھی ضرور پائی جائے گی۔

بدل البعض کی مثال **سافر الجند اغلبہ** (اکثر وبیشتر لشکر نے کوچ کردیا) اس مثال میں تابع (اغلبہ) نے اپنے متبوع **(الجند)** کو اس طرح مقرر وپختہ کردیا کہ مبدل منہ یعنی **الجند** اپنے بدل یعنی **اغلب الجند** پر مشتمل ہے اس وجہ سے کہ مبدل منہ کل ہے اور بدل اس کا بعض ہے اور ظاہر ہے کہ کل میں بعض داخل وشامل ہوتا ہی ہے اور جب ایسا ہے تو بدل کا ذکر مکرر (دومرتبہ) ہوا پہلی دفعہ کل کے ضمن میں اور دوسری مرتبہ مستقل طور پر اور جب مسند الیہ کا تکرار پایا جائے تو اس کی تقریر (پختگی) بھی ضرور پائی جاتی ہے۔

بدل الاشتمال کی مثال **نفعنی الاستاذ علمہ** (استاذ یعنی اس کے علم نے مجھے فیض یاب کیا) اس مثال میں تابع (علمہ) نے اپنے متبوع (الاستاذ) کو بایں طور پر مقرر وپختہ کردیا ہے کہ جب **نفعنی الاستاذ** کہا تو لفظ استاذ مشتمل ہوا علم پر کہ استاذ بولا جاتا ہے تو خود بخود اس کا علم سمجھ میں آتا ہے کیونکہ بغیر علم کے کسی کو استاذ نہیں بنایا جاتا اس طرح استاذ مشتمل ہوتا ہے علم پر اور علم اس میں شامل رہتا ہے اور جب مبدل منہ اپنے بدل پر مشتمل ہوا اور پھر جداگانہ طور پر علمہ بھی کہا تو بدل کا ذکر مکرر ہوا ایک مرتبہ مبدل منہ کے ضمن میں اور دوسری مرتبہ مستقل طور پر اور جب مسند الیہ کا تکرار پایا جائے تو اس کی تقریر بھی بالضرور پائی جاتی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... قصر کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد قصر حقیقی اور قصر اضافی میں فرق واضح کیجئے۔ نیز قصر افراد، قصر قلب، اور قصر تعیین ہر ایک کی مثالوں سے وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قصر کے لغوی واصطلاحی معنی (۲) قصر حقیقی واضافی میں فرق (۳) قصر افراد، قصر قلب، قصر تعیین کی مثالوں سے وضاحت۔

﴿جواب﴾...... **(۱) قصر کی لغوی واصطلاحی تعریف:۔** قصر کا لغوی معنی روکنا ہے اور اصطلاح میں ایک شیٔ کو دوسری شیٔ کے ساتھ قصر کے کسی ایک طریقے کے ذریعے مخصوص اور منحصر کرنے کو قصر کہتے ہیں۔

(۲) قصر حقیقی واضافی میں فرق:۔ قصر حقیقی اس قصر کو کہیں گے جس میں ایک شیٔ کو دوسری شیٔ کے ساتھ حقیقت حال اور صورتِ واقعہ کے اعتبار سے خاص کیا گیا ہو جیسے کسی شہر میں ایک شخص مثلاً علی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انشاء پرداز نہ ہو (کاتب نہ ہو) اور حقیقت حال اور صورتِ واقعہ بھی ایسی ہی ہو تو اس وقت کہا جائے گا **لا کاتب فی المدینۃ الا علی** (اس شہر میں صرف علی ہی انشاء پرداز ہے) دیکھئے اس مثال میں صرف علی کے لئے صفت کتابت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اس شہر کے زید، عمر، بکر، خالد وغیرہ ہر فرد سے نفی کی گئی ہے۔

قصر اضافی اس قصر کو کہیں گے کہ جس میں ایک شیٔ کو دوسری شیٔ کے ساتھ کسی معین شیٔ کی طرف نسبت واضافت کے اعتبار سے خاص کیا گیا ہو جیسے اگر ایک متکلم کا مخاطب علی کے بارے میں اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا ہے مگر یہ متکلم اس مخاطب کے اعتقاد پر رد کرنا چاہتا ہے اور اس کیلئے صفتِ قیام کا اثبات کرنا چاہتا ہے تو اس متکلم کو چاہئے کہ یوں کہے **ما علی الا قائم** کہ علی تو کھڑا ہی ہے۔ اس جملے کے ذریعے اس متکلم نے علی کے لئے ایک شیٔ یعنی صفت قعود کی نفی کی ہے، دوسری تمام صفات کو رد نہیں کیا۔

(۳) قصر افراد، قصر قلب، قصر تعیین کی مثالوں سے وضاحت:۔ قصر اضافی کی مخاطب کے حال کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔ قصر افراد، قصر قلب، قصر تعیین

۱...... قصرِ افراد اس قصر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی متکلم کا مخاطب ایک صفت میں دو یا زیادہ موصوف کو اسی طرح ایک موصوف میں دو یا زیادہ صفت کو شریک سمجھے۔ قصرِ موصوف علی صفت کی مثال جیسے "**ما محمد الا رسول**" لہٰذا ان پر موت طاری ہوسکتی ہے۔ اور قصرِ صفت علی موصوف کی مثال جیسے **ماغنی الا بکرٌ** بکر کے علاوہ اور کوئی غنی نہیں ہے۔

۲...... قصر قلب اس قصر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں مخاطب اس حکم کے برعکس اعتقاد رکھے جیسے یہ متکلم ثابت کرنا چاہتا ہے چاہے وہ حکم کسی موصوف کے لئے کسی صفت کے یا کسی صفت کے لئے کسی موصوف کے ثابت کرنے کا ہو۔ جیسے قصرِ صفت علی موصوف کی مثال **لا فارس الا علیٌ** گھوڑ سوار تو صرف علی ہے اور کوئی نہیں۔ اور قصر موصوف علی صفت کی مثال جیسے "**لا علی الا فارس**" علی صرف گھوڑ سوار ہی ہے اور کچھ نہیں ہے۔

۳...... قصر تعیین اس قصر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں مخاطب ایک صفت کیلئے دو موصوف میں سے ایک کو یا ایک موصوف کیلئے دو صفتوں میں سے ایک کو متعین کرنے میں متردد ہو۔ جیسے قصرِ صفت علی موصوف کی مثال **ما قائم الا زید** کھڑا ہونے والا صرف زید ہے اور کوئی نہیں ہے۔ اور قصرِ موصوف علی صفت کی مثال جیسے **ما زید الا قائم** کہ زید تو صرف کھڑا ہونے والا ہی ہے۔

www.Bhalli.Info

قصر کے چند طریقے ہیں۔

۱...... نفی واستثناء ہو جیسے ان ھذا الاملك كريمٌ (نہیں ہے یہ مگر ایک قابل قدر فرشتہ)۔

۲...... انما کا استعمال ہو جیسے انما الفَاهِمُ عَلِيٌّ (سمجھدار تو علی ہی ہے)۔

۳...... لا یا بل یالٰکن کے ذریعہ عطف کرنا جیسے اَنَا نَاثِرٌ لَا نَاظِمٌ میں نثر کہنے والا ہوں نظم کہنے والا نہیں مَا اَنَا حَاسِبٌ بَلْ كَاتِبٌ میں حساب جاننے والا نہیں ہوں بلکہ کاتب ہوں۔

۴...... جس چیز کو کلام میں مؤخر ہونا چاہئے اس کو مقدم کرنا جیسے اِيَّاكَ نعبد ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے اور بتایئے کہ ان کو کس چیز پر استشہاد کے لئے لایا گیا ہے، نیز وجہ استشہاد کی وضاحت کریں۔

وان صخرا لتاتم الهداة به　　كأنه علم فی رأسه نار

فقلت يمين الله ابرح قاعدا ولوقطعوا　　رأسی لديك واوصالی

وقال رائد هم ارسلوا نزاولها　　فحتف كل امرئ يجری بمقدار

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) مذکورہ اشعار کے استشہاد اور وجہ استشہاد کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) اشعار کا ترجمہ:۔ بے شک صخر (نامی میرے بھائی) کی پیروی کرتے ہیں رہبر لوگ بھی گویا وہ ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ جل رہی ہو۔

تب میں نے کہا کہ بخدا میں تو برابر بیٹھا ہی رہوں گا چاہے تو میرے دشمن کاٹ پھینکیں تیرے پاس اے میری محبوبہ میرا سر اور ایک ایک جوڑ کاٹ کر علیحدہ علیحدہ کر دیں۔

انکے نمائندے نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ہم ان سے قتال کریں گے کیونکہ ہر نفس کی موت تو اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔

(۲) مذکورہ اشعار کے استشہاد و وجہ استشہاد کی وضاحت:۔

وان صخرا لتاتم الهداة به　　كأنه علم فی رأسه نار.

اس شعر کو اطناب کی اقسام میں سے ایغال کی مثال کے طور پر لایا گیا ہے ایغال کہتے ہیں کلام کو کسی ایسے لفظ پر ختم کرنا جو کسی ایسی غرض کا فائدہ دے کہ اس کے بغیر بھی معنیٰ مکمل ہو رہا ہو جیسے خنساء شاعرہ کا یہ شعر ہے۔

وجہ استشہاد یہ ہے کہ اس مثال میں عَلَم کا ذکر آیا ہے اور عَلَم ایسے پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی چوٹی پر آگ روشن ہو اور اگر اس پر اکتفاء کیا جاتا تو بھی مقصود تو پورے طور پر ادا ہو رہا تھا مگر پھر بھی فی رأسہ نار کہہ کر اس کے بھائی کی رہنمائی اور اضائتِ نور کی صفت میں مبالغہ کی زیادتی کر دی ہے۔

فقلت يمين الله ابرح قاعدا ولو قطعوا　　رأسی لديك و اوصالی.

یہ ایجاز حذف کی مثال ہے جس میں سے ایک کلمہ کو حذف کیا گیا ہے اور وہ ابرح سے پہلے لا کو حذف کیا ہے۔ اس لئے کہ یہ فعل ناقص ہے جو ماضی میں ما برح اور مضارع میں لا يبرح استعمال ہوتا ہے۔

وقال رائدهم ارسلوا انزاولها　　فحتف كل امرئ يجری بمقدار.

یہ مواضع فصل میں سے دو جملوں میں خبر و انشاء کے اعتبار سے اختلاف کی صورت میں ہونے والے کامل تباین کی مثال اس میں جملہ ارسلوا اور نزاولها میں خبر و انشاء کے لحاظ سے تباین تام ہے کہ پہلا انشائیہ ہے جبکہ دوسرا ہے اس وجہ سے دونوں میں واؤ عاطفہ نہیں لایا گیا۔

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَ اَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ وَلَا تُضْحِنَا عَنْ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْ... وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ وَفَضْلَكَ الَّذِیْ عَمَّ بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ.

عبارت پر اعراب لگایئے، سلیس ترجمہ کیجئے خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے صیغے اور باب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ كما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے لئے اس آرزو کو محقق فرما دیں اور ہمیں یہ مطلوب عطا فرما دیں ہمیں اپنے سایہ کامل سے دھوپ میں نہ نکالیں اور ہم کو چبانے والے (ظالم) کا لقمہ نہ بنائیں چنانچہ ہم نے آپ کی طرف دست سوال دراز کیا ہے، آپ کے سامنے (اپنی) عاجزی وفقیری کا اعتراف کر لیا ہے اور ہم نے آپ کا کرم کثیر اور آپ کے اس فضل کا نزول طلب کیا ہے جو عام ہے درخواست کی عاجزی اور امید کی پونجی کیساتھ۔

(۳) الفاظِ مخطوطہ کے صیغے اور باب:۔

"اللّٰھم" اصل میں یا اللہ تھا یا کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد لگا دی اللّٰھم ہو گیا بمعنی الٰہ ومعبود۔

"فحقق" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از مصدر تحقیق (تفعیل) بمعنی ثابت کرنا۔

"انلنا" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از مصدر انالۃ (افعال) بمعنی عطاء کرنا، دینا۔

"ولا تضحنا" صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معروف از مصدر اضحاء (افعال) بمعنی...

www.Bhalli.info

"السابغ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر سُبُوْغًا (نصر) بمعنی وسیع و فراخ ہونا۔

"کالماضغ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر مَضْغًا (فتح) بمعنی چبانا۔

"وبخعنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معروف از مصدر بَخْعًا و بُخُوْعًا (فتح) بمعنی اعتراف و اقرار کرنا۔

"واستنزلنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معروف از مصدر استنزال (استفعال) بمعنی نزول طلب کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ إِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْأَكْمَامِ بِالثَّمَرِ۔

عبارت بالا کا واضح ترجمہ، مختصر پس منظر بیان کیجئے، خط کشیدہ الفاظ میں مفرد کی جمع اور جمع کا مفرد بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مختصر پس منظر (۳) الفاظ مخطوطہ کی مفرد و جمع۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس دیکھا میں نے حلقہ کے وسط میں ایک شخص پیدائشی لاغر کو جس پر سفر کا سامان تھا اور اس کیلئے نوحے کا (با آواز) رونا تھا اور وہ پیدا کر رہا تھا مسجع کلمات کو اپنے لفظ کے موتیوں کیساتھ کھٹکھٹا رہا تھا کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹوں کے ساتھ ایسے حال میں کہ گھیر رکھا تھا اس کو جماعتوں کے مختلف لوگوں نے مثل گھیر لینے ہالہ کے چاند کو اور چھلکا کے پھل کو۔

(۲) مختصر پس منظر:۔ حارث بن ہمام یمن کے مشہور شہر صنعاء میں گھومتے گھماتے ایک جلسہ میں پہنچے جہاں رونے رلانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ایک واعظ بڑی ولولہ انگیز تقریر کر رہے تھے الخ، اس عبارت میں اسی جلسہ میں حاضری کا مختصر حال بیان کیا گیا ہے۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی مفرد و جمع:۔ الحلقه مفرد ہے جمع حَلَقَات ہے، اُهبة مفرد ہے جمع اُهَب ہے۔ رنّة مفرد ہے جمع رنّات ہے۔ الاسجاع جمع ہے مفرد سَجْعٌ ہے، جواهر جمع ہے مفرد جوهر ہے، بزواجر جمع ہے مفرد زَجْرٌ ہے۔ اخلاط جمع ہے مفرد خِلطٌ ہے۔ الزمر جمع ہے مفرد زُمْرَة ہے۔ الهالة مفرد ہے جمع هالات ہے۔ بالقمر مفرد ہے اس کی جمع اقمار ہے۔ الاکمام جمع ہے مفرد کِمٌّ ہے، بالثمر ثمر مفرد ہے اس کی جمع اثمار ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......

فَمَا رَاقَنِيْ مَنْ لَاقَنِيْ بَعْدَ بُعْدِهٖ — وَلَا شَاقَنِيْ مَنْ سَاقَنِيْ لِوِصَالِهٖ

وَلَا لَاحَ مُذْ نَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِهٖ — وَلَا ذُوْ خِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

دونوں اشعار کا ترجمہ تحریر کرنے کے بعد ہر ہر لفظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق

﴿جواب﴾...... (۱) اشعار کا ترجمہ:۔ پس نہ تعجب میں ڈالا مجھ کو اس شخص نے جو ساتھ رہا میرے اس جدائی کے بعد اور نہ شوق دلایا مجھ کو اس شخص نے کہ جس نے چلایا (ابھارا) ہو مجھ کو اپنے وصال کیلئے اور نہ ظاہر ہوا کوئی مماثل اس کی فضیلت کا جب سے چلا گیا اور نہ ظاہر ہوا کوئی صاحب عادات جس نے جمع کر لیا ہو اس کی عادات کی مثل کو۔

(۲) الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔

"راقنی" راق صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر رَوقًا (نصر) تعجب میں ڈالنا، پسند آنا۔

"لاقنی" لاق صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لَيْقًا لِيَاقًا (ضرب) بمعنی چمٹنا، لازم ہونا۔

"بعده" بُعد یہ مصدر ہے (کرم) بمعنی دوری و دور ہونا۔

"شاقنی": شاق صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر شوقًا (نصر) بمعنی شوق دلانا، مائل کرنا۔

"ساقنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سوقًا (نصر) بمعنی چلانا۔

"لوصاله" باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی ملنا، ملاقات کرنا۔

"لاح" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لَوْحًا (نصر) بمعنی ظاہر ہونا۔

"ندّ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر نَدًّا (ضرب) بمعنی بدکنا، بھاگنا۔

"ندٌّ" بمعنی نظیر، ہمسر اور اس کی جمع انداد ہے۔

"لفضله" یہ باب کرم کا مصدر ہے بمعنی صاحب فضل ہونا اور یہ نقص کی ضد ہے بمعنی احسان و خوبی۔

"خلال" خُلّة کی جمع ہے بمعنی دوستی، محبت۔

"حاز" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر حوزًا (نصر) بمعنی جمع کرنا۔

"خلال" خَلّة کی جمع ہے بمعنی خصلت و عادت۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أَبْذُلَ وَتَخْزُنَ وَأَلِيْنَ وَتَخْشُنَ وَأَذُوْبَ وَتَجْ[…] وَأَذْكُوَ وَتَخْمُدَ لَا وَاللّٰهِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَنَتَحَاذَى فِي الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰ[…] نَأْمَنَ التَّغَابُنَ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ۔

عبارت کا مطلب واضح کرنے کے بعد خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور ابواب تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) خط کشیدہ کلمات کے صیغے و ابواب[…]

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں ابو زید سروجی لوگوں کے ساتھ اپنے معاملہ[…] نوعیت و کیفیت کو بیان کر رہے ہیں کہ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو جمع کرتا رہے میں نرم ہوتا جاؤں اور[…]

www.Bhalli.Info

سخت ہوتا رہے میں پگھلتا رہوں اور تو جمتا رہے میں بھڑکتا رہوں اور تو بجھتا رہے۔

بلکہ ہم جوتوں کی طرح برابری کے ساتھ معاملہ کریں گے یعنی جس طرح دو جوتے آپس میں بالکل برابر ہوتے ہیں اسی طرح برابری کا معاملہ ہوگا تاکہ ہم ایک دوسرے کو دھوکہ دینے اور حسد کرنے سے محفوظ و مامون رہیں، اگر کام کاج میں برابری نہیں ہوسکتی تو پھر یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ میں تجھ کو سیراب کروں اور تو مجھ کو پیاسا کرے میں تجھ کو برداشت کروں اور تو مجھے ذلیل سمجھے میں تیری خاطر کماؤں اور تو مجھے زخمی کرے، میں تیرے قریب آؤں اور تجھے اپنا بناؤں اور تو مجھے بیگانہ سمجھ کر چھوڑ دے، اس طرح ظلم و انصاف جمع نہیں ہوسکتے ظلم کے مقابلہ میں ظلم ہوگا اور انصاف کے مقابلہ میں انصاف ہوگا۔

هم بھی انساں ہیں تم جیسے جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

(۲) خط کشیدہ کلمات کے صیغے و ابواب:۔

"ابذل" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معروف از مصدر بذلا (نصر) بمعنی خرچ کرنا۔

"تخزن" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر خَزْنًا (نصر) بمعنی جمع کرنا، ذخیرہ کرنا۔

"الین" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر لینا (ضرب) بمعنی نرم ہونا۔

"تخشن" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر خُشُوْنَةً، خَشَانَةً (کرم) بمعنی سخت ہونا، کھردرا ہونا۔

"اذوب" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر ذَوْبًا و ذَوَبَانًا (نصر) بمعنی پگھلنا۔

"تجمد" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر جَمْدًا و جُمُوْدًا (نصر) بمعنی جم جانا۔

"اذکو" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر ذَکَاۃً (نصر) بمعنی شعلہ بھڑکنا۔

"تخمد" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر خَمْدًا و خُمُوْدًا (نصر و سمع) بمعنی شعلہ کا بجھنا۔

"التغابن" باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی ایک دوسرے کو دھوکہ دینا، نقصان دینا۔

"التضاغن" ای التحاسد باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی کینہ و حسد رکھنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾......قَالَ فَبَرَزَ اِلَیَّ جُؤْذَرٌ عَلَیْهِ شُوْذَرٌ وَقَالَ شِعْرٌ.

وَحُرْمَةِ الشَّیْخِ الَّذِیْ سَنَّ الْقِرٰی وَاَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِیْ اُمِّ الْقُرٰی

مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ اِذَا عَرٰی سِوَی الْحَدِیْثِ وَالْمُنَاخِ فِی الذُّرٰی

وَکَیْفَ یَقْرِیْ مَنْ نَفٰی عَنْهُ الْکَرٰی طَوًی بَرٰی اَعْظُمَهٗ لَمَّا انْبَرٰی

فَمَا تَرٰی فِیْمَا ذَکَرْتُ مَا تَرٰی

ان اشعار کا مختصر پس منظر بیان کرنے کے بعد مطلب خیز ترجمہ کیجئے اور ان میں سے افعال کو الگ کر کے ان کے صیغے بتلایئے

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار کا پس منظر (۳) اشعار میں سے افعال کے صیغے۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار کا ترجمہ:۔ کہنے لگا، میری طرف ایک خوبصورت لڑکا ظاہر ہوا، اس پر چھوٹی چادر تھی اور اس نے کہا۔

۱......اس شخص (ابراہیمؑ) کی حرمت کی قسم جس نے ضیافت کی سنت جاری کی اور ام القریٰ (مکہ) میں اس گھر کی بنیاد رکھی جس کا حج کیا جاتا ہے (یعنی بیت اللہ کی)۔

۲......ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کے لئے جب وہ آئے بات چیت، گپ شپ اور صحن میں جائے قیام کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۳......اور وہ آدمی کس طرح مہمان نوازی کرسکتا ہے کہ اس کی نیند کو ایسی بھوک نے ختم کردیا ہے، جس نے اس کی ہڈی (تک) تراش لی جب وہ بھوک اس کو لاحق ہوئی۔

پس کیا دیکھتا ہے تو اس چیز میں کہ ذکر کی میں نے، کیا دیکھتا ہے تو۔

(۲) اشعار کا پس منظر:۔ ایک مرتبہ ابوزید کوفہ میں قصہ گوئی کی ایک مجلس میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا مجلس والوں نے پوچھا کہ کون ہے تو ابوزید نے اشعار میں اس کا جواب دیا پھر مجلس میں حاضر ہو کر آپس میں گپ شپ ہونے لگی اہل مجلس نے کہا کہ اپنی زندگی کا کوئی عجیب واقعہ بیان کرو تو اس پر ابوزید نے کہا کہ ابھی تمہارے پاس آنے سے پہلے میں بھوک کی وجہ سے ایک دروازہ پر دستک دی اور کھانے کا لقمہ اور رات کا قیام طلب کیا تو اندر سے ایک بچہ نکلا اور اس نے اشعار کہے جن کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس آرام کی جگہ تو ہے مگر کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

(۳) اشعار میں سے افعال کے صیغے:۔

"سنّ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سَنًّا (نصر) بمعنی جاری کرنا۔

"اسّس" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر تَاْسِیْسٌ (تفعیل) بمعنی بنیاد رکھنا۔

"عرا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر عَرْوًا (نصر) بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔

"یقری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر قِرًی (ضرب) بمعنی مہمان نوازی کرنا۔

"نفی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر نَفْیًا (ضرب) بمعنی علیحدہ کرنا، دور کرنا۔

"انبری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِنْبِرَاءٌ (انفعال) بمعنی سامنے آنا، پیش آنا۔

"تری" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معلوم از مصدر اَلرُّؤْیَةُ و رأیا (فتح) بمعنی دیکھنا۔

www.Bhalli.Info

"تذکرت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اَلتَّذَکُّرُ (نصر) بمعنی ذکر کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾......

قَددَفَعَ اللَّیْلُ الَّذِیْ اَکْفَھَرَّا — اِلٰی ذِرَاکُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا
اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاَسْبَطَرَّا — حَتّٰی انْثَنٰی مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
مِثْلَ ھِلَالِ الْاُفُقِ حِیْنَ افْتَرَّا — وَقَدْ عَرَا فِنَائَکُمْ مُعْتَرًّا

مذکورہ بالا ابیات پر اعراب لگایئے اور خط کشیدہ الفاظ کی مختصر لغوی تحقیق کیجئے سلیس ترجمہ کیجئے اور پہلے شعر کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) ابیات پر اعراب (۲) ابیات کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) پہلے شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) ابیات پر اعراب: کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) ابیات کا ترجمہ: بے شک دفع کردیا ہے اس رات نے جو چھا گئی تمہارے صحن کی طرف پراگندہ بال غبار آلود کو، ایسے سفر والے کو کہ طویل ہو گیا وہ (سفر) اور لمبا ہو گیا، یہاں تک کہ لوٹا کبڑا ہو کر، زرد ہو کر مثل اُفق کے چاند کے جبکہ وہ ظاہر ہوا اور طاری ہوا (یعنی ارادہ کیا) تمہارے صحن پر فقیر بن کر۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔

"اکفھرّا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از مصدر اکفھرار (افعلال) بمعنی رات کی تاریکی کا زیادہ ہونا۔

"شعثا" پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والا شعثا (سمع) بمعنی پراگندہ ہونا۔

"اخاسفار" سفر والا، اخ بمعنی بھائی اور سفار مصدر (نصر وضرب) بمعنی سفر پر جانا۔

"اسبطرا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اسبطرار (افعلال) بمعنی لیٹنا، لمبا ہونا۔

"انثنٰی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر انثناء (انفعال) بمعنی لوٹنا۔

"محقوقفا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر احقیقاف (افعیعال) بمعنی ٹیڑھا ہونا، کوزہ پشت ہونا۔

"افترا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب افتعال بمعنی چمکنا، آہستہ ہنسنا۔

"معترا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اعترار (افتعال) بمعنی مانگے بغیر بخشش کیلئے آنا، فقیر بن کر آنا۔

(۴) پہلے شعر کی ترکیب:۔ قد برائے تحقیق، دفع فعل، اللیل موصوف الذی اسم موصول اکفھرّ فعل فاعل ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر فاعل دفع کا، الی ذراکم جار مجرور ملکر دفع کے متعلق ہوا شعثا مغبرا موصوف صفت ملکر مفعول بہ دفع کا، دفع فعل اپنے فاعل مفعول بہ، متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

﴿الورقة الاولٰى فى التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... كتب عليكم اذا حضرأ حدكم الموت ان ترك خيرا الوصية للوالدين والأ قربين بالمعروف حقا على المتقين ○ فمن بدله بعدما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ان الله سميع عليم○ فمن خاف من موص جنفا أو اثما فأصلح بينهم فلا اثم عليه ان الله غفورٌ رحيم ○

آیات مذکورہ کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کرتے ہوئے بتایئے کہ موت کے وقت والدین اور اقربین کے لئے وصیت کرنا فرض ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ اور کیا وصیت میں تبدیلی کرنا ممنوع ہے؟ اس کا شریعت میں کیا اصول ہے؟ مخطوط حصہ کی مراد وضاحت سے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چھ امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا تشریح (۳) والدین و اقربین کیلئے وصیت کا حکم مع الوجہ (۴) وصیت میں تبدیلی کا حکم (۵) وصیت کے بارے میں اصول شرعی (۶) عبارت مخطوطہ کی مراد۔

﴿جواب﴾......(۱) آیات کا ترجمہ:۔ فرض کیا گیا ہے تم پر وصیت کرنا جب حاضر ہو تم میں سے کسی کے پاس موت والدین اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ یہ حکم لازم ہے متقین (پرہیزگار) پر۔ پھر جو شخص بدل ڈالے وصیت کو بعد اس کے کہ سُن لیا اس نے وصیت کو تو اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہے جنہوں نے اس کو بدلا۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر جو شخص خوف کرے وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری کا یا گناہ کا پھر ان میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

(۲) آیات کی تشریح:۔ لوگوں میں دستور تھا کہ مردہ کا سارا مال اسکی بیوی اور بیٹوں کو ملتا تھا والدین اور تمام اقارب اس سے محروم رہتے تھے۔ تو پہلی آیت میں والدین اور اقارب کیلئے انصاف کیساتھ حصہ دینے اور وصیت کرنے کا حکم ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ مردہ نے تو وصیت کردی تھی مگر بعد والوں نے اس کی تعمیل نہ کی تو مردہ پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ وصیت میں تبدیلی کرنے والے مجرم اور گنہگار رہوں گے اللہ تعالیٰ سب کی باتوں کو سنتا اور نیتوں کو جانتا ہے۔

تیسری آیت میں ارشاد ہے کہ اگر کسی کو اندیشہ ہو کہ مردہ نے غلطی سے وصیت صحیح نہیں کی، کسی کی بے جا رعایت کی ہے یا دانستہ طور پر حکمِ الٰہی کے خلاف کیا ہے تو اس نے اہل وصیت اور وارثوں کے درمیان حکم شریعت کے موافق صلح کرادی تو وصیت میں یہ تغیر و تبدیلی جائز ہے۔ ایسی صورت میں یہ شخص گنہگار نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۳) والدین واقربین کے لئے وصیت کا حکم مع الوجہ:۔ والدین اور دیگر رشتہ دار ورثاء کے لئے بوقتِ موت وصیت آیات واحادیثِ متواترہ سے منسوخ ہو چکی ہے۔ لہٰذا موصی کے لئے اقرباء اور والدین کے لئے وصیت فرض نہیں ہے۔ البتہ بوقتِ ضرورت اگر اس نے وصیت کردی تو پھر وہ بھی دیگر ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے۔

www.Bhalli.Info

ں فرض ہے کیونکہ "ولیطوفوا بالبیت العتیق" میں اسی طواف کا حکم ہے۔

(٦) طواف کا وقت اور بعد از وقت کفارہ کی تفصیل:۔ طواف زیارت کا وقت قربانی کے ایام ہیں یعنی

ں، گیارہ، بارہ ذوالحجہ اور ان میں سے افضل پہلا دن یعنی دس ذوالحجہ ہے۔

اگر کسی نے طواف زیارت کو وقت مقرر سے مؤخر کر دیا یعنی ایام نحر گزر گئے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر دم

جب ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک اس پر صرف قضاء ہے۔ کوئی کفارہ نہیں ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... علم الفرائض کی تعریف، موضوع، غرض اور اس کی اہمیت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں

قر مضمون لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) علم فرائض کی تعریف، موضوع، غرض (٢) علمِ

ائض کی اہمیت پر مضمون۔

﴿جواب﴾...... علم فرائض کی تعریف، موضوع، غرض و اہمیت:۔

علم میراث کی تعریف:۔ علم میراث ان قواعد وجزئیات کو جاننے کا نام ہے جن قواعد وجزئیات کے ذریعے میت

ے متروکہ اموال کو ان کے وارثوں کی طرف منتقل کر دینے کی کیفیت کو پہچانا جاتا ہے وارثوں کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد۔

غرض وغایت:۔ ہر وارث کو اس کا حق میراث دینا ہے تاکہ آخرت میں مؤاخذہ خداوندی سے بچاؤ ہو جائے۔

موضوع:۔ ترکہ اور وارث دونوں ہیں کیونکہ فرائض میں دونوں کے متعلق بحث ہوتی ہے۔

(٢) علمِ فرائض کی اہمیت پر مضمون:۔ علم میراث کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا **تعلّموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم** کہ آپ ﷺ نے پوری امت کو حکم فرمایا ہے کہ

د علم فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اسلئے کہ یہ نصف علم ہے نیز اس علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے

ر دیگر تمام احکامات اللہ تعالیٰ نے اجمالاً نازل فرمائے مثلاً "**اقیموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة، اتموا الحج**

والعمرة لله" وغیرہ مگر تعداد رکعات، نصاب، شرائط واحکامِ حج وغیرہ کی کچھ تفصیل ذکر نہیں فرمائی جبکہ فرائض ووراثت

ے مکمل احکام وتفصیلات خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... جد صحیح، جد فاسد، جدہ صحیحہ، جدہ فاسدہ ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں، اور اخیافی

ائی بہنوں کی حالتیں، پوتیوں اور ماں کی حالتیں تفصیل سے بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) جد صحیح، جد فاسد، جدہ صحیحہ، جدہ فاسدہ کی تعریف

(٢) اخیافی بھائی، اخیافی بہنیں، پوتیوں اور ماں کے احوال۔

﴿جواب﴾...... (١) جد صحیح، جد فاسد، جدہ صحیحہ، جدہ فاسدہ کی تعریف:۔

جد صحیح:۔ اس جد کو کہتے ہیں کہ میت کیساتھ اسکا رشتہ جوڑنے کیلئے درمیان میں عورت کا واسطہ نہ ہو جیسے دادا، پردادا وغیرہ۔

جد فاسد:۔ اس جد کو کہتے ہیں کہ میت کیساتھ اسکا رشتہ جوڑنے کیلئے درمیان میں عورت کا واسطہ ہو جیسے نانا۔

جدہ صحیحہ:۔ وہ جدہ ہے کہ جس کا میت کے ساتھ رشتہ منسلک ہونے میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو جیسے دادا کی ماں۔

جدہ فاسدہ:۔ وہ جدہ ہے کہ جس کا میت کے ساتھ رشتہ منسلک ہونے میں جد فاسد کا واسطہ ہو جیسے نانا کی ماں۔

(٢) اخیافی بھائی، اخیافی بہنیں، پوتیوں اور ماں کے احوال:۔

کما سیأتی فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السؤال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... موانع ارث کیا کیا ہیں، حجب حرمان، حجب نقصان کی تعریف مع مستحقین بیان کریں اور

حجب حرمان کا ضابطہ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (١) موانع ارث (٢) حجب حرمان اور حجب

نقصان کی تعریف مع مستحقین (٣) حجب حرمان کا ضابطہ۔

﴿جواب﴾...... (١) موانع ارث:۔ موانع ارث درج ذیل ہیں۔

١...... رقیت یعنی رقیق ہونا غلام ہونا، رقیق کسی کا وارث نہ ہوگا رقیت خواہ کامل ہو یا ناقص ہو جیسے مدبر اور ام ولد

وغیرہ ان کی رقیت ناقص ہوتی ہے۔

٢...... قتل، ایسا قتل جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو قتل عمد میں قصاص اور شبہ عمد، خطاء، جاری مجری خطاء میں

کفارہ واجب ہوتا ہے اس لئے مورث کا قاتل ان چار قسم کے قتل کی وجہ سے محروم ہوگا، قتل بالسبب میں قصاص اور کفارہ نہیں

ہوتا صرف دیت ہوتی ہے اس لئے اس کی وجہ سے قاتل محروم نہیں ہوگا۔

٣...... اختلاف دین مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا اور اختلاف دارین کفار کے درمیان وراثت

سے مانع ہے مسلمان ایک دوسرے کے بہرحال وارث ہونگے اگرچہ ان میں اختلاف دارین پایا جاتا ہے۔

(٢) حجب حرمان اور حجب نقصان کی تعریف مع مستحقین:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السؤال الثانی ١٤١٨ھ۔

(٣) حجب حرمان کا ضابطہ:۔ حجب حرمان دو اصول پر مبنی ہے۔

www.Bhalli.Info

۱......اقرب کی وجہ سے ابعد محروم ہوتا ہے جیسے ابن کی وجہ سے ابن الابن محروم ہوگا۔

۲......جس کا رشتہ میت کے ساتھ کسی واسطہ سے ہو اس واسطہ کی موجودگی میں یہ دوسرا رشتہ دار وارث نہ ہوگا، اس اصول سے خیفی بھائی، بہن مستثنیٰ ہیں یہ ام کے واسطے سے رشتہ دار ہوتے ہیں مگر ام کی وجہ سے محروم نہیں ہوتے۔

﴿الشق الثانی﴾...... نسب اربعہ یعنی تماثل، تداخل، توافق اور تباین عددین کی تعریف مثالوں کے ساتھ ذکر کریں اور تصحیح کے پہلے تین قاعدے بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل مسئلہ کو حل کریں۔

زوجہ ۴، بنت، اخت عینیہ

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) تماثل، تداخل، توافق تباین عددین کی تعریف مع امثلہ (۲) تصحیح کے پہلے تین قاعدے (۳) مذکورہ بالا مسئلہ کا حل۔

﴿جواب﴾......(۱) نسب اربعہ کی تعریف:۔ تماثل:۔ اگر ایک عدد دوسرے عدد کا ہم مثل ہو جیسے تین تین، چار چار، پانچ پانچ، تو ان دونوں کو متماثلین اور ان کی نسبت کو تماثل کہتے ہیں۔

تداخل:۔ اگر دو مختلف عدد اس کیفیت پر ہوں کہ ان میں جو عدد چھوٹا ہو وہ بڑے عدد کا جزء ہو تو ان دونوں کو متداخلین اور ان کی نسبت کو تداخل کہا جاتا ہے جیسے تین اور نو کہ تین نو کا جز ہے اس کو بالفاظ دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر چھوٹے عدد کو بڑے میں سے ایک بار یا چند بار نکالا جائے تو بڑا عدد ختم ہو جائے جیسے مثال مذکور میں جب نو میں سے تین کو تین مرتبہ نکالا گیا تو نو ختم ہو گیا بالفاظ دیگر اسی مفہوم کو یوں بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ تداخل یہ ہے کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہو جائے جیسے نو، تین پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

توافق:۔ اگر دو عدد ایسے ہوں کہ چھوٹا عدد بڑے کا جزء نہیں ہے اور نہ چھوٹا عدد بڑے کو فنا کر سکتا ہے اور نہ بڑا عدد چھوٹے پر برابر تقسیم ہو سکتا ہے تو وہاں غور کیا جائے کہ کوئی ایسا تیسرا عدد ہے جو ان دونوں کو فنا کر دے یا وہ دونوں اس پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں، اگر مل جائے تو ان دونوں کو متوافقین اور ان کی نسبت کو توافق کہا جاتا ہے جیسے آٹھ اور بیس کہ مثال مذکور میں آٹھ اور بیس کو چار فنا کر دیتا ہے آٹھ کو دو مرتبہ نفی کرنے سے اور بیس کو پانچ مرتبہ نفی کرنے سے تو ان کو فنا کرنے والا عدد چار ہے اور چار ربع کا مخرج ہے تو ان کو متوافقین بالربع کہا جاتا ہے۔

تباین:۔ اگر دو عدد ایسے ہوں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مثل بھی نہ ہوں اور ایک دوسرے پر نہ برابر تقسیم ہو سکتے ہوں اور نہ کوئی تیسرا عدد ایسا ملتا ہو کہ جس پر یہ دونوں برابر تقسیم ہو سکیں تو ایسے دو عددوں کو متباینین اور ان کی نسبت کو تباین کہا جاتا ہے جیسے چار اور پانچ۔

(۲) تصحیح کے پہلے تین قاعدے:۔

كما سيأتي في الورقة الرابعة الشق الثاني من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

(۳) مذکورہ بالا مسئلہ کا حل:۔

مسئلہ ۲۴ — مضروب ۱۲ — تصحیح ۲۸۸

میـــــــت

ارباع زوجات	بنت	اخت عینیہ
ثمن	نصف	عصبہ
۳/۳۶	۱۲/۱۴۴	۹/۱۰۸

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... مندرجہ ذیل تینوں مسئلے حل کریں۔

(۱)	زوج	بنات ۲	اولاد والام	ام
(۲)	زوجہ ۳	بنات ۱۰	اخوات عینیہ ۳	جدہ ۵
(۳)	بنات ۲	جدات ۳	اعمام ۳	

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ مسائل کا حل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسئلہ کا حل:۔

مسئلہ ۱۲ — عول ۱۳

میـــــــت

زوج	بنات ۲	اولاد والام	ام
ربع	ثلثان	محروم	سدس
۳	۸		۲

مسئلہ ۲۴ — مضروب ۱۵ — تصحیح ۳۶۰

میـــــــت

زوجہ ۳	بنات ۱۰	اخوات عینی ۳	جدہ ۵
ثمن	ثلثان	عصبہ	سدس
۳/۴۵	۱۶/۲۴۰	۱/۱۵	۴/۶۰

مسئلہ ۶ — مضروب ۳ — تصحیح ۱۸

میـــــــت

۲ بنات	۳ جدات	۱۳ اعمام
ثلثان	سدس	سدس
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

﴿الشـق الثانی﴾...... رد کی تعریف کریں اور اس میں صحابہ کرام کا اختلاف بیان کریں اور رد کے چاروں ضوابط نقل کرنے کے بعد یہ مسئلہ حل کریں۔

زوجہ	بنت	بنت الابن

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) رد کی تعریف (۲) رد میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف (۳) رد کے چار ضوابط (۴) مذکورہ بالا مسئلہ کا حل۔

﴿جواب﴾......(۱) رد کی تعریف:۔ رد کا لغوی معنی لوٹانا ہے اور اصطلاح میں رد عول کی ضد ہے کہ وہ مال جو ذوی الفروض سے بچ جائے اس کا کوئی اور مستحق نہ ہو تو اس مال کو دوبارہ ذوی الفروض پر ان کے حقوق کے مطابق لوٹانا رد ہے، بالفاظ دیگر رؤس کم ہوں اور فروض وسہام بڑھ جائیں تو ان فروض کو رؤس پر لوٹانا اور تقسیم کرنا رد ہے۔

(۲) رد میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف:۔ ہمارے نزدیک بارہ ورثاء میں سے زوجین پر رد نہیں ہوگا، اس کے علاوہ بقیہ جتنے بھی ورثاء ہیں خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں ان سب پر رد ہو سکتا ہے اکثر صحابہؓ رد کے قائل تھے۔

جبکہ حضرت زید بن ثابتؓ، امام مالکؒ وامام شافعیؒ کے نزدیک رد نہیں ہوگا بلکہ جو مال حصوں کے بعد بچ جائے گا وہ بیت المال میں جمع کر دیا جائیگا ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ذوی الفروض کے حصے مقرر ہیں لہٰذا عول کے ذریعہ ان کے حصوں میں کمی بیشی نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ کتاب اللہ پر زیادتی ہے۔

(۳) رد کے چار ضابطے:۔ رد کے ضابطے جاننے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہے کہ رد کے مسائل میں ورثاء کی دو قسمیں ہیں (۱) من لایرد علیہ یعنی زوجین (۲) من یرد علیہ یعنی بقیہ تمام ورثاء اب عقلی طور پر چار صورتیں ہو سکتی ہیں جن کے حل کیلئے چار ضابطے ہیں۔

ضابطہ (۱):۔ ورثاء میں من یرد علیہ میں سے ایک ہی قسم کے ورثاء ہوں تو مسئلہ ورثاء کے عدد رؤس کے مطابق بنے گا مثلاً دو بیٹے ہوں تو مسئلہ دو سے بنے گا، چار بیٹیاں ہوں تو مسئلہ چار سے بنے گا۔

ضابطہ (۲):۔ ورثاء میں من یرد علیہ میں سے متعدد قسم کے ورثاء ہوں اور من لایرد علیہ نہ ہو تو پھر حسب ضابطہ ورثاء کے حصے دیئے جائیں گے پھر تمام سہام (حصے) کے مجموعہ کو مخرج بنا کر ورثاء پر سہام کے حساب سے تقسیم کردیں گے مثلاً بنت وام ہیں بنت کیلئے نصف اور ام کیلئے سدس ہے مسئلہ چھ سے بنا بنت کو تین اور ام کو ایک ملا۔ مجموعہ چار ہوا اب مسئلہ چھ کی بجائے چار سے بنا کر بنت کو تین اور ام کو ایک دے دیں گے۔

ضابطہ (۳):۔ ورثاء میں من لایرد علیہ بھی ہو اور من یرد علیہ میں سے ایک ہی قسم کے ورثاء ہوں تو زوجین کو اقل مخارج زوجین سے انکا حصہ دے دو یعنی زوج ہو تو اس کو چار میں سے ایک اور زوجہ ہو تو آٹھ میں سے ایک دو پھر اگر باقی بقیہ ورثاء پر برابر تقسیم ہو جائے تو ٹھیک ہے جیسے زوج اور تین بیٹیاں تھیں زوج کو چار میں سے ایک دیا تو تین بیٹیوں کیلئے تین بچ گئے جو برابر تقسیم ہو سکتے ہیں لہٰذا اب تقسیم کردیں گے، مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر بقیہ حصے بقیہ ورثاء پر برابر تقسیم نہ ہوں تو پھر بقیہ حصے اور بقیہ ورثاء میں نسبت دیکھو اگر نسبت توافق کی ہو تو عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیجئے اور اب حاصل ضرب تمام ورثاء پر برابر تقسیم ہو جائیگا مثلاً زوج اور چھ بنات ہیں

مسئلہ چار سے بنا زوج کو ایک دینے کے بعد چھ بنات کیلئے تین بچ گئے جو برابر منقسم نہیں ہیں لہٰذا عدد رؤس چھ اور تین میں توافق بالثلث ہے اس کا وفق دو ہے ہم نے دو کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دی تو آٹھ ہو گئے اب زوج کو دو اور بقیہ چھ بنات کو ایک ایک مل جائے گا۔

اگر بقیہ سہام اور ورثاء میں نسبت تباین کی ہو تو پھر کل عدد سہام کو اصل مسئلہ میں ضرب دیجئے حاصل ضرب سے مسئلہ حل ہو جائیگا۔

مثلاً زوج اور پانچ بنات ہیں زوج کو چار میں سے ایک دیا بقیہ تین سہام پانچ بنات پر برابر منقسم نہیں ہے اور سہام و رؤس میں نسبت تباین کی ہے لہٰذا رؤس یعنی پانچ کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دی تو بیس ہو گئے بیس میں سے پانچ زوج کے لئے اور پندرہ پانچ بنات کیلئے ہو گئے جو کہ ہر بنت کو تین تین ملیں گے۔

ضابطہ (۴):۔ ورثاء میں من لایرد علیہ بھی ہو اور من یرد علیہ میں سے متعدد قسم کے ورثاء ہوں تو پھر اولاً من لایرد علیہ کو اقل مخارج سے حصہ دیں گے پھر مابقیہ حصے اور بقیہ ورثاء کا الگ مسئلہ بنائیں گے اگر مابقیہ من یرد علیہ پر برابر تقسیم ہو جائے تو ٹھیک ہے جیسے ورثاء میں زوجہ، جدہ اور اختان لام ہے۔ زوجہ کو ربع یعنی چار میں سے ایک دیا پھر جدہ کیلئے سدس اور اختان لام کے لئے ثلث ہے ثلث وسدس جمع ہوئے تو مسئلہ چھ سے بنتا تھا پھر رد ہو کر مسئلہ تین سے بنا ایک جدہ کو اور دو اختان لام کو مل گئے۔

اور اگر بقیہ سہام من یرد علیہ پر برابر تقسیم نہ ہوں تو پھر من یرد علیہ کے سہام کو من لایرد علیہ کے مخرج میں ضرب دیجئے حاصل ضرب سے مسئلہ حل ہو جائیگا۔

مثلاً ورثاء میں چار زوجہ، نو بنات، چھ جدات ہیں تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا رد ہوگا آٹھ کی طرف، آٹھ میں سے ثمن یعنی ایک چار زوجات کیلئے، بقیہ سات بچ گئے اور من یرد علیہ کے سہام پانچ ہیں اور سات پانچ پر برابر تقسیم نہیں ہے لہٰذا پانچ کو مخرج من یرد علیہ آٹھ میں ضرب دی تو چالیس ہو گئے اب چالیس میں سے زوجات کے لئے پانچ ہیں بنات کے لئے چار تھے ان کو باقی من المخرج سات میں ضرب دی تو اٹھائیس ہو گئے جدات کیلئے ایک تھا اس کو باقی من المخرج سات میں ضرب دی تو سات ہو گئے اس طرح مجموعہ چالیس ہوگا اور یہی حاصل ضرب تھا اب اگر ہر ایک وارث کا حصہ معلوم کرنا ہو تو تصحیح والا عمل جاری کریں گے۔

(۴) مذکورہ بالا مسئلہ کا حل:۔

مسئلہ ۳۲	بعد الرد ۸	تصحیح ۳۲	مافی ۷	مسئلہ من یرد ۳

میـــــــت

زوجہ	بنت	بنت الابن
ثمن	نصف	سدس
۱/۴	۳/۲۱	۱/۷

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الخامسه فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... تعقید کے اصطلاحی معنی اور اس کی اقسام مع تعریفات بیان کیجئے اور بتایئے کہ یہ شعر کس چیز کی مثال ہے اور کیسے۔

ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا　　وتسکب عیناى الدموع لتجمدا

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) تعقید کا اصطلاحی معنی (۲) تعقید کی اقسام مع تعریفات (۳) شعر کے ممثل لہ کی تعیین و وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) تعقید کی لغوی و اصطلاحی معنی:۔ تعقید کا لغوی معنی گرہ باندھنا ہے۔ اصطلاحی معنی کسی غلطی اور خلل کی وجہ سے کلام اپنے مطلب پر ظاہر الدلالت نہ ہو۔

(۲) تعقید کی اقسام:۔ تعقید کی دو قسمیں ہیں۔ تعقید لفظی، تعقید معنوی، لفظ کی جہت سے آنے والے خفاء اور پیچیدگی کو تعقید لفظی کہتے ہیں اور معنی کی جہت سے آنے والے خفاء و پیچیدگی کو تعقید معنوی کہتے ہیں۔

(۳) شعر کے ممثل لہ کی تعیین و وضاحت:۔ مذکورہ شعر تعقید معنوی کی مثال ہے کہ شاعر نے **لتجمدا** کے لفظ سے سرور اور راحت کا معنی مراد لیا ہے کہ میں کسب معاش کی خاطر تم سے دور جا رہا ہوں، مگر یہ عارضی جدائی ہے، جس میں مستقبل کا بڑا مفاد ہے کہ معاشی حالت بہتر ہو جائے گی اور میں لوٹ آؤں گا، پھر ہم سب خوشی سے اطمینان کی زندگی گزاریں گے۔ اس میں شاعر نے **لتجمدا** کے لفظ سے سرور و راحت کا جو معنی مراد لیا ہے وہ درست نہیں ہے کیونکہ جمود کا لفظ قساوت قلبی اور رونے کے وقت رونا نہ آنے کے لئے بطور کنایہ مستعمل ہوتا ہے، اور یہاں پہلے شاعر **تسکب عیناى الدموع** کہہ چکا ہے جس کی وجہ سے اس کی کلام میں تضاد ہو جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... **هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم، هل جزاء الاحسان الا الاحسان، سواء علیهم أانذرتهم ام لم تنذرهم لایؤمنون اعقلك یسوغ لك ان تفعل کذا، فاین تذهبون.**

مندرجہ بالا جملوں میں الفاظ استفہام کن کن معانی میں استعمال ہوئے ہیں اور بیان کے حقیقی معنی ہیں یا مجازی ہر جملہ کا ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ:۔ **هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم** اس میں ادات استفہام تشویق کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا مجازی معنی ہے۔ معنی آیت کا یہ ہے کہ کیا میں تمہیں بتلاؤں ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذاب سے۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان اس میں ادات استفہام نفی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا مجازی معنی ہے اور آیت کا معنی ہے احسان (نیکی) کا بدلہ سوائے احسان (نیکی) کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

سواء علیهم انذرتهم ام لم تنذرهم لایؤمنون اس میں ادات استفہام برابری کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حقیقی معنی میں نہیں بلکہ تسویہ کی صورت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہے کہ ان کے حق میں برابر ہے چاہے آپ انکو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔

اعقلك یسوغ ان تفعل کذا اس میں ادات استفہام استہزاء اور تمسخر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہ اس کا مجازی معنی ہے۔ ترجمہ ہے کہ کیا تیری عقل تیرے لئے مباح اور جائز ٹھہراتی ہے کہ تو ایسا غلط کرے۔

فاین تذهبون اس میں ادات استفہام کسی کو اس کی جہالت و ضلالت اور غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا مجازی معنی ہے۔ ترجمہ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾......

قال لی کیف انت قلت علیل　　سهر دائم وحزن طویل

نحن بما عندنا وانت بما　　عندك راض والرأی مختلف

قد طلبنا فلم نجدلك فی السود　　د والمجد والمکارم مثلا

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون.

مندرجہ بالا اشعار اور آیت میں محذوف اشیاء کی تعیین کرتے ہوئے ان کے دواعی حذف بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا اشعار و آیت میں محذوف اشیا کی تعیین ان کے دواعی حذف کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مندرجہ بالا اشعار میں محذوف اشیاء کی تعیین اور دواعی حذف:۔ **قال لی کیف انت الخ** اس میں شاعر نے **کیف انت** کے جواب میں علیل کی شکل میں خبر ذکر کی ہے اور اس کا مبتداء یعنی انا حذف کر دیا اس کا سبب درد اور تکلیف کے سبب حاصل ہونے والا ازان اور تنگی مقام ہے۔

نحن بما عندنا الخ اس میں **بما عندنا** کے بعد "رضوان" کا لفظ "**عندك راض**" کے قرینے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے اور اسکا داعی و سبب وزن شعر کو برقرار رکھنا ہے اگر پہلے مصرعہ میں رضوان کا لفظ ذکر کرتے تو شعر کا پہلا مصرعہ طویل ہو جاتا اور شعر کا وزن باقی نہ رہتا۔

قد طلبنا فلم نجد الخ اس میں شاعر نے طلبنا فعل متعدی کے مفعول **مثلك** کو حذف کر دیا اور اسکا داعی و سبب ادب ہے کہ اگر **مثلك** کو ذکر کرتے تو بادشاہ کی شان میں بے ادبی ہو جاتی کہ ہم نے آپ کا مثل ڈھونڈنے کی کوشش کی

www.Bhalli.Info

ہے مگر ہم کو شکل ملا نہیں ہے، گویا بادشاہ کا شکل متصور ہے تو اس بے ادبی سے بچنے کیلئے **مثلك** کو حذف کر دیا ہے۔

آیت میں محذوف شیئ کی تعیین اور دواعی حذف:۔ اس آیت میں **یعلمون** اور **لایعلمون** دونوں فعل متعدی ہیں جن کے لئے مفعول کی ضرورت رہتی ہے اور یہاں مفعول مذکور نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کا مفعول ایک مخصوص لفظ **الدین** ہے یعنی دین کا علم رکھنے والا اور نہ رکھنے والا برابر نہیں۔ بلکہ علم دین والا افضل ہوگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مفعول کو ذکر نہ کر کے دین کا علم نہ رکھنے والوں کی انتہائی مذمت بیان کی ہے۔ کہ علم تو علم دین ہی ہے اس کے علاوہ علم ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو فنون ہیں اور کمائی کے دھندے ہیں۔ جب علم متعین ہے تو اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس داعی کے پیش نظر مفعول کو حذف کر دیا گیا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... کلام کے بعض اجزاء کی بعض پر تقدیم کے جو دواعی مصنفؒ نے ذکر کئے ہیں آپ ان میں سے مندرجہ ذیل دواعی کی تشریح کرتے ہوئے ہر ایک کی مثال ذکر کیجئے۔

(۱) مراعاۃ الترتیب الوجودی (۲) النص علی عموم السلب اوسلب العموم (۳) التخصیص۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا دواعی تقدیم کی تشریح مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مندرجہ بالا دواعی تقدیم کی تشریح مع امثلہ:۔

۱... **مراعاۃ الترتیب الوجودی:۔** یعنی وجودی اور فطری ترتیب کی رعایت کرنا ہے جیسے **لا تأخذہ سنۃ ولا نوم** (اللہ تعالیٰ پر نہ تو اونگھ طاری ہوتی ہے اور نہ نیند) ابتدائی مرحلے کی غنودگی اور بے اختیار آنکھیں بند ہونے اور کھلنے کی حالت کو اونگھ کہتے ہیں۔ اور یہی حالت جب ترقی کر جائے اور اس میں مزید پختگی پیدا ہو جائے کہ معمولی آواز سے آنکھ نہ کھلے بلکہ آدمی مکمل محو خواب ہو جائے تو اس حالت کو نیند کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ انسان اور دیگر حیوانات پر اونگھ پہلے طاری ہوتی ہے۔ جو بعد میں نیند سے بدل جاتی ہے تو اگر لفظی صورت کو خارجی اور فطری اور واقعی صورت کے موافق بیان کیا جائے تو اسے مراعاۃ الترتیب الوجودی کہیں گے۔

۲... **نص علی عموم السلب اوسلب العموم:۔** یعنی ہر ہر فرد کی نفی یا سلب عموم یعنی جملہ افراد اور مجموعۂ افراد کی نفی کی تصریح اور وضاحت کرنا، پھر اگر کلام میں نفی اور سلب کو عام کرنا ہے یعنی کسی شیئ کے افراد میں سے ہر ایک فرد کی نفی کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عموم پر دلالت کرنے والے کسی کلمے کو پہلے اور نفی پر دلالت کرنے والے کلمے کو بعد میں ذکر کیا جائے جیسے کسی ملزم پر دو فرد جرم عائد کی گئیں اور یہ شخص دونوں سے اپنی براءت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہ کہے گا **کل ذالك لم یکن** یہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ یعنی نہ تو یہ جرم ہوا اور نہ ہی وہ، اس نفی کو عموم سلب یا شمول نفی کہیں گے، اور اگر کلام میں جملہ افراد اور مجموعۂ افراد کی نفی کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ پہلی قسم کے برخلاف ہوگا۔ یعنی ادات نفی کو پہلے ذکر کیا جائے گا اور ادات عموم بعد میں جیسے وہ ملزم اگر ایک جرم کا اقرار اور دوسرے سے انکار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ یہ کہے **لم یکن کل ذالك** یہ سب نہیں ہوا۔ یعنی ان دونوں باتوں کا مجموعہ نہیں ہوا کہ یہ بھی ہوا ہو اور وہ بھی، نہیں بلکہ ان میں سے ایک ہی جرم ہوا

ہے اور دوسرا نہیں اس طرح کی نفی کو سلب عموم یا نفی شمول کہیں گے۔

۳... **التخصیص:۔** یعنی کسی شیئ کے ساتھ کسی حکم کو خاص کرنا جیسے ایک شخص نے دوسرے پر الزام لگایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ نے میرے بارے میں ایسی ویسی باتیں کہی ہیں اور ملزم صرف اپنی ہی براءت کرنا چاہتا ہے۔ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی نہیں تو وہ یہ جملہ کہے گا کہ **ما انا قلت** میں نے تو نہیں کہا۔ اس جملے کے منطوق یعنی بولے جانے والے الفاظ سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص نے یہ باتیں نہیں کہی ہیں لہٰذا اس جملے کا مفہوم یہ بتا رہا ہے کہ یہ باتیں کہی گئی ہیں۔ مگر کہنے والا میرے علاوہ دوسرا شخص ہے۔ دیکھئے اس جملے کے منطوق نے اپنے سے ایک بات کی نفی کی اور اس کے مفہوم نے اسی بات کا کسی غیر کے لئے اثبات بھی کیا یعنی اس متکلم نے عدم قول کو اپنے ساتھ مخصوص کر لیا یہ فائدہ ہوا مسند الیہ انا کو مقدم کرنے کا اور اس سے پہلے بلافصل حرف نفی واقع کرنے کا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اخراج الکلام علیٰ خلاف مقتضی الظاہر کی انواع میں سے مندرجہ ذیل انواع کے معانی، ان کی صورتیں اور مثالیں بیان کیجئے۔ **التفات، تجاھل عارف، اسلوب الحکیم۔**

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا اخراج الکلام علیٰ خلاف مقتضی الظاہر کی انواع کے معانی، صورتیں اور امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ الفاظ کے معانی، صورتیں اور امثلہ:۔

التفات کلام کو خطاب، تکلم یا غیبت میں سے ہر ایک سے دوسرے کی جانب منتقل کرنا ہے۔ اس حساب سے التفات کی کل چھ صورتیں ہیں۔

۱...... **نقل الکلام من التکلم الی الخطاب** جیسے **ومالی لا اعبدالذی فطرنی والیہ ترجعون** یہاں ظاہر کا تقاضا تو یہ تھا کہ **والیہ ارجع** کہا جاتا کیونکہ جب قائل نے اپنے کلام کو بطریقہ تکلم تعبیر و بیان کرنا شروع کیا تو سیاق کلام کے ظاہر کا تقاضا تو یہ تھا کہ باقی کلام کی تعبیر و بیان بھی اسی طریقہ تکلم پر آگے جاری رکھا جاتا۔ مگر اس تعبیر سے دوسری تعبیر کی طرف عدول کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب کلام کو ایک اسلوب سے دوسرے کسی اسلوب کی طرف منتقل کیا جاتا ہے تو سامع کے نشاط میں اضافہ و تازگی آ جاتی ہے جو اس کلام کی جانب زیادہ کان دھرنے اور متوجہ ہونے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ ہر جدید شئے میں ایک نئی لذت ہوتی ہے۔

۲...... **نقل الکلام من التکلم الی الغیبۃ** جیسے **انا اعطینٰك الکوثر فصل لربك** یہاں ظاہر کے تقاضے سے فصل لنا کہنا چاہئے تھا۔ کیونکہ سیاق کلام کے ظاہر کا تقاضا یہی تھا کہ صیغہ تکلم پر ہی باقی کلام کو چلایا جاتا مگر اس سے عدول کر کے ایک نئے اسلوب کو اپنا کر مخاطب کے نشاط کو تازہ کرنا مقصود ہوا۔

www.Bhalli.Info

۳......نقل الكلام من الخطاب الى التكلم جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔

اَتَطْلُبُ وَصْلَ رَبَّاتِ الْجَمَالِ   وَقَدْ سَقَطَ الْمَشِيْبُ عَلٰى قَذَالِیْ

(اے میرے نفس کیا تو اب بھی حسین وجمیل عورتوں کی رغبت رکھتا ہے حالانکہ سفیدی میری گدی کے بالوں پر اتر چکی ہے) یہاں ظاہر کے تقاضے سے سیاقِ کلام کی رعایت میں علیٰ قذالك کہنا چاہئے تھا مگر سامع کے نشاط کو بڑھانے کے پیشِ نظر اسلوب تعبیر بدل دیا گیا اور جدت اختیار کی گئی۔

۴......نقل الكلام من الخطاب الى الغيبة جیسے ربنا انك جامع الناس ليوم لاريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد بتقاضائے ظاہر انك لا تخلف الميعاد کہنا چاہئے تھا مگر خطاب کی جگہ "ان اللّٰہ" غیب کا صیغہ مستعمل ہے۔

۵......نقل الكلام من الغيبة الى التكلم جیسے وهو الذى ارسل الرياح بشرابين يدى رحمته وانزلنا من السماء ماءً طهورا ظاہر کے تقاضے سے وانزل من السماء ماء طهورا ہونا چاہیے تھا مگر "انزلنا" متکلم کا صیغہ مستعمل ہے۔

۶......نقل الكلام من الغيبة الى الخطاب جیسے واذا اخذنا ميثاق بنى اسرائيل لا تعبدون الا الله ظاہر حال کے تقاضے سے تو لايعبدون الا الله ہونا چاہئے تھا مگر غیب کی جگہ مخاطب کا صیغہ "لا تعبدون" مستعمل ہے۔

تجاہل عارف :۔ یعنی توبیخ وغیرہ کسی غرض کی وجہ سے ایک جانی ہوئی چیز کو کسی انجان شیئ کی جگہ لانا جیسے لیلیٰ بنت طریف کا اپنے مقتول بھائی ولید بن طریف کے مرثیے میں کہا گیا یہ شعر۔

اَيَا شَجَرَ الْخَابُوْرِ مَالَكَ مُوْرِقًا   كَاَنَّكَ لَمْ تَجْزَعْ عَلَى ابْنِ طَرِيْفِ

(اے خابور نامی درخت آخر تو کیوں ہرا بھرا اور تروتازہ ہے ایسا لگتا ہے کہ تجھے میرے بھائی ابن طریف پر کوئی غم نہیں ہے)

یہ شاعرہ خوب جانتی ہے کہ درخت کسی کی موت پر بھی ماتم نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ کام تو ذوی العقول ہی سے ممکن ہے اور یہ ذی عقل نہیں ہے۔ پھر بھی دیار بنی بکر میں پیدا ہونے والے خابور نامی اس درخت کو ڈانٹ کر کہہ رہی ہے کہ میں تجھے دیکھ رہی ہوں کہ تو ہرا بھرا اور تروتازہ اور پھلدار ہے۔ کیوں تو میرے ساتھ شریک غم ہو کر سوکھ نہیں جاتا اور اس توبیخ کے ذریعے وہ یہ ظاہر کر رہی ہے کہ درختوں کے ماتم نہ کرنے کا مجھے یقین نہیں ہے اور اس طرح شک ظاہر کر کے اپنے آپ کو انجان وجاہل بتا رہی ہے اس قسم کے استفہام اور یقین وشک کے باہم مخلوط کرنے کو تجاہل عارف کہیں گے۔

اسلوب حکیم :۔ حکیمانہ اسلوب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تلقی المخاطب بغير مايترقبه اور دوسری تلقی السائل بغير مايطلبه یعنی مخاطب سے ایسی بات کہنا جس کی اسے امید نہ ہو۔ تلقی المخاطب بغير مايترقبه کا طریقہ یہ ہے کہ کلام کو قائل کی مراد کے خلاف معنی پر محمول کر لیا جائے۔ جیسے قبعثری نے حجاج بن یوسف کی دھمکی آمیز کلام کو دوسرے ہی معنی پر محمول کر لیا۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ یہ شخص ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ انگور کے ایک باغ میں کہ جس

کے دانے ابھی کچے تھے بیٹھا ہوا تھا کہ اثنائے گفتگو حجاج کا تذکرہ کسی نے چھیڑ دیا اس پر قبعثری نے کہا۔ اللهم سود وج[...]
واقطع عنقه، واسقنى من دمه اے اللہ اس کا چہرہ سیاہ کر دے اس کی گردن اڑا دے اور مجھے اس کا خون پلا، اس ک[...]
کلام کسی نے حجاج تک پہنچا دیا۔ اسے بلوا کر پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں میں نے یہ کلام ضرور کہا ہے مگر آپ [...]
بارے میں نہیں کہا۔ بلکہ وہ باغ کے کچے انگوروں کے بارے میں کہا تھا۔ کہ اے اللہ اس کا چہرہ سیاہ کر دے یعنی جلد پختہ کر د[...]
اور اس کا رنگ سیاہ کر دے پھر اس کی گردن مار یعنی اسے توڑ کر مجھے دے اور اس کا خون یعنی رس کو نچوڑ کر نبیذ بنا کر مجھے [...]
دے۔ تو حجاج نے کہا نہیں تو نے میرے خلاف بددعا کی ہے اب میں تجھے ادھم (سولی) پر چڑھا دوں گا۔ تو اسکے جواب [...]
قبعثری نے کہا کہ مثل الامير يحمل على الادهم والاشهب کہ امیر المؤمنین جیسے بڑے اور سخی لوگ سیاہ اور س[...]
گھوڑوں پر سوار کرتے ہیں تب حجاج نے کہا ادھم میری مراد حدید (لوہے کی سولی) ہے اس پر قبعثری نے کہا کہ اس گھوڑ[...]
حدید (تیز فہم وتیز رفتار) ہونا تو بہتر ہے۔ کند ذہن وسست رفتار کے مقابلے میں دیکھیے اس گفتگو میں قبعثری نے حجاج کے ک[...]
الادهم بمعنی سولی کو الادهم بمعنی الفرس الاسود پر اور حدید بمعنی لوہے کو حدید بمعنی تیز فہم پر محمول کر کے ایسا جواب دیا ہے [...]
جس کا حجاج خیال نہیں کرتا تھا اور اس طرح کے تصور وانتظار کے برعکس جواب دے کر یہ بتلایا کہ اے بادشاہ آپ کی شای[...]
شان تو یہی معنی ہے جو میں سمجھتا ہوں اور آپ کا تو رعایا کے ساتھ عفو ودرگذر اور انعام واحسان کا معاملہ ہونا چاہئے نہ کہ کس[...]
سولی پر چڑھا کر یا کسی کے پیر میں بیڑی ڈال کر سزا دینے کا، واضح ہو کہ الادهم کا معنی الحدید (سولی) دوسرا معنی چتکبرا گھ[...]
۔ اسی طرح الحدید کا ایک معنی لوہا اور دوسرا معنی تیز فہم، حجاج نے دونوں میں سے پہلا معنی اور قبعثری نے دوسرا معنی مرا[...]
ہے۔ یہ اسلوب حکیم کی نوع اول ہے۔

اسلوب حکیم کی نوع ثانی تلقی السائل بغير مايطلبه کا طریقہ یہ ہے کہ سائل کی جانب سے کئے گئے سوال [...]
کسی ایسے دوسرے سوال کے جواب میں اتارا جائے کہ جو اس سائل کے حال کیلئے زیادہ مناسب ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرم[...]
يسئلونك عن الاهلة قل هى مواقيت للناس والحج (اے پیغمبر ﷺ آپ سے صحابہؓ سوال کرتے ہیں نئے چا[...]
کے حال کے بارے میں آپ کہہ دیجئے کہ یہ اوقات مقررہ ہیں لوگوں کے واسطے اور حج کے واسطے) دراصل صحابہ کرامؓ کا سو[...]
چاند کی صورت کے بدلتے رہنے اور اس کی مقدار کے گھٹتے بڑھتے رہنے کی وجہ اور علت کے بارے میں تھا۔ مگر اللہ کی جان[...]
سے اس کا فلسفہ اور سائنس بتانے کی بجائے اس کی زیادتی اور گھٹتے بڑھتے رہنے پر مرتب ہونے والی علت اور حکمت [...]
بارے میں جواب آیا اور کہا گیا کہ اُن سے کہہ دو کہ لوگوں کے معاملات اور عبادات مثل قرض، اجارہ، عدت، مدت حم[...]
رضاعت، روزہ زکواۃ وغیرہ کے اوقات ہر ایک کو بے تکلف معلوم ہو جاتے ہیں، بالخصوص حج، کہ روزے وغیرہ کی قضا تو [...]
کے غیر ایام میں ہوتی ہے۔ جبکہ حج کی تو قضاء بھی ایام مقررۂ حج کے سوا دوسرے ایام میں نہیں کر سکتے۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ [...]
صحابہؓ کے اصل سوال جو ہلال کے گھٹتے بڑھتے رہنے کے فلسفہ وسائنس کے بارے میں کیا گیا تھا اس کو ایک دوسرے ہی سو[...]
چاند کی کمی وزیادتی پر مرتب ہونے والے فائدے وحکمت کے درجے میں اتار دیا اور اس طرح اصل سوال کا جواب نہ دے[...]

www.Bhalli.Info

اور نہ کیے گئے دوسرے سوال کا جواب دے کر اللہ تعالیٰ نے اس بات پر متنبہ کیا کہ آپ کو یہ دوسرا سوال کرنا چاہیے تھا جس کا ہم نے جواب دیا۔ نہ وہ جو تم نے کیا اور جس کا جواب ہم نے نہیں دیا۔ کیونکہ آپ کے لائق اور مناسب حال یہی ہے کہ آپ اپنے کام اور فائدے اور اپنے دین وعبادت سے متعلق سوال کریں۔

﴿الشق الثانی﴾...... ایجاز قصر اور ایجاز حذف کی تعریف کرنے کے بعد ایجاز قصر وحذف کی اقسام ذکر کیجئے۔ اور ہر ایک کی مثال لکھیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ایجاز قصر اور ایجاز حذف کی تعریف (۲) ایجاز قصر وحذف کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) ایجاز قصر وایجاز حذف کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔ ایجاز اپنے مافی الضمیر کی تعبیر اور اس کی عکاسی کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مرادی زیادہ اور اس کی ادائیگی وترجمانی کرنے والی عبارت کم ہو البتہ اس ناقص عبارت میں بھی غرض متکلم پورے طور پر ادا ہو رہی ہو۔

ایجاز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ایجاز قصر دوسری ایجاز حذف۔

ایجاز اس طریقۂ تعبیر کو کہتے ہیں جس کی عبارت کے الفاظ تو کم ہوں مگر معانی بہت زیادہ ہوں اور اس عبارت سے کسی لفظ کو حذف نہ کیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **ولکم فی القصاص حیٰوۃ** (اور تمہارے لئے اے عقلمند وقصاص یعنی (مقتولوں میں برابری کرنے میں) بڑی زندگی ہے) دیکھیے یہ آیت کریمہ بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر متمکن ہے کیونکہ اس کے الفاظ اگرچہ قلیل ہیں مگر اس میں کثیر معانی مضمر ہیں۔ اور اس میں شریعت کا ایک ایسا بڑا راز مضمر ہے جس پر انسانی معاشرے کی دنیوی اور اخروی سعادت کا دارومدار ہے اور وہ راز یہ ہے کہ حکم قصاص ظاہری نظر میں اگرچہ بھاری معلوم ہوتا ہے لیکن عقلمند سمجھ سکتے ہیں کہ یہ حکم بڑی زندگانی کا سبب ہے، کیونکہ قصاص کے خوف سے ہر کوئی کسی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا تو قاتل ومقتول دونوں کی جان محفوظ رہے گی۔

ایجاز حذف اس ایجاز کو کہتے ہیں کہ جس میں سے کوئی ایک کلمہ یا پورا جملہ یا کئی ایک جملے حذف کیے گئے ہوں۔

ایک کلمہ کو حذف کرنے کی مثال امرؤ القیس کا شعر ہے۔

فَقُلْتُ يَمِيْنَ اللّٰهِ اَبْرَحُ قَاعِدًا   وَلَوْ قَطَّعُوْا رَأْسِىْ لَدَيْكَ وَاَوْصَالِىْ

اس مثال میں ابرح سے قبل لا کو حذف کیا گیا ہے یعنی یہ ایک فعل ناقص ہے جو ماضی میں مابرح اور مضارع میں لا ابرح ہوتا ہے۔

اور ایک جملے کے حذف کرنے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے **وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک** اس مثال میں ایک جملہ یعنی **تَاَسَّ** محذوف ہے اور یہ کامل جملہ ہے کیونکہ فعل لازم میں فعل وفاعل مل کر جملہ تام ہو جاتا ہے اور ایک جملے سے زائد جملوں کے حذف ہونے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے **فارسلون یوسف ایھا الصدیق** یعنی اے بادشاہ جیل خانہ میں آپ مجھے یوسف علیہ السلام کے پاس بھیجو تاکہ میں ان سے آپ کے خواب کی تعبیر معلوم کروں چنانچہ

انہوں نے اس ساقی کو اجازت دے دی۔ آخر یہ شخص انکے پاس آیا اور یوں عرض کی اے یوسف الخ دیکھیے اس فعل میں پانچ جملے محذوف ہیں اور وہ یہ ہیں۔ **لأستعبره الرؤیا، ففعلوا، فاتاہ، فقال له**،اور "یا "جو ادعو کے قائم مقام ہے۔

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **فَدَخَلْتُهَا خَاوِىَ الْوِفَاضِ بَادِىَ الْاِنْفَاضِ لَا اَمْلِكُ بُلْغَةً وَّلَا اَجِدُ فِىْ جِرَابِىْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ وَ اَجُوْلُ فِىْ حَوْمَاتِهَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ وَاَرُوْدُ فِىْ مَسَارِحِ لَمَحَاتِىْ وَمَسَايِحِ غَدَوَاتِىْ وَرَوْحَاتِىْ كَرِيْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِيْبَاجَتِىْ وَاَبُوْحُ اِلَيْهِ بِحَاجَتِىْ اَوْ اَدِيْبًا تُفَرِّجُ رُؤْيَتُهٗ غُمَّتِىْ وَتُرْوِىْ رِوَايَتُهٗ غُلَّتِىْ۔**

عبارت مذکورہ پر اعراب لگائیے اور مخطوط کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مخطوط کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس داخل ہوا میں اس میں ایسے حال میں کہ خالی تھیلوں والا تھا ظاہر افلاس والا تھا نہیں مالک تھا میں تھوڑی سی مقدار گذران کا (بھی) اور نہیں پاتا تھا میں اپنے تھیلے میں (گوشت کا) ایک لقمہ پس شروع ہوا میں طے کرتے ہوئے اس کے راستے مثل حیران کے اور گھومتے ہوئے اس کے بڑے حصوں میں مثل پیاسے کے گھومنے کے (اور شروع ہوا میں) تلاش کرتے ہوئے اپنے لمحات کی چراگاہوں میں اور اپنے اوقات صبح اور اپنے اوقات شام کی سیرگاہوں میں کسی ایسے شریف کو کہ پرانا کروں میں جس کے سامنے اپنے چہرے کو اور ظاہر کروں اس کی طرف اپنی حاجت کو یا ایسے ادیب کو کہ کھول دے جس کا دیدار میری مشکل کو اور سیراب کر دے جس کی روایت میری شدت پیاس کو۔

(۳) مخطوط کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"خاوی" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر خَيًّا، خَوَايَةً (ضرب) بمعنی خالی ہونا۔

"الوفاض" یہ وَفْضَة کی جمع ہے بمعنی تھیلہ۔

"الانفاض" یہ باب افعال کا مصدر ہے بمعنی فقر۔ برتن کا خالی ہونا۔

"بلغة" مسافر کا توشہ جو دوسرے دن تک چل سکے۔

"جرابی" جراب چمڑے کا برتن، توشہ دان، جمع اَجْرِبَةٌ، جُرْبٌ، جُرُبٌ ہے۔

"مضغة" گوشت کا ٹکڑا جو چبایا جائے، لقمہ جمع مُضَغٌ ہے۔

ے

www.Bhalli.Info

"**اجوب**" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر جَوْباً (نصر) بمعنی قطع کرنا۔

"**واجول**" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر جَوْلاً ، جَوَلاناً (نصر) بمعنی چکر لگانا۔

"**حوماتها**" یہ حَوْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی ہر چیز کا بڑا حصہ۔

"**الحائم**" بمعنی پیاسا اس کی جمع حُوَم ہے۔

"**مسارح**" یہ مَسْرَح کی جمع ہے اسم ظرف بمعنی چراگاہ، اسٹیج، تماشا گاہ۔

"**لمحاتی**" یہ جمع ہے اس کا مفرد لَمْحَه ہے بمعنی جلدی کی نگاہ۔

"**مسايح**" یہ مَسِيْحَة کی جمع ہے بمعنی بہنے کی جگہ، سیاحت کی جگہ۔

"**غداوتی**" اس کا مفرد غَدْوَةٌ ہے، طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں۔

"**روحات**" روحة کی جمع ہے بمعنی ایک مرتبہ جانا، شام کے وقت جانا۔

"**اخلق**" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر اخلاق (افعال) بمعنی پرانا کرنا، پرانا ہونا۔

"**ديباجتی**" بمعنی چہرہ، مقدمہ، کتاب۔

"**ابوح**" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر بوحاً (نصر) بمعنی ظاہر ہونا۔

"**غمتی**" غمّ بمعنی غم اس کی جمع غموم ہے۔

"**تروی**" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معلوم از مصدر إرْوَاء (افعال) بمعنی سیراب کرنا۔

"**غلتی**" بمعنی سخت پیاس اس کی جمع غُلَلٌ ہے، غَلّ، غُلّةٌ (سمع) بمعنی سخت پیاسا ہونا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَزْفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ إِلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيَّ فَلَمَّا أَنْ خَبَتْ نَارُهُ وَتَوَارَى أُوَارُهُ أَنْشَدَ:شِعْرٌ۔

لَبِسْتُ الْخَمِيْصَةَ أَبْغِى الْخَبِيْصَةَ ۔۔۔ وَأَنْشَبْتُ شِصِّى فِىْ كُلِّ شِيْصَهْ

وَصَيَّرْتُ وَعْظِىْ أُحْبُوْلَةً ۔۔۔ أُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَهْ

وَأَلْجَأَنِىْ الدَّهْرُ حَتّٰى وَلَجْتُ ۔۔۔ بِلُطْفِ احْتِيَالِىْ عَلَى اللَّيْثِ عِيْصَهْ

مذکورہ عبارت اور اشعار پر اعراب لگایئے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے اور بتایئے مذکورہ اشعار کا پس منظر کیا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت واشعار پر اعراب (۲) عبارت واشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مذکورہ اشعار کا پس منظر۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت واشعار پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت واشعار کا ترجمہ:۔** پس کھینچا اس نے گرمی کا ایک لمبا سانس اور قریب تھا کہ پھٹ جاتا غصہ سے

اور گھورتا رہا میری طرف یہاں تک کہ خوف کیا میں نے اس بات کا کہ حملہ کر دے گا مجھ پر پس جب بجھ گئی اُس کی آ[گ]
چھپ گیا اُس کا شعلہ تو شعر پڑھے: پہن لیا میں نے دھاری دار کالا کمبل تلاش کرتے ہوئے حلوئی اور گاڑ دیا میں نے
ہر ردی مچھلی میں اور بنا دیا میں نے اپنے وعظ کو جال طلب کرتے ہوئے مذکر شکار کو اس سے اور مؤنث شکار کو اور مجبور
زمانے نے یہاں تک کہ داخل ہو گیا میں اپنے حیلے کی نرمی کے ساتھ شیر پر اس کی کچھار میں۔

(۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔**

"**فزفر**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر زَفْرًا (ضرب) بمعنی زور سے لمبی سانس کھینچنا۔

"**يتميز**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر تميز (تفعل) بمعنی پھٹنا۔

"**يحملق**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر حَمْلَقَة (فعللہ) بمعنی گھورنا، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر

"**يسطو**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر سَطْوًا (نصر) بمعنی حملہ کرنا۔

"**خبت**" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر خَبْوًا (نصر) بمعنی بجھنا۔

"**توارى**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر توارى (تفاعل) بمعنی چھپنا۔

"**اوارة**" یہ مفرد ہے اس کی جمع أُوَر ہے بمعنی گرمی کی شدت، پیاس۔

"**الخميصه**" یہ مفرد ہے اس کی جمع خمائص ہے بمعنی دھاری دار سیاہ کمبل۔

"**الخبيصه**" بمعنی مخلوط، مراد حلوہ ہے کیونکہ حلوا بھی مخلوط ہوتا ہے از مصدر خبصاً (ضرب) بمعنی ملانا۔

"**انشبت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر انشاب (افعال) بمعنی لٹکانا، معلق کرنا۔

"**شصى**" یہ مفرد ہے اس کی جمع شُصُوْص ہے بمعنی کانٹا جس سے مچھلی شکار کی جاتی ہے از مصدر [...]
شصوصًا (ضرب) بمعنی دانتوں سے پکڑنا۔

"**شيصه**" یہ مفرد ہے اس کی جمع شِيْص ہے بمعنی ناکارہ مچھلی، ردی کھجور۔

"**احبولة**" یہ اسم ہے بمعنی پھندا وجال "حَبْلًا" مصدر (نصر) بمعنی رسی سے باندھنا۔

"**اريغ**" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر اراغة (افعال) بمعنی مکر وفریب سے طلب کرنا۔

"**القنيص**" اسم ہے بمعنی نر شکار از مصدر قنصًا (ضرب) بمعنی شکار کرنا۔

"**القنيصه**" اسم ہے بمعنی مؤنث شکار۔

"**ولجت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر ولجاً (ضرب) بمعنی داخل ہونا۔

"**احتيالى**" احتیال مصدر ہے (افتعال) بمعنی حیلہ کرنا۔

"**عيصه**" اسم ہے بمعنی کچھار۔

(۴) **مذکورہ اشعار کا پس منظر:۔** ابوزید سروجی ایک مقام پر بڑے دردناک انداز میں وعظ ونصیحت

www.Bhalli.Info

اپنے ٹھکانہ پر پہنچا تو حارث بن ہمام بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا اور کیا دیکھا کہ خطیب صاحب کے پاس ایک خوبصورت لڑکا ہے سامنے شراب ہے، بھنا ہوا گوشت ہے تو حارث بن ہمام کو اس بات پہ بہت تعجب ہوا چنانچہ حارث بن ہمام نے واعظ سے کہا کہ یہ کیا ہے لوگوں کے سامنے تو بڑی زہد وتقویٰ کی نصیحتیں تھی اور یہاں یہ حرکتیں؟ تو ان اشعار میں ابوزید، حارث کے سوال کا جواب دے رہا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَلَبِثْنَا عَلٰی ذَالِكَ بُرْهَةً يُنْشِئُ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً إِلٰی أَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْإِرْفَاقِ إِلٰی مَفَاوِزِ الْآفَاقِ وَنَظَمَهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الْإِخْفَاقِ فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهِ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهِ۔

مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگانے کے بعد مخطوط الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** اور ٹھہرے ہم اس پر ایک مدت، پیدا کرتا تھا وہ میرے لئے ہر دن تازگی اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہ کو یہاں تک کہ حرکت دی اس کے لئے افلاس کے ہاتھ نے جدائی کے پیالے کو اور ابھارا اس کو گوشت اتاری ہوئی ہڈیوں کے فقدان نے عراق کو چھوڑ دینے پر اور پھینک دیا اس کو نفع کے فقدانوں نے اطراف کے صحراؤں کی طرف اور پرو دیا اس کو رفیقوں کی لڑی میں ناکامی کے جھنڈے کی حرکت نے پس تیز کیا اس نے کوچ کیلئے اپنے پختہ ارادے کی دھار کو اور کوچ کیا کھینچتے ہوئے (حارث کے) دل کو اس (دل) کی نکیلوں کے ساتھ۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"**لبثنا**" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر لُبْثٌ (سمع) بمعنی ٹھہرنا۔

"**ینشئ**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر انشاءٌ (افعال) بمعنی پیدا کرنا و بنانا۔

"**یدرأ**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر دَرْءًا (فتح) بمعنی دور کرنا و دفع کرنا۔

"**جدحت**" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر جَدْحًا (فتح) بمعنی خلط ملط کرنا، گھولنا۔

"**اغراہ**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِغْرَاءٌ (افعال) بمعنی برانگیختہ کرنا، شوق و رغبت دلانا۔

"**بتطلیق**" یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی چھوڑنا۔

"**لفظته**" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لَفْظٌ (ضرب) بمعنی پھینکنا۔

"**فشحذ**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر شَحْذًا (فتح) بمعنی تیز کرنا۔

"**یقتاد**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر اِقْتِيَادًا (افتعال) بمعنی کھینچنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَمْ نَخَلْ أَنَّهُ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهُ رِقْبَةَ الْأَعْيَادِ وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ إِلٰی أَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ فَلَمَّا طَالَ أَمَدُ الْإِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْأَطْمَارِ قُلْتُ لِأَصْحَابِيْ قَدْ تَنَاهَيْنَا فِي الْمُهْلَةِ وَتَمَادَيْنَا فِي الرِّحْلَةِ إِلٰی أَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ فَتَأَهَّبُوْا لِلظَّعْنِ وَلَا تَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگایئے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کے بعد سلیس ترجمہ کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** اور نہیں خیال کیا ہم نے اس بات کا کہ اس نے دھوکہ دیا اور طلب کیا بھاگنے کو، پس ٹھہرے ہم انتظار کرتے ہوئے اس کا مثل عیدوں کے چاندوں کے انتظار کے اور خبر طلب کرتے ہوئے اس کی مخبروں اور جستجو کرنے والوں سے یہاں تک کہ بوڑھا ہو گیا دن اور قریب تھا آج کے دن کا کنارہ کہ گر پڑے پس جب لمبی ہو گئی مدت انتظار اور ظاہر ہو گیا سورج پرانے کپڑوں میں تو کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ بے شک انتہاء کو پہنچ گئے ہم مہلت (دیر) میں اور دوام کیا ہم نے (ترک) کوچ میں یہاں تک کہ ضائع کر دیا ہم نے زمانے کو اور ظاہر ہو گئی یہ بات کہ آدمی نے بے شک جھوٹ بولا ہے پس تیار ہو جاؤ کوچ کے واسطے اور نہ مڑو روڑیوں کی سبزی پر۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"**نرقبه**" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر رِقْبَةٌ (نصر) بمعنی انتظار کرنا، دیکھنا، نگرانی کرنا۔

"**رقبة**" یہ مصدر ہے (نصر) بمعنی انتظار کرنا۔

"**الاعیاد**" بخلاف قاعدہ عید کی جمع ہے بمعنی وہ دن جس میں کسی واقعہ کی یادگار منائی جائے۔

"**الطلائع**" یہ طلیعةٌ کی جمع ہے صفت مشبہ، طلیعہ مقدمة الجیش کو بھی کہتے ہیں اور اس آدمی کو بھی کہتے ہیں جس کو دشمن کے حالات جاننے کی غرض سے روانہ کیا ہو۔

"**الرّواد**" رائد اسم فاعل کی جمع ہے اس شخص کو کہتے ہیں جو گھاس اور پانی کی تلاش کے لئے روانہ ہوا ہے۔

"**هرم**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ہرما (سمع) بمعنی بہت زیادہ بوڑھا ہونا۔

"**جرف**" نہر اور نالہ وغیرہ کے اس کنارہ کو کہتے ہیں جس کو پانی نے کاٹ کر گرنے کے قریب کر دیا ہو جمع أجْرُف و جروف۔

www.Bhalli.Info

"ینهلّ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر انهلال (انفعال) بمعنی منہدم ہو جانا، گر پڑنا، امد بمعنی مدت۔

"لاحت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لوحاً (فتح) بمعنی ظاہر ہونا۔

"الاطمار" یہ جمع ہے اس کا مفرد طِمْرٌ ہے بمعنی پرانا کپڑا۔

"تمادینا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر تمادی (تفاعل) بمعنی غایت وانتہاء کو پہنچنا۔

"اضعنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اضاعۃ (افعال) بمعنی ضائع کرنا۔

"مان" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر مَیْناً (ضرب) بمعنی جھوٹ بولنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَلَا اَسِمُ الْعَاتِيَ بِمُرَاعَاتِيْ وَلَا اُصَافِيْ مَنْ يَأْبٰى اِنْصَافِيْ وَلَا اُوَاخِيْ مَنْ يُلْغِيْ الْاَوَاخِيْ وَلَا اُمَالِيْ مَنْ يُخَيِّبُ اٰمَالِيْ وَلَا اُبَالِيْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ وَلَا اُدَارِيْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِيْ وَلَا اُعْطِيْ زِمَامِيْ مَنْ يُخْفِرُ ذِمَامِيْ وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِيْ لِاَضْدَادِيْ وَلَا اَدَعُ اِيْعَادِيْ لِلْمُعَادِيْ وَلَا اَغْرِسُ الْاَيَادِيْ فِيْ اَرْضِ الْاَعَادِيْ وَلَا اَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِيْ لِمَنْ يَفْرَحُ بِمَسَاءَاتِيْ وَلَا اَرٰى اِلْتِفَاتِيْ اِلٰى مَنْ يَشْمَتُ بِوَفَاتِيْ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِيْ اِلَّا اَحِبَّائِيْ۔

مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگانے کے بعد مخطوط الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ اور نہیں علامت لگاتا میں متکبر پر اپنی مراعات کے ساتھ اور نہیں صفائی کا معاملہ کرتا اس شخص سے جو انکار کرے مجھ سے انصاف کرنے کا اور نہیں بھائی بناتا میں اس شخص کو جو بیکار کر دیتا ہے (بھائی چارے کی) رسیوں کو اور نہیں مدد کرتا میں اس شخص کی جو ناکام بنائے میری آرزوؤں کو اور نہیں پرواہ کرتا میں اسکی جو کاٹ ڈالے میری رسیوں کو اور نہیں دلجوئی کرتا میں اس شخص کی جو جاہل ہو میرے مرتبے سے اور نہیں دیتا میں اپنی باگ اس شخص کو جو توڑے میرے عہد کو اور نہیں خرچ کرتا میں اپنی محبت کو اپنے دشمنوں کیلئے اور نہیں چھوڑتا میں اپنے ڈرانے کو مخالف کیلئے اور نہیں گاڑھتا میں احسانات کو دشمنوں کی زمین میں اور نہیں سخاوت کرتا میں اپنی غمخواری کی اس شخص کیلئے جو خوش ہو میری برائیوں پر اور نہیں دیکھتا میں اپنی توجہ کو اس شخص کی طرف جو خوش ہو میری وفات پر اور نہیں خاص کرتا میں اپنے عطیے کیساتھ مگر اپنے دوستوں کو۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق: ۔

"لااسم" صیغہ واحد متکلم بحث نفی مضارع معلوم از مصدر وسماً (ضرب) بمعنی علامت لگانا۔

"العاتی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر عتوّا و عتیاً (نصر) بمعنی تکبر کرنے والا۔

"بمراعاتی" باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی خیال رکھنا، لحاظ رکھنا۔

"لااصافی" صیغہ واحد متکلم بحث نفی مضارع معلوم از مصدر مصافات (مفاعلہ) بمعنی خالص محبت کرنا۔

"ولا أمالی" صیغہ واحد متکلم بحث نفی مضارع معلوم از مصدر مُمَالَاۃٌ (مفاعلہ) بمعنی تعاون کرنا، امداد کرنا۔

"یخیب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر تخییب (تفعیل) بمعنی محروم کر دینا۔

"امالی" اَمَلٌ کی جمع ہے بمعنی امید، تمنا، آرزو۔

"حبالی" حَبْلٌ کی جمع ہے بمعنی رسّی۔

"لاادارى" صیغہ واحد متکلم بحث نفی مضارع معلوم از مصدر (مفاعلہ) بمعنی اچھا برتاؤ کرنا۔

"مقداری" یہ اسم ہے قدر اور عزت کا قَدَرَ یَقْدُرُ قَدراً باب ضرب۔

"یخفر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر اخفار (افعال) بمعنی وعدہ پورا نہ کرنا، وعدہ کی خلاف ورزی کرنا۔

"ذمامی" ذمام بمعنی عہد و پیمان اس کی جمع اذمّۃ ہے۔

"ودادی" وداد مصدر ہے بمعنی محبت کرنا، خواہش کرنا۔

"لاضدادی" ضد کی جمع ہے بمعنی مخالف، خلاف۔

"للمعادی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر معاداۃ (مفاعلہ) بمعنی دشمنی کرنیوالا۔

"الایادی" ید کی جمع ہے بمعنی نعمت اس کی جمع ایادی آتی ہے۔

"التفاتی" مصدر ہے باب افتعال کا بمعنی توجہ کرنا۔

"یشمت" صیغہ واحد مذکر بحث مضارع معلوم از مصدر شماتۃ (سمع) بمعنی کسی کے غم پر خوش ہونا۔

"بحبائی" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَحْبِیَۃ ہے بمعنی بخشش، عطیہ۔

"احبائی" حبیبٌ کی جمع ہے بمعنی دوست۔

﴿الشق الثانی﴾......

خُيِّيْتُمْ يَا اَهْلَ هٰذَا الْمَنْزِلِ — وَعِشْتُمْ فِيْ خَفْضِ عَيْشٍ خَضِلِ
مَا عِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلِ — نِضْوِ سُرًى خَابِطِ لَيْلٍ اَلْيَلِ
جَوِي الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلِ — مَا ذَاقَ مُذْ يَوْمَيْنِ طَعْمَ مَاْكَلِ
وَلَا لَهُ فِيْ اَرْضِكُمْ مِنْ مَوْئِلِ — وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

مذکورہ اشعار پر اعراب لگائیے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے شعر کی ترکیب نحوی کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) پہلے تین اشعار کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) اشعار کا ترجمہ:۔ زندہ رکھے جاؤ تم اے اس گھر والو، اور زندہ رہو تم تر و تازہ زندگی کی خوشحالی میں، کیا ہے تمہارے پاس کچھ مسافر بے خرچ کیلئے، جو رات کو چلنے کا لاغر ہے، سخت سیاہ رات میں ہاتھ پاؤں مارنے والا ہے، پیٹ کے درد والا ہے بھوک پر مشتمل ہے نہیں چکھا اس نے دو دن سے کھانے کا ذائقہ اور نہیں اس کے لئے تمہاری زمین میں کوئی جائے پناہ حالانکہ بے شک سیاہ ہو چکا ہے حصہ سخت سیاہ بارش والی رات کا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"**حییتم**" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث ماضی مجہول از مصدر تحیۃ (تفعیل) بمعنی سلام کہنا، زندہ رکھنا۔

"**عشتم**" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث ماضی معلوم از مصدر عَیْشاً و عِیْشَۃً (ضرب) بمعنی زندہ رہنا۔

"**خفض**" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی زندگی کا آسان و آرام دہ ہونا۔

"**خضل**" یہ مصدر ہے (سمع) بمعنی تر و تازہ ہونا، سرسبز ہونا۔

"**مومل**" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر ارمال (افعال) بمعنی محتاج فقیر جس کے پاس زادِ سفر نہ ہو۔

"**نضو**" اس اونٹ کو کہتے ہیں جو لاغر، دبلا ہو اس کی جمع انضاء ہے۔

"**سُرَی**" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی رات کو چلنا۔

"**خابط**" اسم فاعل از مصدر خبطاً (ضرب) بمعنی زور سے مارنا، بے ہدایت و بے بصیرت کام کرنا۔

"**لیل**" یہ مفرد ہے اس کی جمع لیالی ہے بمعنی رات۔

جوی صفت کا صیغہ ہے بمعنی سوزش والا۔

"**الحشی**" بمعنی باطن، پیٹ کے اندر کا حصہ۔

الطوی بمعنی بھوک اور مصدر (سمع) بمعنی بھوکا ہونا۔

"**طعم**" یہ مصدر ہے (سمع) بمعنی چکھنا، ذائقہ۔

"**موئل**" صیغہ اسم ظرف از مصدر وَئلاً (ضرب) بمعنی ٹھکانہ پکڑنا۔

"**دجا**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر دَجْوًا و دُجُوًّا (نصر) بمعنی رات کا تاریک ہونا۔

"**المسبل**" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اسبال (افعال) بمعنی لٹکانا۔

(۴) پہلے تین اشعار کی ترکیب:۔ **حییتم** فعل ماضی مجہول ضمیر بارز اس میں نائب فاعل یہ جواب ندا مقدم ہے یا **اهل هذا المنزل** ندا، و**عشتم** کا عطف ہے **حییتم** جواب ندا پر، "**فی**" جارہ **خفض** مضاف **عیش** موصوف

خضل صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور فی جار کا، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا عشتم کے۔

ما بمعنی **ای شیئ** مبتداء **عندکم** ظرف ہے **لابن سبیل** لام جار ابن مضاف سبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر موصوف **مرمل** صفت اول **نضو سری** صفت ثانی، **خابط لیل** صفت ثالث، **الیل لیل** کی صفت ہے، موصوف اپنی تینوں صفتوں سے ملکر مجرور، لام جار مجرور ملکر متعلق ہے ثابت محذوف کے اور یہ خبر ہے، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جوی الحشی مضاف مضاف الیہ ملکر **ابن سبیل** کی چوتھی صفت ہے **علی الطوی** جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہے مشتمل کیلئے **ای مشتمل علی الطوی** یہ پانچویں صفت ہے **ماذاق** جملہ فعلیہ ہے اس میں ضمیر **ابن سبیل** کی طرف راجع ہے **مذ** جار **یومین** مجرور جار مجرور **ذاق** کے متعلق **طعم ماکل** مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہے **ذاق** کا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر چھٹی صفت ہے۔

﴿الورقة الاولی فی التفسیر﴾ سورۃ البقرۃ ۱۰۶ تا ۱۰۷

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾......ماننسخ من اٰیة او ننسها نأت بخیر منها او مثلها الم تعلم ان الله علیٰ کل شیئ قدیرO الم تعلم انّ الله له ملك السموات والارض ومالکم من دون الله من ولی ولا نصیرO

ان آیات کا شانِ نزول لکھنے کے بعد سلیس ترجمہ کریں، نسخ کا لغوی واصطلاحی معنی تحریر کریں، نسخ کی کتنی صورتیں ہیں مفصل تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شانِ نزول (۲) آیات کا ترجمہ (۳) نسخ کا لغوی واصطلاحی معنی (۴) نسخ کی صورتیں۔

﴿جواب﴾......(۱) **آیات کا شانِ نزول**:۔ جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو یہود نے اس موقعہ پر مسلمانوں پر طعن کیا اور مشرکین بھی احکام کی منسوخی کی وجہ سے مسلمانوں کو طعن کا نشانہ بناتے رہتے تھے ان کے اعتراضات کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۲) **آیات کا ترجمہ**:۔ جو منسوخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو لے آتے ہیں (نازل کرتے ہیں) اس سے بہتر یا اس کے برابر۔ کیا نہیں معلوم آپ کو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا نہیں معلوم آپ کو کہ اللہ کے لئے ہی ہے آسمان و زمین کی سلطنت (بادشاہت) اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔

(۳) **نسخ کا لغوی واصطلاحی معنی**:۔ نسخ کا لغوی معنی نقل کرنا جیسے کتاب سے کوئی چیز نقل کرنا اور اصطلاح میں نسخ کسی حکم شرعی کا تبدیل ہو جانا ہے خواہ اس کا متبادل حکم ہو یا نہ ہو جیسے ایک سخت حکم کے بعد نرم حکم آگیا یا نرم حکم کے بعد سخت حکم آگیا جیسے شراب کے بارے میں احکام نازل ہوئے اور کبھی ایک حکم ختم ہو جاتا ہے اسکا بدل اور متبادل نازل ہی نہیں ہوتا۔

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... علم میراث کی تعریف، غرض وغایت موضوع اور فضیلت تحریر کریں، علم میراث کو کیوں نصف علم کہا گیا ہے، ترکہ سے کتنے حصے متعلق ہوتے ہیں؟ وہ کون سے ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) علم میراث کی تعریف، غرض وغایت موضوع، فضیلت (۲) علم میراث کو نصف علم کہنے کی وجہ (۳) ترکہ سے متعلق حقوق کی تعداد ونشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) علم میراث کی تعریف، غرض وغایت موضوع، فضیلت:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

(۲) علم میراث کو نصف علم کہنے کی وجہ:۔ اس کو نصف علم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ احکام میراث صرف نصوص سے ثابت ہیں قیاس کا ان میں دخل نہیں بخلاف دوسرے احکام کے کیونکہ وہ قیاس سے بھی ثابت ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ احکام کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ احکام جن کا تعلق مردہ کے ساتھ ہے (۲) وہ احکام جن کا تعلق زندہ کے ساتھ ہے قسم اوّل کو فرائض کہا جاتا ہے اور یہ فرائض احکام کی دو قسموں میں سے ایک قسم ہونے کی وجہ سے اس کو نصف علم کہا گیا ہے۔

(۳) ترکہ سے متعلق حقوق کی تعداد ونشاندہی:۔ ترکہ سے چار حقوق متعلق ہیں (۱) تجہیز وتکفین (۲) اداء دین من جمیع باقی (۳) نفاذ وصیت فی ثلث المال (۴) باقی کی وارثین کے درمیان تقسیم، مذکورہ حقوق اربعہ کی دلیل حصریہ ہے کہ حقوق متعلقہ میں میت کا بھی حصہ ہے یا نہیں اوّل تجہیز ہے ثانی کی پھر دو قسمیں ہیں وہ حق موت سے پہلے ثابت ہوا ہے یا موت کے بعد اول دین ہے اور ثانی کے اندر پھر دو صورتیں ہیں اس حق کا اثبات منجانب میت ہے یا نہیں اگر اول ہو تو وصیت اور ثانی تقسیم ترکہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... ذوی الفروض، عصبات اور ذوی الارحام کی تعریف کریں، ذوی الفروض کون کون سے ہیں اور ان کے کتنے حصے ہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ذوی الفروض، عصبات، ذوی الارحام کی تعریف (۲) ذوی الفروض کی نشاندہی (۳) ذوی الفروض کے حصوں کی تفصیل۔

﴿جواب﴾...... (۱) ذوی الفروض کی تعریف:۔ ذوی الفروض وہ ورثاء کہلاتے ہیں کہ جن کے کتاب اللہ میں یا حدیث میں یا اجماع میں مقررہ حصے ہیں وارثین میں سب سے مقدم یہی ہیں۔

عصبات کی تعریف:۔ عصبات وہ لوگ کہلاتے ہیں جو تنہا ہونے کی صورت میں پورا مال لے لیں اور اگر دیگر ورثاء کے ساتھ ہوں تو ان کے حصوں سے بچے ہوئے مال کو لے لیں۔

ذوی الارحام کی تعریف:۔ ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ بقیہ رشتہ دار ذوی الارحام کہلاتے ہیں جیسے

نواسا، نواسی، بھتیجی، بھانجہ، بھانجی، پھوپھی، خالہ، ماموں وغیرہ۔

(۲) ذوی الفروض کی نشاندہی:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) ذوی الفروض کے حصوں کی تفصیل:۔ مقررہ حصے چھ ہیں، نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس، تفصیلہ **کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔**

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **والجد الصحیح کالاب الافی اربع مسائل۔**
جد صحیح اور جد فاسد کی تعریف کریں، عبارت بالا کی مکمل تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) جد صحیح وجد فاسد کی تعریف (۲) عبارت بالا کی تشریح۔

﴿جواب﴾...... (۱) جد صحیح وجد فاسد کی تعریف:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الأول ۱۴۱۹ھ۔

(۲) عبارت بالا کی تشریح:۔ جد صحیح میراث کے تمام احوال میں باپ کی طرح ہے سوائے چار مسائل کے۔

۱...... اگر میت کا باپ موجود ہو تو باپ کی ماں وارث نہیں بنتی اور اگر جد ہو تو پھر باپ کی ماں وارث بنتی ہے۔

۲...... اگر میت نے احد الزوجین اور ابوین کو چھوڑا تو زوجین میں سے ایک کا حصہ نکالنے کے بعد ماں کیلئے باقی کا ثلث ہوگا اور اگر بجائے اب کے جد ہے تو پھر ماں کیلئے باقی کا ثلث نہیں ہوگا بلکہ تمام مال کا ثلث ہوگا۔ مگر امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی باقی کا ثلث ہوگا۔

۳...... حقیقی بھائی اور علاتی بھائیوں کے بیٹے باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گے لیکن اگر باپ کی بجائے جد ہو تو پھر محروم نہیں ہونگے مگر امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر باپ کی بجائے جد ہو تب بھی یہ محروم ہونگے۔

۴...... اگر میت کا معتق موجود نہیں بلکہ اس کا باپ اور بیٹا ہے تو باپ کو ولاء کا سدس ملے گا لیکن اگر اب کی بجائے جد ہو پھر جد کو کچھ نہیں ملے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... عصبہ نسبی اور عصبہ سببی کی تعریف اور عصبہ نسبی کی اقسام ثلاثہ تفصیل سے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عصبہ نسبی اور عصبہ سببی کی تعریف (۲) عصبہ نسبی کی اقسام ثلاثہ۔

﴿جواب﴾...... (۱،۲) عصبہ نسبی اور عصبہ سببی کی تعریف وعصبہ نسبی کی اقسام ثلاثہ:۔ عصبہ کی اولاً دو قسمیں ہیں (۱) عصبہ سببیہ (۲) عصبہ نسبیہ۔

www.Bhalli.Info

عصبہ سببیہ:۔ یعنی وہ انسان جو دوسرے کو آزاد کردے پس وہ جس کو آزاد کیا ہے اس کا عصبہ سببیہ ہے۔

عصبہ نسبیہ:۔ عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ:۔ میت کا وہ مرد رشتہ دار جو کسی عورت کے واسطہ سے میت کا رشتہ دار نہیں جیسے میت کی نسل کی اولاد ذکور اور میت کے باپ کی نسل کی اولاد ذکور اور میت کے دادا کی نسل کی اولاد ذکور اور میت کا باپ دادا پردادا۔

عصبہ بغیرہ:۔ وہ عورتیں جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہو جاتی ہیں، اگر یہ تنہا ہوں تو پھر انکا حصہ ایک ہونے کی صورت میں نصف اور زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے، لیکن اگر انکے ساتھ بھائی بھی ہو تو پھر یہ سب عصبہ ہونگی اور یہ چار عورتیں ہیں، بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، علاتی بہن۔

عصبہ مع غیرہ:۔ ہر وہ عورت ہے جو دوسری کسی عورت کیساتھ عصبہ ہو جائے جیسے، بہن بیٹی کیساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عول کا قانون تفصیل سے بیان کریں، نیز درج ذیل مسئلہ کو حل کریں۔ زید کا انتقال ہو گیا اس نے بیوہ، دو بیٹیاں، باپ، ماں چھوڑے بتائیں ورثہ کے درمیان میراث کی تقسیم کس طرح ہوگی۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عول کا قانون (۲) مذکورہ بالا مسئلہ میں میراث کی تقسیم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عول کا قانون:۔

کما سیأتی فی الورقة الرابعة الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

(۲) مذکورہ بالا مسئلہ میں میراث کی تقسیم:۔

مسئلہ ۲۴ — عول ۲۷

میت

زوجہ	دو بیٹیاں	باپ	ماں
ثمن	ثلثان	سدس مع العصبہ	سدس
۳	۱۶	۴	۴

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل صورتوں میں ورثاء کے حصے متعین کریں۔

(اب، ام، زوج) (زوج، ابن، اخ حقیقی) (اب، ام، جد)

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ بالا صورتوں میں ورثاء کے حصوں کا تعین مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... ورثاء کے حصوں کا تعین:۔

مسئلہ ۶

میت

اب	ام	زوج
عصبہ	سدس	نصف
۲	۱	۳

مسئلہ ۴

میت

زوج	ابن	اخ حقیقی
ربع	عصبہ	محروم
۱	۳	

مسئلہ ۳

میت

اب	ام	جد
عصبہ	ثلث	محروم
۲	۱	

﴿الورقة الخامسه فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **بلاغة الکلام مطابقته لمقتضی الحال مع فصاحته۔**

بلاغت کی لغوی تعریف ذکر کرنے کے بعد عبارت مذکورہ کی تشریح بطرز صاحب کتاب تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) بلاغت کی لغوی تعریف (۲) عبارت مذکورہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾...... (۱) بلاغت کی لغوی تعریف:۔ بلاغت لغت میں پہنچنے اور رک جانے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ بَلَغَ فُلَانٌ مُرَادَهٗ جبکہ کوئی اپنی مراد کو پہنچ جائے اور مراد کو پالے اور کہا جاتا ہے۔ بَلَغَ الرَّكْبُ الْمَدِيْنَةَ جبکہ قافلہ شہر تک اپنے سفر کی انتہا کرے اور وہاں جا کر رک جائے۔

(۲) عبارت مذکورہ کی تشریح:۔ کوئی کلام اس وقت بلیغ کہا جاتا ہے جبکہ اول تو خود وہ کلام فصیح ہو اور مخل فصاحت کوئی سبب وعیب نہ پایا جائے۔ نیز وہ کلام حال کے تقاضے کے مناسب و مطابق بھی ہو جیسے کتاب کی مثال سمجھنے سے قبل ایک خارجی مثال قریب الی الفہم کرنے کیلئے یہ لیجئے کہ اگر تعزیت کے موقع پر کوئی مقرر، علم سائنس یا علم حساب یا منطق و فلسفہ کی دقیق باتیں اور ان کے رموز بیان کرے تو اگرچہ فی نفسہ وہ مضمون کتنا ہی صحیح و فصیح کیوں نہ ہو مگر وہ مقتضائے حال کے ساتھ میل نہیں کھاتا تو اس کلام کو آپ فصیح تو کہہ سکیں گے مگر بلیغ ہرگز نہیں، بلاغت کلام کی اس تعریف **مطابقته لمقتضی الحال** میں جو تین الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ پہلے ان کا معنی معلوم کرلیں ان میں سے ایک لفظ حال ہے تو حال و موقع و محل وغیرہ ایک بات ہے جو متکلم کو اپنا کلام کسی مخصوص صورت میں لانے پر آمادہ کرے دوسرا لفظ مقتضا ہے اور وہ کلام کی وہ مخصوص صورت ہے جس کے مطابق کلام لانے کا تقاضا کیا گیا ہو اور تیسرا لفظ مطابقت ہے اور وہ کلام کا اس مخصوص صورت میں لے آنا مثلاً اگر کسی بڑے کی توقیر و مدح سرائی کرنی ہے تو اس امر اور مقام کا تقاضا یہ ہے کہ کلام میں اطناب اور درازی ہو نہ یہ کہ نہایت موجز کلام کر کے قصہ ختم کردیا جائے تو مدح کا امر اور مقام یہ حال ہے اور کلام کا مطنب کی صورت میں ہونا یہ

www.Bhalli.Info

تقاضا ہے۔ پہلی چیز یعنی مدح سرائی کرنا اس کو آپ امر، مقام یا مقتضی کہیں گے اور دوسری چیز یعنی کلام مطلب لانے کو مقتضا یا اعتبار مناسب کہیں گے اب اگر کوئی متکلم ان دونوں یعنی مقتضی اور مقتضا کے درمیان اپنے کلام مطلب کے ذریعے میل (موافقت) بھی کرادے تو ہم اسے مطابقت کہیں گے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وقد تخرج صیغ الامر عن معناھا الاصلی الیٰ معان اخر تفھم من سیاق الکلام وقرائن الاحوال کالدعاء والالتماس والتمنی والارشاد والتھدید.

امر کی تعریف کرنے کے بعد مذکورہ عبارت کی تشریح مثالوں کے ساتھ کیجئے، امر کے کتنے صیغے ہیں مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) امر کی تعریف (۲) عبارت مذکورہ کی تشریح مع امثلہ (۳) امر کے صیغے مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) **امر کی تعریف:۔** اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا اور طلب کرنا۔

(۲) **عبارت مذکورہ کی تشریح مع امثلہ:۔** امر کے صیغے بھی اپنے معنی حقیقی یعنی طلب الفعل علیٰ وجہ الاستعلاء کو چھوڑ کر دوسرے مجازی معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ یعنی صیغہ تو امر کا ہوتا ہے مگر معنی طلب الفعل علیٰ وجہ الاستعلاء کا نہیں ہوتا۔ بایں طور کہ سرے سے طلب فعل ہی نہیں ہوتا یا طلب فعل تو ہوتا ہے مگر استعلاء نہیں پایا جاتا یا استعلاء بھی ہوتا ہے مگر لزوم و وجوب نہیں پایا جاتا معنی حقیقی سے تجاوز کر کے معنی مجازی مراد لئے جانے کے لئے ایک شرط ہے کہ اس کلام کے سیاق وسباق اور موقعہ محل وغیرہ میں کوئی نہ کوئی قرینۂ لفظیہ یا عقلیہ پایا جائے۔ جب تک یہ قرائن نہ پائے جائیں ان صیغوں سے معنی حقیقی ہی مراد ہوگا معنی مجازی نہیں۔ مثلاً دعا کا معنی جیسے "**رب اوزعنی ان اشکر نعمتك**" اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

یہاں اوزع صیغہ امر ہے مگر معنی امر کا نہیں بلکہ دعا کا ہے کیونکہ اس کلام کا مضمون اور اس کے قائل حضرت سلیمان علیہ السلام پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس صیغہ سے طلب الفعل تو ہوا ہے مگر علیٰ وجہ الاستعلاء نہیں اور استعلاء کا معنی متصور ہی نہیں ہو سکتا کہ ایک نبی کبھی بھی اپنے کو خدا کے مقابل بڑا سمجھے اور مضمون میں اپنے مخاطب یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کی نعمتوں کا اعتراف اور احسان مند بندہ ہونا ظاہر کر کے نعمتوں کی حق شناسی کی مزید توفیق مانگی گئی ہے۔

۲...... التماس جیسے تیرا اپنے ہم عمر کو یوں کہنا **اَعْطِنِی الْکِتَابَ** مجھے کتاب دے۔ یہاں اعطنی امر کا صیغہ ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ اگرچہ اس میں طلب فعل بھی ہے۔ مگر علیٰ وجہ الاستعلاء نہیں البتہ اس میں التماس کا معنی ہے کیونکہ اعطنی کا مخاطب اس متکلم کا رفیق ہے اور جب کوئی رفیق اپنے رفیق سے کوئی کام طلب کرے تو اسے التماس کہا جائے گا۔

۳...... تمنی جیسے **الا ایھا اللیل الطویل الا انجلی ، بصبح وما الاصباح منك بامثل۔**

اے لمبی رات تو جاتی کیوں نہیں کہ صبح آئے اور صبح بھی تیرے مقابلے میں بہتر تو ہے نہیں۔ یہاں بھی **الا انجلی** اگرچہ امر کا صیغہ ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ شاعر امرء القیس کے مخاطب یعنی لیل سے فعل کو طلب کیا جانا ہی ممکن نہیں ہے اور

یا انجلاء لیل اور اس کے نتیجے میں وصال یار کا ہونا شاعر کی ایسی محبوب شئے ہے جس کے حصول کی یہ شاعر امید نہیں کرتا لہٰذا یہ تمنی کے مجازی معنی میں ہوگا۔

۴...... ارشاد و نصیحت جیسے **اذا تداینتم بدین الیٰ اجل مسمّی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل** یہاں بھی **فاکتبوہ** کا صیغہ اگرچہ امر کا ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ جمیع دیار اسلام میں اکثر و بیشتر مسلمان ادھار کا لین دین بغیر کتابت واشتہار کے کرتے ہیں اور اس طرح کیا جانا اس بات پر اجماع کہا جائے گا کہ یہ صیغہ اپنے حقیقی معنی میں وارد نہیں ہوا ہے بلکہ اس بات کی تعلیم وارشاد کے لئے ہے کہ اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے گا تو اس کا فائدہ مخلوق کو ان کی دنیا ہی میں مل جائے گا اور اس کے فاعل کو اخروی فائدہ نہیں ہوگا۔ الا یہ کہ اس کی نیت امتثال امر کی ہو۔

۵...... تہدید جیسے **اعملوا ماشئتم** یہاں بھی **اعملوا** کا صیغہ امر کے حقیقی معنی میں نہیں ہے کہ ملحدین فی الآیات کو چھوٹ دے دی گئی ہو کہ آیات اللہ میں الحاد وکجی تلاش کرتے رہو کیونکہ سچے کلام میں کجی تلاش کرنا امر مکروہ ہے جو اللہ کو ناپسند ہے اور ناپسندیدہ کام کا اللہ تعالیٰ حکم نہیں دے سکتا۔ جبکہ اسی آیت کا اگلا ٹکڑا **انہ بما تعملون بصیر** اور **لا یخفون علینا** کا قرینہ بتا رہا ہے کہ ٹیڑھی چال چلنے والوں کو اللہ خوب جانتا ہے اور وہ اپنے اسی علم کے مطابق ان کو سزا دے گا۔ لہٰذا یہ تہدید کے مجازی معنی میں ہوگا۔

(۳) **امر کے صیغے مع امثلہ:۔** امر کے چار صیغے ہیں (۱) فعل امر جیسے "**خذ الکتاب بقوۃ**" (۲) مضارع جس کے ساتھ لام امر لگا ہوا ہو جیسے **لینفق ذوسعۃ من سعتہ** (۳) اسم فعل امر جیسے **حی علی الفلاح** (۴) وہ مصدر جو فعل امر کا نائب ہو جیسے **سقیا فی الخیر۔**

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اِذَا اُرِیْدَ اِفَادَةُ السَّامِعِ حُکْماً فَاَیُّ لَفْظٍ یَدُلُّ عَلیٰ مَعْنیً فِیْهِ فَالْاَصْلُ ذِکْرُہٗ وَاَیُّ لَفْظٍ عُلِمَ مِنَ الْکَلَامِ لِدلالَةِ بَاقِیْهِ عَلَیْهِ فَالْاَصْلُ حَذْفُهٗ وَاِذَا تَعَارَضَ هٰذَانِ الْاَصْلَانِ فَلَا یُعْدَلُ عَنْ مُقْتَضٰی احدھما اِلیٰ مُقْتَضَی الْاٰخَرِ اِلَّا لِدَاعٍ.

عبارت مذکورہ کی تشریح کریں، اعراب لگائیں، دواعی حذف میں سے کم سے کم پانچ کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت مذکورہ کی تشریح (۳) پانچ دواعی حذف کا ذکر مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مر فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔ مذکورہ بالا عبارت دواعی ذکر وحذف کے بیان میں مقدمہ وتمہید ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کسی بھی کلام میں مسند یا مسند الیہ یا مفعولات، متعلقات ودیگر قیودات کو ذکر کرنا یا حذف کرنا دونوں کی افادیت ہے۔

www.Bhalli.Info

کوئی بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ البتہ اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کس جگہ پر کس لفظ کو ذکر کیا جائے اور کس لفظ کو حذف کیا جائے۔ تو اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لفظ خود اپنے معنی پر دلالت کرے اس کا ذکر کرنا اصل ہے۔ اور جو لفظ بقیہ کلام کے اس پر دلالت کرنے کی وجہ سے کلام سے سمجھا جائے اس کا حذف کرنا اصل ہے۔

اور جب ذکر و حذف کے دونوں دواعی و اسباب جمع ہو جائیں یا متعارض ہو جائیں تو پھر کسی داعی اور سبب کے بغیر ایک کے مقتضی سے دوسرے کے مقتضی کی طرف اعراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) پانچ دواعی حذف کا ذکر مع امثلہ:۔ ۱......حذف کا پہلا داعی و سبب "اخفاء الامر عن غیر المخاطب" ہے یعنی مخاطب کے علاوہ کسی دوسرے کو بات کا علم نہ ہو سکے جیسے "اقبل" (وہ آ گیا) آپ نے فاعل کو حذف کر دیا کہ مخاطب کو تو معلوم ہے کہ کسی نے آنا تھا، البتہ دیگر لوگوں پر بات مخفی رہ گئی۔

۲......حذف کا دوسرا داعی و سبب "تاتی الانکار عندالحاجة" ہے یعنی بوقتِ ضرورت انکار کی گنجائش باقی رہے جیسے کسی کا مجلس میں ذکر ہو رہا تھا آپ نے کہا "لئیم خسلیس" (وہ کمینہ و ذلیل ہے) یہاں آپ نے مبتدا کو حذف کر دیا کہ اگر اس شخص کو علم ہو جائے تو آپ یہ کہہ سکیں کہ میں نے آپ کا نام ہی نہیں لیا تھا تو یہاں انکار کی گنجائش کی وجہ سے مبتدا کو حذف کر دیا گیا۔

۳......حذف کا تیسرا داعی و سبب "تنبیه علی تعیین المحذوف" ہے یعنی محذوف کے متعین ہونے کی وجہ سے اسے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے "خالق کل شیئ" (وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے) یہاں پر لفظ اللہ کو حذف کر دیا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ کل کائنات کا خالق اللہ ہی ہے گویا خالق متعین ہے۔

۴......حذف کا چوتھا داعی و سبب "اختبار تنبه السامع" ہے یعنی سامع کی عقل کے امتحان و آزمائش کیلئے بھی لفظ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے "نوره مستفاد من نور الشمس وواسطة عقد الکواکب" (اس کا نور سورج کے نور سے حاصل شدہ ہے اور وہ موتیوں کی لڑی کا درمیانی بڑا موتی ہے) یہاں پر مبتدا "القمر" کو حذف کر دیا اور خبر کو ذکر کر دیا کہ مخاطب میں کچھ عقل و سمجھ ہے یا نہیں، اسکو کچھ پتہ چلتا ہے یا نہیں، تو آپ نے اس آزمائش و امتحان کے لئے مبتدا القمر کو حذف کر دیا۔

۵......حذف کا پانچواں داعی و سبب "ضیق المقام" ہے یعنی مقام اور وقت کی نزاکت و تنگی کی وجہ سے بھی لفظ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے "قال لی کیف انت قلت علیل" (اس نے کہا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ بیمار ہوں) یہاں پر "علیل" کا مبتدا "انا" محذوف ہے کیونکہ یہاں پر متکلم بیمار ہے اور وہ بات چیت پر بمشکل قادر ہے تو اس سے کسی نے پوچھا کیف انت" تو متکلم نے "انا" کو حذف کرتے ہوئے صرف "علیل" کہہ دیا۔

«الشق الثانی»...... **والقصر الاضافی ینقسم باعتبار حال المخاطب الیٰ ثلاثة اقسام.** قصر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ذکر کرنے کے بعد قصر اضافی کی تینوں قسموں کی وضاحت مثالوں کے ساتھ

کریں۔ نیز طرق قصر ذکر کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قصر کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) قصر اضافی کی تینوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ (۳) طرق قصر مع امثلہ۔

«جواب»......(۱ تا ۳) قصر کی لغوی و اصطلاحی تعریف، قصر کی تینوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ، طرق قصر مع امثلہ:۔ **کما مر فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔**

«السوال الثالث» ۱۴۲۰ھ

«الشق الاوّل»...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت بطرز صاحب کتاب تحریر کریں۔ **ذکر الخاص بعد العام، ذکر العام بعدالخاص، الایضاح بعد الابهام، التوشیح، الاعتراض، الایغال.**

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں فقط مندرجہ بالا اصطلاحات کی وضاحت بطرز صاحب کتاب مطلوب ہے۔

«جواب»......مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت:۔ "**ذکر الخاص بعد العام**" یعنی پہلے عام کو ذکر کیا جائے پھر خاص کو لایا جائے جیسے۔ **اجتهدوا فی دروسکم واللغة العربية** (اے بچو تم اپنے اسباق اور عربی زبان و ادب کے سبق میں محنت کرو) دیکھیے اس مثال میں جب استاذ نے **اجتهدوا فی دروسکم** کہا تو دروس کے لفظ میں دیگر اسباق کے ساتھ نحو، صرف، عربی زبان وغیرہ پڑھائے جانے والے تمام اسباق بھی شامل تھے تاہم **اللغة العربية** کا خاص لفظ بڑھا کر اپنے کلام کو مطنب کیا اور یہ بے فائدہ نہیں بلکہ اس طرح کر کے اس متکلم نے اس بات پر تنبیہ کر دی کہ عربی زبان کا سبق دوسرے اسباق کے مقابلے میں افضل ہے۔ حتی کہ یہ سبق اپنی فضیلت و خصوصیت کی وجہ سے ایک مستقل علیحدہ جنس ہو گئی ہے۔ جو اپنے ماسبق اسباق سے جدا ہے کیونکہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغایرت ہوتی ہے۔

ذکر العام بعد الخاص:۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات** اس میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے اصالۃً اور خصوصیت کے ساتھ فرمایا اور ظاہر ہے کہ آپ عام مؤمنین کے زمرے میں بھی تعمیماً شامل ہوں گے کیونکہ مؤمنین میں سے ایک فرد آپ بھی ہیں اس طرح دو مرتبہ آپ کا ذکر آیا اور اس کے نتیجے میں خاص کی اہمیت اور بقیہ افراد کے عموم کا فائدہ حاصل ہوا۔

ایضاح بعدالابهام:۔ کبھی کلام میں اس طرح اطناب ہوتا ہے کہ پہلے ایک شیئ کو مبہم طور پر ذکر کیا جائے، بعد ازاں اس ابہام کا ازالہ کر کے وضاحت کی جائے، تا کہ ایک بات دو مرتبہ ذکر ہونے کی وجہ سے مخاطب کے ذہن میں پختہ ہو جائے اور دو مرتبہ اس طرح کہ اولاً **مجملا وابهاماً** اور دوسری مرتبہ **ایضاحاً وتفصیلاً** ذکر کیا جائے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ **امدکم بما تعلمون امدکم بانعام وبنین** (اللہ نے تمہیں ایسی مدد سے نوازا جسے تم جانتے ہو اس نے تمہیں نوازا مویشیوں اور بیٹوں کے ذریعے) اس مثال میں انعام و بنین کا دو مرتبہ ذکر آیا۔ پہلی مرتبہ **ماتعلمون** کہہ کر اجمالی طور پر اور دوسری دفعہ وضاحت اور تفصیل کی صورت میں اور اس طرح کرنے کی وجہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخاطبین

www.Bhalli.Info

دلوں میں اپنی نعمتوں کے احسان کے مضمون کو پختہ کر دیا ہے۔

التوشیع:۔ کبھی کسی کلام کے اخیر میں مثنیٰ کو لایا جائے پھر اسکی دو مفرد کے ذریعے تفسیر کی جائے۔ جیسے شاعر کا یہ
ر ہے۔

اَمْسِیْ وَاُصْبِحُ مِنْ تَذْکَارِکُمْ وَ صِبَاءٍ یَرْثِیْ لِیَ الْمُشْفِقَانِ الْاَھْلُ وَالْوَلَدُ۔

(میری صبح اور شام تیری یاد اور محبت میں ایسی گزرتی ہے کہ مجھ پر میرے دو مہربان رحم کھاتے ہیں۔ یعنی میری بیوی
اولاد) اس مثال میں المشفقان مثنیٰ ہے، جس کی تفسیر دو مفرد یعنی الاھل والولد نے کی ہے۔

الاعتراض:۔ یعنی کسی ایک جملے کے بعض اجزاء یا معنوی اعتبار سے مربوط دو جملوں کے درمیان کسی ایک لفظ یا
لے کو داخل کیا جائے جس کا کوئی محل اعراب نہ ہو جیسے عوف بن محلم شیبانی کا شعر ہے۔

اِنَّ الثَّمَانِیْنَ وَبُلِّغْتَھَا قَدْ اَحْوَجَتْ سَمْعِیْ اِلٰی تَرْجُمَانِ

(میری اسی سالہ عمر نے اللہ تعالیٰ تجھے بھی اتنی لمبی مدت عطا فرمائے میرے کان کو ایک ترجمان رکھنے پر مجبور کر دیا
ہے) یہ مثال ایک جملے کے اجزاء کے درمیان کسی ایک جملے کے داخل ہونے کی ہے اور وہ اس طرح کہ ان حرف مشبہ بالفعل
ان کے اسم و خبر سے بننے والے ایک جملے کے بیچ میں وبلغتھا کا جملہ معترض ہو گیا ہے۔ اور دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

ویجعلون للہ البنات سبحنہ ولھم مایشتھون

(اور کفار مکہ اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ اس سے منزہ و منزہ ہے اور اپنے لئے جو ان کا دل چاہے یعنی
کے) یہ مثال معنوی اعتبار سے مربوط دو جملوں کے درمیان کسی جملے کے معترض ہونے کی ہے۔ یعنی سبحانہ، کا جملہ باہم
ربوط دو جملوں کے درمیان داخل ہو گیا ہے۔

الایغال:۔ کلام کو کسی ایسے لفظ پر ختم کرنے کو کہتے ہیں جو کسی ایسی غرض کا فائدہ دے کہ اس کے بغیر بھی معنی
حاصل ہو رہا ہو جیسے خنساء کا یہ شعر ہے۔

وَاِنَّ صَخْرًا لَتَأْتَمُّ الْھُدَاۃُ بِہٖ ، کَاَنَّہٗ عَلَمٌ فِیْ رَأْسِہٖ نَارٌ

(بیشک صخر (یعنی میرے بھائی) کی پیروی کرتے ہیں رہبر لوگ بھی گویا کہ وہ ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ
جل رہی ہو) اس مثال میں علم کا ذکر آیا ہے اور علم ایسے پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی چوٹی پر آگ روشن ہو اور اگر اتنے پر اکتفاء کیا
جاتا تو بھی مقصود تو پورے طور پر ادا ہو رہا تھا۔ مگر پھر بھی فی راسہ نار کہہ کر اس کے بھائی کی رہنمائی اور اضاءت نور کی صفت میں
مبالغہ کی زیادتی کر دی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......

نحن بما عندنا وانت بما عندک راض والرأی مختلف
والذی حارت البریۃ فیہ حیوان مستحدث من جماد

ان الذین ترونھم اخوانکم یشفی غلیل صدورھم ان تصرعوا

مذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ اور محل استشہاد کو واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مذکورہ اشعار کا ترجمہ (۲) محل استشہاد کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مذکورہ اشعار کا ترجمہ:۔ ہم اپنی رائے سے راضی ہیں اور تو اپنی رائے پر خوش ہے، حالانکہ دونوں رائیں الگ الگ ہیں۔ اور وہ چیز جس میں کل مخلوق اختلاف کر رہی ہے وہ ایک ایسا جانور ہے جو مٹی سے پیدا ہونے والا ہے۔ جن کو تم اپنا بھائی خیال کرتے ہو ان کے دلوں کی پیاس تو تب بجھے گی جب تم پچھاڑے جاؤ (یعنی تم پر مصیبت آئے)۔

(۲) محل استشہاد کی وضاحت:۔ پہلے شعر میں نحن بما عندنا کے بعد راضون کا لفظ حذف ہے اور اس پر قرینہ "عندک راض" کے الفاظ ہیں، یہ حذف لفظ کا ایک سبب نظم کے وزن یا نثر کے جملوں کے آخری حرف کی رعایت کرتے ہوئے کسی لفظ کو حذف کرنے کی مثال ہے۔ تو اگر اس شعر کے پہلے جملہ میں راضون کو ذکر کر دیتے تو وزن شعر باقی نہ رہتا۔

دوسرا شعر تقدیم وتاخیر کے اسباب میں سے تشویق یعنی مخاطب وسامع کو مقدم کردہ کلام کے ذریعہ مابعد والی کلام کی طرف شوق ورغبت دلانے کی مثال ہے۔ کہ اس میں شاعر نے پہلے مصرعہ کے ذریعہ لوگوں کو شوق دلا کر اپنی طرف متوجہ کیا کہ سب غور و فکر کر رہے ہیں کہ آخر کونسی ایسی چیز ہے جس میں ساری مخلوق متحیر و پریشان ہے اور باہم نزاع واختلاف کر رہی ہے، تو دوسرا مصرعہ لا کر اس شوق و پیاس کو بجھا دیا کہ وہ انسان کا اپنی قبروں کی بے جان مٹی سے دوبارہ زندہ ہونا ہے، اگر شاعر پہلے مصرعہ کو مؤخر اور دوسرے کو مقدم کر دیتا تو پھر یہ تشویق والا مقصد حاصل نہ ہوتا۔

تیسرا شعر اسم موصول کے استعمال کی مثال ہے کہ اسم موصول کبھی مخاطب کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے بھی آتا ہے جیسا کہ اس شعر میں متکلم شاعر اپنے مخاطبین کو غلطی پر خبردار کر رہا ہے کہ تم دشمن کو دوست اور بدخواہ کو خیرخواہ سمجھ رہے ہو، اگر شاعر اسم موصول کی جگہ دشمنوں کے نام وغیرہ ذکر کرتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

﴿الورقۃ السادسۃ فی الأدب العربی﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ اَوْرَدْتُهٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهٗ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ وَالْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ فَاَلْحَقَ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا، عَلٰى اَنِّيْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِيَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِيْ وَنَضَحَ عَنِّيَ الْمُحِبُّ الْمُحَابِيْ لَا اَكَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْ ذِيْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ.

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور امید کرتا ہوں میں اس بات کی کہ نہ ہو جاؤں میں اس بیہودہ گوئی میں کہ لایا میں جس کو اور اس گھاٹ میں کہ وارد ہوا میں جسمیں شل کر دینے والے کے اپنی موت کو اپنے گھر کے ساتھ اور شل کاٹنے والے کے اپنی ناک کے نرم حصے کو اپنی ہتھیلی سے سو لاحق ہو جاؤں ان لوگوں کیساتھ جو بہت خسارہ پانے والے ہیں از روئے اعمال کے، وہ لوگ کہ ناکام ہو گئی ان کی سعی دنیاوی زندگی میں حالانکہ وہ گمان کرتے ہیں اس بات کا کہ تحقیق وہ اچھا کر رہے ہیں کام کو باوجود اس بات کے کہ تحقیق اگرچہ چشم پوشی کرے گا سمجھدار بہ تکلف غبی بننے والا اور مدافعت کریگا مجھ سے دوست عطیہ دہندہ (لیکن) نہیں قریب ہوں کہ چھٹکارا پالوں ناتجربہ کار جاہل یا کینہ والے بہ تکلف جاہل بننے والے سے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"الهذر" بمعنی بکواس، مصدر (نصر وضرب) بمعنی بیہودہ گوئی کرنا هَذَرَ (سمع) بمعنی کلام کا بیہودہ ہونا۔

"اوردته" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر ایراد (افعال) بمعنی لانا۔

"توردته" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر تورد (تفعل) بمعنی وارد ہونا، اترنا۔

"حتفه" یہ مفرد ہے اس کی جمع حتوت ہے بمعنی موت۔

"والجادع" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر جَدْعًا (فتح) بمعنی کاٹنا۔

"اغمض" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اغماض (افعال) بمعنی نرمی برتنا، چشم پوشی کرنا۔

"المتغابی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر تغابی (تفاعل) بمعنی بہ تکلف غبی اور کند ذہن بننے والا۔

"غُمْر" میم کے سکون اور ضمہ کے ساتھ صیغہ صفت اس کی جمع اغمار ہے بمعنی جاہل ناتجربہ کار۔

"غِمْر" یہ مفرد ہے اس کی جمع غمور ہے بمعنی کینہ، حسد۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذَا اَنْ ارْتِحَالُكَ اَوْ يُنْقِذُكَ مَالُكَ حِيْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ اَوْ يُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُكَ اَوْ يَعْطِفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اهْتِدَائِكَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ وَفَلَلْتَ شَاةَ اعْتِدَائِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کیا گمان کرتا ہے تو اس بات کا کہ عنقریب نفع دے گا تجھ کو تیرا حال جب قریب آجائے گا تیرا کوچ یا بچائے گا تجھ کو تیرا مال، جس وقت کہ ہلاک کریں گے تجھ کو تیرے اعمال یا فائدہ دے گی تجھ کو تیری شرمندگی جبکہ پھسلے گا تیرا قدم یا مہربان ہوگا تجھ پر تیرا قبیلہ جس دن جمع کرے گا تجھ کو تیرا محشر؟ کیوں نہیں چلا تو اپنی ہدایت کے راستے پر اور کیوں نہیں جلدی کی تو نے اپنی بیماری کے علاج میں اور کیوں نہیں کند کر دیا تو نے اپنی زیادتی کی تیزی کو اور کیوں نہیں منع کیا تو نے اپنے نفس کو کیونکہ وہ تیرا بڑا دشمن ہے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"ینقذك" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر انقاذ (افعال) بمعنی بچانا، نجات دلانا۔

"توبقك" صیغہ واحدہ مؤنث غائب بحث مضارع معلوم از مصدر ایباق (افعال) بمعنی ہلاک کرنا۔

"زلت" صیغہ واحدہ مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر زلیلًا وزللًا (ضرب، سمع) بمعنی پھسلنا۔

"یضمك" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر ضمًّا (نصر) بمعنی ملانا۔

"انتهجت" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث ماضی معلوم از مصدر انتهاج (افتعال) بمعنی روش اور طریقہ اختیار کرنا۔

"محجة" بمعنی وسط راہ، مصدر فحجا (فتح) بمعنی راستہ پر چلنا، راستہ کو واضح کرنا۔

"فللت" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث ماضی معلوم از مصدر فلًّا (نصر) بمعنی کند کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾......

اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَرَاقَتْ صُفْرَتُهٗ ۔۔۔ جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ
مَاْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهٗ ۔۔۔ قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهٗ
وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهٗ ۔۔۔ وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهٗ
كَاَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهٗ ۔۔۔ بِهٖ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهٗ

اشعار کا سلیس ترجمہ کرنے کے بعد ان کا پس منظر تحریر کریں، پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار کا پس منظر (۳) پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار کا ترجمہ:۔ وہ کس قدر باعزت ہے (اکرام والا)۔ اس حال میں کہ زرد ہے تعجب میں ڈالتی ہے اس کی زردی، طے کرنے والا ہے آفاق کو دور ہو گیا اس کا سفر، منقول ہے اس کا آوازہ اور اس کی شہرت، بے شک ودیعت رکھ دیئے گئے ہیں غنا کے راز اسکے خطوط، اور ساتھی بن گئی کوششوں کی کامیابی کی اس کی حرکت اور محبوب بنا دیا گیا لوگوں کی طرف اس کا نورجبیں، گویا کہ دلوں سے ہے اس کا اصل ہونا، اسی کے ذریعے حملہ کرتا ہے وہ شخص کہ جمع کرلے اس کو جس کی ہمیانی۔

www.Bhalli.Info

(۲) اشعار کا پس منظر:۔ حارث بن ہمام چند دوستوں کے ہمراہ شعروشاعری کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے کہ اسی دوران بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص (ابوزید سروجی) آیا اور بڑے پردرد فصیح وبلیغ انداز میں اپنی بدحالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کیا، حارث بن ہمام اس سے بڑا متاثر ہوا اور ایک دینار نکال کر اس کے سامنے کیا اور کہا کہ اگر تم نظم میں اس کی تعریف کرو تو یہ دینار تمہارا ہے چنانچہ اس موقعہ پر ابوزید سروجی نے برجستہ دینار کی تعریف میں یہ اشعار پیش کئے۔

(۳) پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب:۔ اکـــرم فعل تعجب ہے بہ میں باء زائدہ ہے اور ضمیر ذوالحال اصفر موصوف راقت صفرته جملہ فعلیہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر حال اوّل جواب آفاق مضاف مضاف الیہ ملکر موصوف، ترامت سفرته جملہ فعلیہ ہوکر صفت، موصوف صفت مل کر حال ثانی، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر فاعل اکرم کا، فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مـاثورة خبر مقدم، سمعتة مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ شهرتة معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء موخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قد برائے تحقیق، اودعت ماضی مجہول سرّ الغنی مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول بہ اور اسرته نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً يَنْشِئُ لِىْ كُلُّ يَوْمٍ نُزْهَةً وَيَدْرَأُعَنْ قَلْبِىْ شُبْهَةً إِلٰى أَنْ جَـدَحَـتْ لَهٗ يَدُ الْإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَأَغْرَاهُ عَـدْمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَ لَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْإِرْفَاقِ إِلٰى مَفَاوِزِ الْآفَاقِ وَنَظَمَهٗ فِىْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الْإِخْفَاقِ فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهٖ۔

عبارت مذکورہ کا واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور ابواب تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی مذکورہ بالا دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور ابواب۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) عبارت کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کے صیغے وابواب:۔

كما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾......

حُيِّيْتُـمْ يَـا أَهْلَ هٰذَا الْمَـنْزِلِ   وَعِشْتُمْ فِىْ خَفْضِ عَيْشٍ خَضِلٍ
مَـا عِـنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ   نِضْوِ سُـرًى خَـابِطِ لَيْلٍ أَلْيَلٍ

جَوِى الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلٍ   مَـاذَاقَ مُذْيَوْمَيْنِ طَعْمَ مَـأْكَلٍ
وَلَالَـهٗ فِـىْ أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْئِلٍ   وَقَدْ دَجَا جُـنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

مذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے، پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی مذکورہ بالا دو امر مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) پہلے دو شعروں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) اشعار کا ترجمہ اور پہلے دو اشعار کی ترکیب:۔

كما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَمْ نَخَلْ أَنَّهٗ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهٗ رِقْبَةَ الْأَعْيَادِ وَنَسْتَطْلِعُهٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ إِلٰى أَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ فَلَمَّا طَالَ أَمَدُ الْإِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِى الْأَطْمَارِ قُلْتُ لِأَصْحَابِىْ قَدْ تَنَاهَيْنَا فِى الْمُهْلَةِ وَتَمَادَيْنَا فِى الرِّحْلَةِ إِلٰى أَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْمَانَ فَتَأَهَّبُوْا لِلظَّعْنِ وَلَاتَلْوُوْا عَلٰى خَضْرَاءِ الدِّمَنِ۔

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں، عبارت میں جمع کا مفرد اور مفرد کی جمع تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی مذکورہ بالا دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت میں جمع کا مفرد اور مفرد کی جمع۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔

كمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

(۲) عبارت میں جمع کا مفرد اور مفرد کی جمع:۔

"اھلة" یہ ھلال کی جمع ہے بمعنی چاند۔

"اعیاد" اصل میں اعواد تھا یہ عید کی جمع ہے۔

"طلائع" یہ طلیعہ کی جمع ہے بمعنی مخبر۔

"الرواد" یہ رائد کی جمع ہے بمعنی پانی گھاس کو تلاش کرنے والا، جستجو کرنے والا۔

"جُرُف" یہ مفرد ہے اس کی جمع اجراف اور جروف ہے بمعنی دن کا کنارہ۔

"یوم" یہ مفرد ہے اس کی جمع ایام ہے بمعنی دن و مطلق وقت۔

"اطمار" یہ طِمْر کی جمع ہے بمعنی پرانا کپڑا۔

"اصحاب" یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی و ہمنشین۔

☆☆☆☆☆

www.Bhalli.Info

بالغ کی نفل نماز سے ادنیٰ وکمتر ہے کیونکہ بچہ نفل شروع کر کے فاسد کردے تو بالاتفاق اسپر قضاء واجب نہیں ہے اور اگر بالغ آدمی نفل شروع کر کے فاسد کردے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ قوی کی بناء ضعیف پر نہیں کی جاتی پس بالغ کے نفل کی اقتداء بھی بچہ کے نفل کے پیچھے جائز نہیں ہے۔

اور مشائخ بلخ کے قیاس کا جواب یہ ہے کہ بالغ کے بچہ کی اقتداء کرنے کو ظان کی اقتداء پر قیاس کرنا فاسد ہے کیونکہ بالغ اور نابالغ کی نماز متحد نہیں ہے کیونکہ فساد کی صورت میں بالغ پر قضاء واجب ہے اور بچہ پر قضاء واجب نہیں ہے جبکہ ظان اور اسکی اقتداء کرنے والے کی نماز متحد ہے کیونکہ ظن ایک عارضی چیز ہے لہٰذا اسکو معدوم قرار دے دیا جائے تو اب دونوں کی نماز متحد ہے کہ فساد کی صورت میں دونوں پر قضاء واجب ہے لہٰذا نماز مظنونہ پر تمہارا بچہ کی امامت کو قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... والزکوة عند ابی حنیفة وابی یوسفؒ فی النصاب دون العفو

اشرحی المسئلة بوضوح واذکری فیها اختلاف الائمة بادلتهم حسب بیان صاحب الهدایة.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) مسئلہ کی تشریح (۲) اختلاف ائمہ مع الدلائل۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) مسئلہ کی تشریح واختلاف ائمہ مع الدلائل :۔

کما مر فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... الصوم ضربان واجب ونفل والوجب ضربان منه مایتعلق بزمان بعینه کصوم رمضان والنذرالمعین فیجوزبنیة من اللیل وان لم ینوحتی اصبح اجزأته النیة مابینه وبین الزوال وقال الشافعیؒ لایجزیه۔

اشرحی العبارة ثم اذکر اختلاف الشافعی ودلیله ۔ رجحی مذهب السادة الحنفیة فی ضوء الادلة.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) امام شافعیؒ کا اختلاف مع الدلائل (۳) مذہب احناف کی ترجیح۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کی تشریح :۔ اس عبا - میں روزہ کی اقسام کا ذکر ہے کہ روزہ کی ابتدائی طور پر دو قسمیں ہیں واجب اور نفل پھر واجب کی بھی دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ واجب ہے جو متعین زمانہ کے ساتھ متعلق ہے یعنی جس کا زمانہ اور تاریخ وغیرہ متعین ہو جیسے رمضان کے روزوں کی تاریخ متعین ہے اسی طرح متعین تاریخ میں روزہ کی نذر مانا تو فرمایا کہ واجب کی یہ قسم رات کو نیت کرنے سے بھی صحیح ہو جائے گی اور اگر رات کو نیت نہ کی تو زوال سے پہلے پہلے نیت کرنے سے روزہ صحیح ہو جائے گا جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک رات کو نیت کرنا ضروری ہے صبح ہونے کے بعد نیت کرنا صحیح نہ ہوگا۔

(۲) امام شافعیؒ کا اختلاف مع الدلائل :۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

(۳) مذہب احناف کی ترجیح :۔ جب احناف کی طرف سے دلائل عقلیہ ونقلیہ پیش کردیئے گئے اور شوافع کے دلائل کا جواب ہو گیا تو مذہب احناف کو ترجیح حاصل ہو گئی۔

﴿الشق الثانی﴾...... ویعتبر فی المرأة ان یکون لها محرم تحج به اوزوج ولایجوزلها ان تحج بغیر هما اذا کان بینها وبین مکة ثلاثة ایام. وقال الشافعیؒ یجوز لها الحج اذا خرجت فی رفقة ومعها نساء ثقات لحصول الامن بالمرافقة.

اشرحی المسئلة مع اختلاف الائمة بادلتهم حسب بیان صاحب الهدایه.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مسئلہ کی تشریح (۲) اختلاف ائمہ مع الدلائل۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) مسئلہ کی تشریح واختلاف مع الدلائل :۔ اگر کسی عورت کے گھر اور مکۃ المکرمہ کے درمیان تین دن یا اس سے زائد کی مسافت ہو تو اس عورت کیلئے محرم یا زوج کے بغیر حج کے سفر پر جانا جائز نہیں ہے البتہ اگر تین دن سے کم مسافت ہو تو پھر زوج اور محرم کے بغیر بھی حج پر جانا جائز ہے۔

دلیل آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے لا تَحُجَّنَّ امرأة الا و معها محرم۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ محرم اور زوج کے بغیر سفر میں فتنہ کا خوف واندیشہ ہے۔

امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ عورت اگر ساتھیوں کے ساتھ سفر حج پر جائے اور اس کے ساتھ ثقہ اور قابل اعتماد عورتیں ہوں تو پھر بھی اسکا سفر حج پر جانا جائز ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم اور شوہر نہ ہو، کیونکہ رفاقت کی وجہ سے امن حاصل ہے۔

ہم اس عقلی دلیل کا جواب یہ دیتے ہیں کہ عورت ناقص العقل والدین ہے اور بغیر محرم کے فتنہ کا اندیشہ ہے تو جب یہ عورتیں ایک سے زائد ہو جائیں گی تو اس سے فتنہ میں اضافہ ہی ہوگا۔ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اسی وجہ سے مرد کا اجنبیہ عورت کے ساتھ جمع ہونا حرام ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ دوسری عورت بھی ہو۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾......الفروض المقدرة فی کتاب الله تعالٰی ستة۔

وہ حصے جو قرآن میں مقرر ہیں ان کو بیان کریں، فروض میں تضعیف وتنصیف کیسے ممکن ہے۔ اب کے احوال وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فروض مقدرہ کی وضاحت (۲) فروض میں تضعیف وتنصیف (۳) اب کے احوال۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱،۲) فروضِ مقدرہ کی وضاحت اور فروض میں تضعیف وتنصیف:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) اب کے احوال:۔

کماسیأتی فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... **الحجب علی نوعین۔**

حجب کی تعریف اوراس کی اقسام ذکر کیجئے، محجوب اور محروم کے درمیان فرق تحریر کریں، ورثاء کا وہ کونسا فریق ہے جو کسی حال میں محجوب نہیں ہوتا۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حجب کی تعریف واقسام (۲) محجوب ومحروم میں فرق (۳) وہ ورثاء جو کبھی محجوب نہیں ہوتے۔

﴿جواب﴾......(۱،۲،۳) حجب کی تعریف واقسام، محجوب ومحروم میں فرق، وہ ورثاء جو کبھی محجوب نہیں ہوتے:۔**کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۸ھ۔**

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **تماثل العددین کون احدهما مساویا للآخر۔**

تماثل، تداخل، توافق اور تباین بین العددین کی تعریف علامہ سراج الدین کے بیان کے مطابق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تماثل، تداخل، توافق، تباین بین العددین کی تعریف مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ اصطلاحات کی تعریف:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل دونوں مسئلوں میں ترکہ ورثاء پر کیسے تقسیم ہوگا۔

(۱) زوج	اختان لاب وأم	اختان لام
(۲) زوج	اختان لاب وأم	أم

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلوں میں ترکہ کی تقسیم مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسئلوں میں ترکہ کی تقسیم:۔

مسئلہ ۶ عول ۹

میت

زوج	اختان لاب وأم	اختان لام
نصف	ثلثان	ثلث
۳	۴	۲

مسئلہ ۶ عول ۸

میت

زوج	اختان لاب وأم	ام
نصف	ثلثان	سدس
۳	۴	۱

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **مَنْ صَالَحَ عَلٰی شَیْئٍ مِنَ التَّرِکَةِ فَاطْرَحْ سِهَامَهٗ مِنَ التَّصْحِیْحِ ثُمَّ اقْسِمْ مَابَقِیَ مِنَ التَّرِکَةِ عَلٰی سِهَامِ الْبَاقِیْنَ کَزَوْجٍ وَّاُمٍّ فَصَالَحَ الزَّوْجُ۔**

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت اور عبارت میں مذکور مسئلہ کی مکمل وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت اور مسئلہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔**کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت اور مسئلہ کی تشریح:۔میت کے انتقال کے بعد کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مستحقین ترکہ میں سے کوئی وارث کسی معلوم ومعین چیز پر مصالحت کرکے اپنے حصہ سے دستبردار ہوجاتا ہے تو ایسی صورت میں کیا کریں گے؟

تو اس عبارت میں اسی کا ذکر ہے کہ مصالح جب وراثت سے مالِ معین کے ساتھ علیحدہ ہوگیا تو اولاً ضابطہ کے مطابق ورثاء کے حصے بنائے جائیں پھر مصالح کا حصہ کاٹ کر مال کو باقی مستحقین کے درمیان تصحیح کے مطابق تقسیم کردیں، مثلاً زوج، ماں اور چچا تھے۔ مسئلہ چھ سے بنا، زوج کو تین ماں کو دو اور چچا کو ایک ملا پھر زوج مہر کے بدلہ جو کہ اس کے ذمہ دَین تھا میراث سے علیحدہ ہوگیا تو اب شوہر کے تین حصہ نکال کر بقیہ جو تین بچے ہیں وہ بقیہ ورثاء کی تصحیح ہے، لہٰذا اب کل مال کے تین حصے کرکے ماں کو دو اور چچا کو ایک مل جائیگا۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل مسئلہ میں ترکہ ورثاء پر کیسے تقسیم ہوگا۔

رجل مات وخلف زوجة واربع جدات وست اخوات لأم۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......مذکورہ بالا مسئلہ میں ورثاء پر ترکہ کی تقسیم مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسئلہ میں ترکہ کی تقسیم:۔

مسئلہ ۱۲ بعد الرد ۴ مضروب ۱۲ تصحیح ۴۸ من ید ۳۲

میت

زوجہ	جدات ۴	اخوات لام ۶
ربع	سدس	ثلث
۱/۱۲	۱/۱۲	۲/۲۴

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الخامسه فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **ففصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف ومخالفة القياس والغرابة.**

فصاحت کی کتنی قسمیں ہیں۔ تنافر حروف مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) فصاحت کی اقسام (۲) تنافر حروف مخالفت قیاس، غرابت کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) فصاحت کی اقسام:۔ فصاحت کا لغوی معنی ظاہر ہونا اور واضح ہونا ہے اور فصاحت کی تین اقسام ہیں اور ایسی کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہے جو ان تمام اقسام کو شامل ہو۔ اس لئے اس کی تینوں قسموں کی تعریف ذکر کرتے ہیں تو فصاحت کی تین اقسام ہیں فصاحت الکلمہ، فصاحت الکلام، فصاحت المتکلم۔

فصاحت الكلمه: یہ ہے کہ کلمہ تنافر حروف مخالفتِ قیاسِ لغوی اور غرابت فی السمع سے محفوظ ہو، یعنی وہ کلمہ زبان پر ثقیل بھی نہ ہو۔ علم صرف ولغت کے قواعد کے خلاف بھی نہ ہو اور اس کے معنی حقیقی کی طرف ذہن آسانی سے منتقل ہو جائے۔

فصاحت الكلام: یہ ہے کہ کلام کلمات کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ تنافرِ کلمات مجتمعہ اور ضعفِ تالیف اور تعقید سے خالی ہو یعنی اس کلام کے تمام کلمات فصیح ہوں اور اس میں ایسے کلمات بھی جمع نہ ہوں جن کا اجتماع زبان پر ادائیگی کو دشوار بنا دے اور وہ کلام مشہور نحوی قانون کے خلاف بھی نہ ہو اور لفظی ومعنوی پیچیدگی سے بھی وہ خالی ہو، جب یہ تمام باتیں پائی جائیں گی اس وقت وہ کلام فصیح ہوگی۔

فصاحت المتكلم: جس متکلم میں یہ ملکہ یعنی صلاحیت وقابلیت ہو کہ وہ کسی بھی قسم کی غرض کو فصیح کلام کے ذریعہ ادا کر سکے تو اسے متکلمِ فصیح کہیں گے اور اس صلاحیت کو **فصاحت المتكلم** کہیں گے۔

(۲) تنافر حروف مخالفت قیاس، غرابت کی تعریف مع امثلہ:۔

تنافر حروف، تنافر یہ نفرت سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایک ہی کلمہ میں ایسے حروف جمع ہو جائیں جن کے اجتماع سے زبان پر ان کی ادائیگی اور تلفظ میں ثقل پیدا ہو جائے جیسے **ظش** (کھردری جگہ) **هعخع** (اونٹوں کی گھاس) اور **نقاخ** (صاف وشیریں پانی) **مستشزر** (بٹی ہوئی چیز) یہ ایسے کلمات ہیں کہ باذوق آدمی انہیں زبان پر ثقیل اور دشوار سمجھے گا۔ لہٰذا یہ کلمات فصاحت سے خارج ہو گئے۔

مخالفتِ قیاس:۔ کسی کلمہ میں علم صرف ولغت کے قوانین کی رعایت نہ کی گئی ہو بلکہ اس کی خلاف ورزی ہوگئی ہو۔

جیسے متنبی کے اس شعر میں۔

فَإِنْ يَكُ بَعضُ النَّاسِ سَيفاً لِدَوْلَةٍ   فَفِي النَّاسِ بُوْقَاتٌ لَهَا وَطُبُوْلٌ

اس میں بُوق کی جمع بُوقات کی صورت میں جولائی گئی ہے یہ خلاف قیاس ہے کیونکہ شاعر نے بُوق کی جمع قلت لاتے وقت اس کے وزن **اَفْعَال** کی رعایت نہ کی اور ابواق نہ کہا حالانکہ یہاں شاعر جمع قلت ہی بتانا چاہتا ہے کیونکہ بعض الناس کا لفظ قلت پر دال ہے۔

اور مخالفت قیاس کی دوسری مثال **مَوْدَدَة** ہے۔ جو اس شعر میں ہے۔

اِنَّ بَنِيَّ لَلِئَامٌ زَهَدَهْ   مَالِيَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ مَوْدَدَهْ

یہ لفظ فک ادغام کی صورت میں شاعر نے استعمال کیا ہے حالانکہ علم صرف کے مشہور قاعدۂ مضاعف کے مطابق مَوَدَّة کہنا چاہیے تھا۔

غرابت فی السمع:۔ ایسا کلمہ کہ اس کے معنی حقیقی کی طرف ذہن آسانی اور سہولت سے منتقل نہ ہو کیونکہ لوگ اسے کثرت سے استعمال نہ کرتے ہوں اور نہ عموماً وہ لوگوں کے سننے میں آتا ہو نتیجتاً لغت کی بڑی کتابوں اور ڈکشنریوں کی طرف مراجعت کرنی پڑے جیسے **تَكَأْكَأَ** (جمع ہوا) **افرنقع** (لوٹا) **اِطْلَخَمَّ** (دشوار ہوا) یہ تینوں وحشی اور غیر ظاہر المعنی ہیں اور ان ہی معانی کو ادا کرنے کے لئے **اجتمع، انصرف، اشتد** کثیر الاستعمال اور واضح المعنی ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... **اَلْخَبَرُ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً اَوْ اِسْمِيَّةً وَالْاُوْلٰى مَوْضُوْعَةٌ لِاِفَادَةِ الْحُدُوْثِ فِيْ زَمَنٍ مَخْصُوْصٍ مَعَ الْاِخْتِصَارِ وَقَدْ تُفِيْدُ الْاِ سْتِمْرَارَ التَّجَدُّدِيَّ بِالْقَرَائِنِ اِذَا كَانَ الْفِعْلُ مُضَارِعًا كَقَوْلِ طَرِيْفٍ.**

اَوَكُلَّمَا وَرَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ   بَعَثُوْا اِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ.

عبارت پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کیجئے۔ عبارت کی تشریح کیجئے۔ فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کیا ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کی تعریف۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ جملہ خبریہ یا تو جملہ فعلیہ ہوگا یا جملہ اسمیہ، پھر پہلا (جملہ فعلیہ) اس غرض سے وضع کیا گیا ہے کہ وہ مختصر طور پر خاص زمانے میں کسی چیز کے ظاہر ہونے کا فائدہ دے اور کبھی استمرار تجددی کا فائدہ بھی دیتا ہے جبکہ فعل اس جملہ میں مضارع ہو جیسا کہ طریف شاعر کا قول "اوکلما وردت الخ" جب کبھی میلۂ عکاظ میں کوئی قبیلہ اترتا ہے تو وہ میری جانب اپنے نمائندے کو بھیجتے ہیں جو مجھے بار بار دیکھتا رہتا ہے اور میرے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں جملہ خبریہ کی اقسام کا بیان ہے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں، ایک جملہ

www.Bhalli.Info

فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ۔ پھر جملہ فعلیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جملہ فعلیہ اختصار کے ساتھ ماضی، حال، مستقبل میں سے کسی مخصوص زمانے میں حدوث ووقوع فعل کا فائدہ دینے کے لئے وضع کیا گیا ہے اس تعریف میں مع الاختصار کی قید زید قائم الاٰن یا زید قائم امس یا زید قائم غدا جیسی مثالوں سے احتراز کرنے کیلئے بڑھائی گئی ہے۔ جہاں حدوث فی زمن مخصوص تو معلوم ہوتا ہے مگر ان میں "قام زید یا یقوم زید" جیسا اختصار نہیں ہے۔ البتہ کبھی قرائن کی موجودگی میں استمرار تجددی کا بھی فائدہ دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس جملہ فعلیہ میں استعمال ہونے والا فعل صیغہ ماضی نہ ہو بلکہ مضارع ہو جیسے طریف کا یہ شعر ہے۔

اوکلما وردت عکاظ قبیلة بعثوا الیّ عریفهم یتوسّمُ

دیکھئے اس شعر میں یتوسم ایک جملہ فعلیہ ہے، اس سے کوئی مخصوص زمانہ مراد نہیں بلکہ اس سے استمرار تجددی کا فائدہ حاصل ہوا ہے۔

(۳) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کی تعریف:۔ فائدۃ الخبر اس خبر کو کہتے ہیں جس میں مخبر اپنی خبر کے ذریعہ مخاطب کو اس حکم کا فائدہ پہنچانا چاہتا ہے جو جملہ میں متضمن ہوتا ہے اور جس پر جملہ مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے اگر ہم کہیں حضرا لامیر امیر آ گئے تو اس خبر کے ذریعے ہم نے مخاطب کو امیر کے آنے کے حکم کا فائدہ پہنچا دیا اور آنے نہ آنے کے بارے میں مخاطب کی جہالت کو دور کر دیا۔ ہم اس حکم کو فائدۃ الخبر کا نام دیں گے۔

اور لازم فائدۃ الخبر میں مخاطب کو اس بات کا فائدہ پہنچانا ہوتا ہے کہ مخاطب کی طرح متکلم بھی اس خبر سے واقف کار ہے۔ جیسے انت حضرت امس تو کل آیا۔ دیکھئے اس خبر کے ذریعے اس متکلم نے مخاطب کے لئے کوئی نئی بات نہیں بتائی اور اس کی کوئی جہالت دور نہیں کی بلکہ متکلم اس خبر سے پہلے ہی سے واقف کار ہے۔ کیونکہ وہ خود ہی تو آنے والا ہے۔ البتہ متکلم نے اپنی واقفیت جتلائی ہے، تو متکلم کے اس خبر سے واقف کار ہونے کو لازم فائدۃ الخبر کہیں گے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾......واما النهی فهو طلب الکف عن الفعل علیٰ وجه الاستعلاء، وَلهٗ صیغة واحدة وهی المضارع مع لا الناهیة کقوله تعالیٰ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها۔ وقد تخرج صیغته عن معناها الا صلی الیٰ معان اخرتفهم من المقام والسیاق.

عبارت کی وضاحت کے ساتھ تشریح کیجئے۔ وہ کون سے معانی ہیں جن کی طرف صیغہ نہی معنی اصلی سے نکل کر مستعمل ہوتا ہے ان کو مثالوں سمیت ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) صیغۂ نہی کے مجازی معانی مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کی تشریح:۔ نہی کی تعریف کر رہے ہیں کہ اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کام سے رکنے کو طلب کرنا اور اس کے لئے ایک صیغہ ہے اور وہ مضارع بالائے نہی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ولا تفسدوا

فی الارض بعد اصلاحها اور زمین میں بعد اس کے کہ درستگی کر دی گئی فسادمت پھیلاؤ اور کبھی صیغہ نہی بجائے اپنے اصلی وحقیقی معنی کے دوسرے مجازی معانی میں بھی مستعمل ہوتے ہیں جو سیاق کلام اور قرائن احوال سے سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) صیغۂ نہی کے مجازی معانی مع امثلہ:۔

۱......دعا جیسے لاتشمت بی الاعداء مجھ پر دشمنوں کو مت ہنساؤ۔

۲......التماس جیسے تیرا اپنے برابر کے ساتھی کو یہ کہنا کہ لاتبرح من المکان حتی ارجع الیك تو یہاں سے نہ ہٹنا جب تک میں تیرے پاس لوٹ کے نہ آؤں۔

۳......تمنی جیسے یـالیل طُلْ یا نوم زُلْ یا صبح قِفْ لاتطلع اے رات لمبی ہو جا اے نیند اڑ جا اے صبح ٹھہر جا مت نکل۔

۴......تہدید یعنی ڈرانا، دھمکانا، جیسے تیرا اپنے نوکر کو یہ کہنا۔ لا تطع امری تو میری اطاعت نہ کر۔

﴿الشق الثانی﴾......وَاَمَّا اِسْمُ الْاَشَارَةِ فَیُؤْتٰی بِهٖ اِذَا تَعَیَّنَ طَرِیْقًا لِاُ حْضَا رِمَعْنَاهُ کَقَوْلِكَ بِعْنِیْ هٰذَا مُشِیْرًا اِلیٰ شَیْئٍ لَا تَعْرِفُ لَهٗ اِسْمًا وَّلَا وَصْفًا اَمَّا اِذَ الَمْ یَتَعَیَّنْ طَرِیْقًا لِذَالِكَ فَیَکُوْنُ لِاَغْرَاضٍ اُخْریٰ کَاْ ظْهَارِ الْاِسْتِغْرَابِ۔

کَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ اَعْیَتْ مَذَاهِبُهٗ وَجَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوْقًا

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ عبارت کی وضاحت کے ساتھ تشریح کیجئے۔ اس بیت کے بعد جو بیت مذکور ہے اس کو ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) مابعد والے بیت کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اسم اشارہ یہ اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے اور تصور جمانے کے لئے بطور ایک طریقے کے متعین ہو جائے۔ جیسے تیرا قول بعنی هٰذا مجھے یہ چیز بیچ جبکہ تو اس چیز کے نام یا صفت سے واقف نہ ہو بہ خلاف جب وہ بطور کسی ایک طریقے کے اس کے لئے متعین نہ ہو تو وہ دوسرے مقاصد و اغراض کے لئے ہوگا۔ جیسے غرابت وندرت کا اظہار مقصود ہو جیسے کم عاقل عاقل الخ کتنے ہی کامل عقلمندوں کو ان کے کسب معاش کے طریقوں نے تھکا دیا ہے اور کتنے ہی پکے جاہلوں کو تو خوشحال و مالدار پائے گا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی تیسری قسم اسم اشارہ ہے کلام میں اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جبکہ ذہن سامع میں اس کا تصور جمانے کے لئے بحیثیت ایک طریقہ اور ذریعہ کے متعین ہو جائے یعنی اس کے علاوہ تعیین لفظ کا کوئی ذریعہ ممکن نہ ہو جیسے ایک شخص کوئی خاص چیز خریدنا چاہتا ہے۔ مگر اس کا نام، علَم، وصف وغیرہ کچھ جانتا نہیں ہے۔ اور کسی دکان پر وہ شیئ سامنے رکھی ہوئی اس نے دیکھ لی تو اب ظاہر ہے کہ وہ شخص اس شیئ کی جانب اشارہ کر کے ہی کہے گا۔ بعنی

www.Bhalli.Info

ھذا یہ چیز مجھے بیچ دو یہ متکلم اس بائع کے ذہن میں اس شیئ کا معنی اور تصور لانے کے لئے ھذا کی جانب اس وجہ سے مجبور ہوا ہے کہ یہ ناواقف شخص اس کے علم اور دوسرے کسی وصف کو نہیں جانتا۔

اسم اشارہ کی اصلی اور حقیقی غرض تو یہی ہے کہ اسکے ذریعے سامع کے ذہن میں کسی شیئ کے تصور اور معنی جمانے کیلئے بحیثیت ایک طریقے اور ذریعے کے متعین ہو جائے اور اسکے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو۔ مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک طریقے کے متعین نہیں ہوتا کہ اسم اشارہ لایا جائے تو ہی اس شیئ میں تعریف کا معنی پیدا ہو اور سامع کے ذہن میں احضار معنی ہو۔ بلکہ تعریف کے دوسرے طریقے بھی ممکن و متصور ہو سکتے ہوں، تاہم جان بوجھ کر ان دوسرے طریقہائے تعریف کو استعمال نہ کیا جائے۔ ان صورتوں میں اسم اشارہ کے استعمال کی غرضیں دوسری ہوں گی۔ ان ہی اغراض مجازیہ کو آگے بیان کیا جارہا ہے۔

ان میں سے پہلی غرض کسی شیئ کے انوکھے اور نادر ہونے کا اظہار ہوتا ہے جیسے!

کم عاقل عاقل اعیت مذاھبہ وجاھل جاھل تلقاہ مرزوقا

ھذاالذی ترک الاوھام حائرۃ وصیّرالعالم النحریرزندیقا

ترجمہ:۔ کتنے ہی عقلمند ایسے ہیں کہ انکو کسب معاش کے طریقوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ اور کتنے ہی جاہلوں کو اے مخاطب تو خوش عیش اور تو نگر دیکھے گا اسی چیز نے تو عقلوں کو چکر میں ڈال دیا ہے۔ اور عالم باکمال کو کافر بنا دیا ہے۔

اس دوسرے شعر میں لفظ ھذا کو استعمال کرنے کی غرض ندرت اور غرابت کا اظہار کرنا ہے۔ کہ یہ ایک بڑی عجیب و غریب بات ہے کہ بڑے بڑے عقلمند لوگ تو غریب محتاج ہوں اور نرے جاہل عیش و عشرت میں زندگی گزاریں۔

(۴) مابعد والے بیت کی نشاندہی:۔

ھذا الذی ترک الاوھام حائرۃ وصیّر العالم النحریر زندیقاً

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾...... **القصر تخصیص شیئ بشیئ بطریق مخصوص**

قصر کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں، قصر کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں۔ قصر الصفۃ علی الموصوف اور قصر الموصوف علی الصفۃ کے درمیان فرق مثالوں سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قصر کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) قصر کی اقسام مع امثلہ (۳) قصر الصفۃ علی الموصوف اور قصر الموصوف علی الصفۃ کے درمیان فرق کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) قصر کی لغوی و اصطلاحی تعریفو اقسام مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

(۳) قصر الصفۃ علی الموصوف اور قصر الموصوف علی الصفۃ کے درمیان فرق کی وضاحت مع امثلہ:۔

قصر الصفۃ علی الموصوف اس قصر کو کہتے ہیں کہ وہ صفت صرف اس موصوف میں پائی جائے اور اس موصوف کو چھوڑ کر کسی دوسرے موصوف تک متجاوز نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس موصوف میں دوسری صفات بھی پائی جائیں۔ جیسے **لا فارس الا علی** شہسوار تو صرف علی ہی ہے۔ یعنی شہسواری کی صفت صرف علی میں پائی جاتی ہے اس سے متجاوز ہو کر کسی دوسرے تک نہیں پہنچتی۔ اور قصر الموصوف علی الصفۃ اس قصر کو کہتے ہیں کہ وہ موصوف صرف اس صفت کے ساتھ متصف ہو اور اس صفت کو چھوڑ کر کسی دوسری صفت تک تجاوز نہ کرے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ صفت کسی دوسرے موصوف میں بھی پائی جائے جیسے **الا بکر الا کاتب** بکر تو صرف کاتب ہی ہے۔ یعنی بکر میں صرف وصفِ کتابت پائی جاتی ہے بکر کتابت کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ساتھ متصف نہیں ہے۔ البتہ وصفِ کتابت اس سے متجاوز ہو کر کسی دوسرے شخص میں بھی پائی جا سکتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... **کل مایحول فی الصدرمن المعانی یمکن ان یعبر عنہ بثلاث طرق**

ایجاز و اطناب و مساوات کی تعریف امثلہ کے ساتھ ذکر کریں، مصنفؒ نے **واعلم علم الیوم والأمس قبلہ**...... سے کس شیئ پر استدلال کیا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ایجاز و اطناب و مساوات کی تعریف مع امثلہ (۲) **واعلم علم الیوم والامس قبلہ** کا مستدل۔

﴿جواب﴾...... (۱) ایجاز اطناب و مساوات کی تعریف مع امثلہ:۔

ایجاز:۔ اپنے مافی الضمیر کی تعبیر اور اس کی عکاسی کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مرادی زیادہ اور اس کی ادائیگی و ترجمانی کرنے والی عبارت کم ہو البتہ اس کم عبارت میں بھی غرضِ متکلم پورے طور پر ادا ہو رہی ہو جیسے **قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَىٰ حَبِيْبٍ وَ مَنْزِلٍ** ۔

اے میرے دونوں دوست! تم میری محبوبہ اور اس کے ویرانے کو یاد کر کے روتے ہوئے ٹھہر جاؤ۔ اس مثال میں جیسا کہ آپ ترجمے سے سمجھ چکے ہوں گے کہ معنی کے مقابلے میں الفاظ کم لائے گئے ہیں اور وہ قفا سے پہلے یا صاحبی کے کلمے کو حذف کر کے ایجاز کیا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود غرضِ متکلم اس طرح پوری ہو رہی ہے کہ کلام میں قفا تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ اس حذف پر دلالت کرنے والا ایک قرینہ موجود ہے۔

اطناب:۔ یہ ہے کہ معنی مقصودی کو ایسی عبارت سے ادا کرنا جو اس معنی کی نسبت سے زائد ہو اور مفید بھی ہو جیسا کہ آیت کریمہ۔ **ربّ انّی وھن العظم منی واشتعل الرّاس شیبا** اے میرے پروردگار میرے جسم کی ہڈیاں ڈھیلی ہو چکی ہیں۔ اور سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں یعنی میں بوڑھا ہو چکا ہوں دیکھئے یہاں اظہار مطلب کے لئے بہت سے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں تا کہ ضعف اچھی طرح سے ثابت اور متحقق ہو جائے۔

مساوات:۔ اپنے مافی الضمیر کی تعبیر اور اس کی عکاسی کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مرادی اور اس کو ادا کرنے والے الفاظ دونوں مساوی اور برابر ہوں یعنی الفاظ بقدر معانی اور معانی بقدر الفاظ ہوں اور ہر ایک دوسرے کے مقابلے میں نہ

www.Bhalli.Info

زیادہ ہوں نہ کم ہوں اور یہ تعبیر درمیانہ درجے کے لوگوں کے عرف کے مطابق ہو اور درمیانی طبقے سے مراد وہ لوگ ہیں جو بلاغت کے رتبے کو پانے والے نہ ہوں اور نہ ہی وہ اس قدر عاجز عن الکلام ہوں جنہیں ہم گونگے کہہ سکیں۔ جیسے و اذا رأیت **الذین یخوضون فی اٰیاتنا فاعرض عنهم** (اے مخاطب جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات احکام میں عیب جوئی کررہے ہیں تو تو ان کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں) اس مثال میں الفاظ بقدر معانی ہیں نہ کم اور نہ زیادہ، یعنی اس آیت میں اس کے معنی مرادی (کفار کے آیات اللہ سے استہزاء وعیب جوئی کے وقت ان سے کنارہ کشی کا حکم) اور اس کیلئے لائے جانے والے الفاظ جتنے چاہیے اتنے ہی لائے گئے ہیں۔ نہ تو اس میں ایجاز کی طرح بعض الفاظ کو حذف کیا گیا ہے اور نہ ہی اطناب کی طرح ضرورت سے زیادہ مترادفات وغیرہ الفاظ کی زیادتی کی گئی ہے۔

(۲) **واعلم علم الیوم والامس قبله** کا مستدل:۔ شعر کا یہ مصرعہ اطناب کی مثال ہے کہ اس میں لفظِ امس کے بعد قبلہ کا ذکر بے فائدہ ہے کیونکہ امس کل گذشتہ کو ہی کہتے ہیں۔ اور کل آئندہ کے لئے **غــدًا** کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ تو گویا قبلہ کا ذکر زائد ہے اور کوئی نیا معنی وفائدہ بھی نہیں دے رہا۔

﴿الورقة السادسة: فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢١ھ

﴿الشق الاوّل﴾......وَبَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ جَرٰى بِبَعْضِ أَنْدِيَةِ الْأَدَبِ الَّذِيْ رَكَدَتْ فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ رِيْحُهٗ وَخَبَتْ مَصَابِيْحُهٗ ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِيْ إِبْتَدَعَهَا بَدِيْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَذَانَ وَعَزَاِلٰى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ نَشْأَتَهَا وَإِلٰى عِيْسَى بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَهَا وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَايُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَاتَتَعَرَّفُ.

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں، کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، بدیع الزمان سے کون مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۳) بدیع الزمان کی مراد۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بعد حمد وصلوٰۃ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ جاری ہوا اس ادب کی بعض مجالس میں کہ ٹھہر گئی اس زمانہ میں جس (ادب) کی ہوا اور بجھ گئے اُس کے چراغ (جاری ہوا) ذکر اُن مقامات کا کہ از سرِ نو پیدا کیا اُن کو بدیع الزمان اور علامہ ہمذانؒ نے اور نسبت کی اُس نے ابوالفتح اسکندری کی طرف ان کی تخلیق کی اور (نسبت کی) عیسیٰ بن ہشام کی طرف اُن کی روایت کی اور وہ دونوں کے دونوں ایسے مجہول ہیں کہ پہچان نہیں کی جاسکتی اور ایسے اجنبی ہیں کہ نہ پہچان والے ہوسکتے۔

(۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"جری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر جَرْيًا (ضرب) بمعنی جاری ہونا، بہنا۔

"اندیة" یہ نَدِيٌّ کی جمع ہے بمعنی مجلس ندا، مصدر نَدْوًا (نصر) بمعنی جمع ہونا، جمع کرنا۔

"رکدت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر رکودًا (نصر) بمعنی ٹھہرنا، رک جانا۔

"خبت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر خَبْوًا (نصر) بمعنی بجھنا۔

"مصابیحه" یہ جمع ہے اس کا مفرد **مصباح** ہے بمعنی چراغ۔

"ابتدعها" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ابتداع (افتعال) بمعنی کسی چیز کو بغیر نمونہ کے بنانا، ایجاد کرنا۔

"عزا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر عَزْوًا (نصر) بمعنی منسوب کرنا۔

"نشاۃ" یہ مصدر ہے از باب فتح بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا، زندہ ہونا، اٹھنا، بڑھنا۔

(۳) بدیع الزمان کی مراد:۔ بدیع سے مراد ابوالفضل احمد بن حسین بدیع الزماں ہمدانی ہیں جو چوتھی صدی کے مشہور عربی ادیب ہیں انہوں نے سب سے پہلے مقامات کا اسلوب ایجاد کیا اور چار سو مقامات لکھے، انتہائی درجہ کا حافظہ تھا، ایک ہی نظر سے کئی کئی اوراق فوراً یاد کرلیتے تھے، علامہ حریری نے بھی انہی کی اتباع میں مقامات تحریر کی اور ان کے فضل وتفوق کا اپنے خطبہ میں اعتراف کیا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهٖ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ إِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْأَكْمَامِ بِالثَّمَرِ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، اس شخص سے کون مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) شخص کی مراد۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب وترجمہ:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤١٨ھ۔

(۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"بُهرة" یہ مفرد ہے اس کی جمع بُهَرٌ ہے بمعنی ہر شیٔ کا درمیان اور وسط۔

"شخت" یہ صفت کا مفرد کا صیغہ ہے اس کی جمع شِخَات بروزن فعال ہے بمعنی پیدائشی دبلا پتلا۔

"اُهبة" یہ مفرد ہے اس کی جمع اُهَبٌ ہے بمعنی سفر کا سامان۔

"رنّة" جمع رَنّات ہے بمعنی خوشی یا غم کی آواز۔ رنّ (ضرب) رنینًا آواز سے رونا۔

"یطبع" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر طَبْعًا (فتح) بمعنی نشان لگانا۔

"یقرع" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر قَرْعًا بمعنی مارنا کھٹکھٹانا۔

www.Bhalli.Info

"بزواجر" زاجرة کی جمع ہے بمعنی جھڑ کنے والی۔

"احاطت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر احاطة (افعال) بمعنی احاطہ کرنا، گھیرنا۔

"الزمر" زُمْرَة کی جمع ہے بمعنی لوگوں کی جماعت ودائرہ۔

"احاطة" مصدر ہے (افعال) بمعنی احاطہ کرنا، گھیرنا۔

"الهالة" یہ مفرد ہے اس کی جمع هالات ہے بمعنی چاند کے اردگرد کا سفید دائرہ۔

"بالقمر" اس کی جمع اقمار ہے بمعنی دو سے تیرہ تاریخ تک کا چاند۔

"الاكمام" یہ کِمٌّ کی جمع ہے بمعنی کلی، شگوفہ اور پھل پر جو باریک غلاف اور چھلی ہوتی ہے۔

(۴) شخص کی مراد:۔ اس عبارت میں شخص سے مراد ابوزید سروجی ہے۔

تعارف کما سیأتی فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱٤۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَابْتَدَرَ وَاحِدٌ مِّمَّنْ حَضَرَ وَقَالَ: اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يَنْسِجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ وَلَا سَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ فَاِنْ اٰثَرْتَ اخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْاُسْلُوْبِ وَاَنْشَدَ.

فَاَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِّنْ نَرْجِسٍ وَّسَقَتْ وَرْدًا وَّعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

عبارت کا واضح ترجمہ کریں، کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس سبقت کی ایک نے اُن لوگوں میں سے جو حاضر تھے اور کہا پہچانتا ہوں میں ایک ایسا بیت کہ نہیں بُنائی کی گئی اس کے بنوال پر اور نہیں سخاوت کی کسی طبیعت نے اس کی مثال کی پس اگر ترجیح دے تو دلوں کے کھینچ لینے کو تو نظم کر اس طریق پر اور شعر پڑھا۔

(ترجمہ) پس برسائے اس نے موتی نرگس سے سیراب کیا گلاب کو اور کاٹا عناب پر اولوں کیساتھ۔

(۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"اِبْتَدَرَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ابتدار (افتعال) بمعنی جلدی کرنا۔

"لم ينسج" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم مجہول از مصدر نسجاً (نصر) بمعنی بُننا۔

"منواله" جولاہے کی وہ لکڑی جس پر کپڑا بُنتے وقت لپیٹا جاتا ہے۔

"سمحت" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سَمَاحًا، سَمَاحَةً (فتح) بمعنی سخاوت کرنا۔

"آثرت" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث ماضی معلوم از مصدر ایثار (افعال) بمعنی ترجیح دینا، اختیار کرنا۔

"اختلاب" یہ مصدر ہے (افتعال) بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ کرنا۔

"نرجس" نون کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ گل نرگس اس کا پھول خوبصورت اور خوشبو اچھی ہوتی ہے۔

"سقت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سَقْيًا (ضرب) بمعنی پلانا۔

"عضت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر عضًا (نصر، سمع) بمعنی دانت سے کاٹنا، دانت سے دبالینا۔

"العناب" ایک درخت ہے جس کا پھل چھوٹے چھوٹے سرخ اور لذیذ دانوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

"بالبَرَدِ" اَلْبَرَدَةُ کی جمع ہے بمعنی برف کے اولے۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرٰى وَمِلْنَا اِلَى الْكَرٰى صَادَفْنَا اَرْضًا مُّخْضَلَّةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِّلْعِيْسِ وَمَحَطًّا لِّلتَّعْرِيْسِ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ وَهَدَاَ بِهَا الْاَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِّنَ الرِّجَالِ يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس جب اکتا گئے ہم رات کو چلنے سے اور مائل ہوئے ہم اونگھ کی طرف تو پایا ہم نے ایک زمین سرسبز ٹیلوں والی نرم صبا والی کو پس پسند کر لیا ہم نے اس کو اعلیٰ قسم کے اونٹوں کو بٹھانے کی جگہ اور منزل رات کے آخری حصے میں اترنے کے لئے پس جب اتر پڑے اس میں ساتھی اور ساکن ہو گئیں اس میں کجاوے کی چرچراہٹ اور خراٹے تو سنا میں نے ایک بلند آواز والے کو لوگوں میں سے کہتے ہوئے اپنے قصہ گو کو کجاووں میں کہ کیسے ہے تیری عادت کا حکم اپنے قبیلے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"مللنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر مَلَلًا وملالةً (سمع) بمعنی اکتا جانا۔

"السُّرٰى" باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی رات کو چلنا۔

"الكرٰى" اسم ہے بمعنی نیند، اونگھ مصدر کَرًى (سمع) بمعنی اونگھنا۔

"صادفنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر مُصَادفة (مفاعلہ) بمعنی اچانک ملنا، بغیر توقع کے پانا۔

"مخضلة" صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول از مصدر اخضلال (افعلال) بمعنی زمین کا تر ہونا، سرسبز ہونا۔

"الربى" رَبْوَة کی جمع ہے بمعنی ٹیلہ۔

"معتلة" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول یا اسم فاعل بمعنی ہوا کا دھیمی دھیمی ہونا، بھینی بھینی ہونا، خوشگوار ہونا۔

www.Bhalli.Info

"الصبا" اس ہوا کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب سے چلتی ہے۔

"مناخا" اسم ظرف بمعنی اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ از مصدر اِناخًا (افعال) بمعنی اونٹ بٹھانا۔

"للعیس" یہ اَعْیَسَ کی جمع ہے اس اونٹ کو کہتے ہیں جسکے رنگ میں سُرخی وسفیدی دونوں ہوں۔

"محطا" اسم ظرف ہے از مصدر حطًّا (نصر) بمعنی جائے نزول، قیام گاہ۔

"للتعریس" باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی سفر کرتے ہوئے رات کے آخری حصے میں آرام کرنے کیلئے پڑاؤ ڈالنا۔

"الخلیط" یہ صفت مشبہ ہے اس کی جمع خُلطاء وخُلُط ہے بمعنی شریک اور ساتھی۔

"ھدأ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ھُدُوْءٌ (فتح) بمعنی ساکن ہونا، ٹھہرنا۔

"الاطیط" اس آواز کو کہتے ہیں جو اونٹ پر کجاوہ رکھتے یا کجاوہ اتارتے ہوئے پیدا ہوتی ہے چاہے وہ آواز کجاوے کی چرچراہٹ کی ہو یا اونٹ کی بلبلاہٹ ہو۔

"الغطیط" صفت مشبہ کے وزن پر از مصدر غطًّا (ضرب) سوتے ہوئے انسان کی سانس کیساتھ نکلنے والی آواز، خراٹے۔

"صیتا" بمعنی بلند آواز والا شخص از باب نصر بمعنی چیخنا، آواز دینا۔

"سمیر" رات کے وقت قصہ گو ساتھی۔ "الرحال" بمعنی کجاوے۔

"جیلك" مفرد ہے اس کی جمع اجیال ہے بمعنی قبیلہ، خاندان

"جیرۃ" جارٌ کی جمع ہے بمعنی پڑوسی۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢١ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ اِنْصَافٌ بِضَيْمٍ وَاَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَّعَ غَيْمٍ وَمَتٰى اَصْحَبُ وُدٌّ بِعَسْفٍ وَاَىُّ حُرٍّ رَضِىَ بِخَطَّةِ خَسْفٍ وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ۔

جَزَيْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِىْ وُدَّهٗ   جَزَاءَ مَنْ يَّبْنِىْ عَلٰى اُسِّهٖ

عبارت کا واضح ترجمہ کریں، کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، مذکورہ شعر کی ترکیب نحوی کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق (۳) مذکورہ شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور کیسے کھینچ لیا جائے گا انصاف ظلم کے ساتھ اور کہاں چمکے گا سورج بادل کے ساتھ اور کب رہے گی محبت ظلم کے ساتھ اور کونسا آزاد ہے جو راضی ہو ذلت کی خصلت پر اور اللہ ہی کے لئے ہے تیرا باپ جبکہ کہہ رہا ہے، بدلہ دیتا ہوں میں اس شخص کو جس نے معلق کیا میرے ساتھ اپنی محبت کو، بدلہ دینا اس شخص کو جو بنا کرتا ہے اس محبت کی بنیاد پر۔

(۲) کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"یجتلب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع مجہول از مصدر اجتلاب (افتعال) بمعنی کھینچ لانا۔

"ضیم" مفرد ہے اس کی جمع ضیوم ہے بمعنی ظلم، مصدر ضَيْمًا (ضرب) بمعنی ظلم کرنا۔

"غیم" مفرد ہے اس کی جمع غیوم وغیام ہے بمعنی بادل۔

"بعسف" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی ظلم کرنا۔

"بخطۃ" بمعنی خصلت، عادت، معاملہ۔

(۳) مذکورہ شعر کی ترکیب:۔ جزیت فعل با فاعل مَن موصولہ اعلق فعل، ضمیر فاعل بی جار مجرور ملکر اعا... کے متعلق ودّہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، اعلق فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہے م... موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہے جزیت کا جزاء مضاف، من موصولہ یبنی فعل ضمیر فاعل علی اُسه... مجرور ملکر یبنی کے متعلق، یبنی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہے مَن موصول کا، موصول صلہ... کر مضاف الیہ ہے جزاء کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق ہوا جزیت کا، جزیت فعل اپنے فاعل اور مفعو... بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَالَّذِىْ اَحَلَّنِىْ ذَرَاكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ اَوْ تَضْمَنُوْا لِىْ ا... لَا تَتَّخِذُوْنِىْ كَلًّا وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِىْ اَكْلًا فَرُبَّ اَكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ وَحَرَمَتْهُ مَاٰكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ ... سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاٰذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَتَعَلَّقُ بِالْاَجْسَامِ وَيُفْضِىْ اِلَى الْاَسْقَامِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا تر... (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے اتارا ہے مجھ کو تمہارے صحن میں نہیں چکھوں گا میں تمہا... مہمانی کو یہاں تک کہ تم ضمانت دو مجھ کو اس بات کی کہ نہیں بناؤ گے تم مجھ کو بوجھ اور نہ مشقت اٹھاؤ گے تم میری خاطر کھا... کیونکہ بہت سے لقمے ہیں جو بدہضمی کرتے ہیں کھانے والے کو اور منع کرتے ہیں اس کو کھانے کی چیزوں سے اور بدترین مہما... شخص ہے جو پہنچائے تکلیف اور ایذا دے میزبان کو خصوصا ایسی تکلیف جو متعلق ہو جسموں کے اور پہنچائے بیماریوں کی طرف...

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"احلنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر احلال (افعال) بمعنی اتارنا۔

"تلمظت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر تلمظ (تفعل) بمعنی کھانے پینے کے بعد زبان کو ہونٹو...

www.Bhalli.Info

کیونکہ استعمال تو وہ عضو کو لگنے کے فوراً بعد ہو گیا مگر جب تک عضو سے جدا نہیں ہوا اس وقت تک ضرورت ہے اور عضو سے جدا ہونے کے بعد کوئی ضرورت نہیں ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **ومن تصدق بجميع ماله لاينوى الزكوة سقط فرضها عنه استحسانا.**
مذکورہ عبارت کی تشریح کریں، استحسان کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں۔ یہاں استحسان کا تقاضا کیا ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) استحسان کا لغوی و اصطلاحی معنی (۳) تقاضۂ استحسان کی نشاندہی

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کی تشریح:۔ اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت کے بغیر اپنا پورا مال صدقہ کر دیا تو استحساناً اس سے فرض زکوٰۃ ساقط ہو گیا۔ یعنی اب مال کا چالیسواں حصہ جو زکوٰۃ لازم ہوتی ہے وہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو گئی اب اس کے ذمہ لازم نہیں ہے۔

(۲) استحسان کا لغوی واصطلاحی معنی:۔ لغوی معنیٰ اچھا ہونا اور اصطلاح میں وہ حکم جو مخالف قیاس ہو یعنی باوجود علت کے پائے جانے کے نص یا اجماع یا ضرورۃ کی وجہ سے حکم جاری نہ ہو مثلاً قیاس کی وجہ سے بیع سلم جائز نہیں کیونکہ یہ معدوم چیز کی بیع ہے مگر استحساناً بیع سلم جائز ہے۔

(۳) تقاضہ استحسان کی نشاندہی:۔ یہاں استحسان کا تقاضا یہ ہے کہ کل مال کے صدقہ کر دینے کی وجہ سے اس سے فرض زکوٰۃ ساقط ہو جائے، زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے ذمہ باقی نہ رہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... **ولا بأس بالسواك الرطب بالغداة والعشي للصائم......**
عبارت میں مذکور مسئلہ کی وضاحت کریں، اس مسئلہ میں ائمہ کا جو اختلاف ہے اسے تفصیل سے بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) مسئلہ کی وضاحت (۲) اختلاف ائمہ کی تفصیل

﴿جواب﴾...... (۱) مسئلہ کی وضاحت:۔ عندالاحناف روزہ دار کیلئے تر اور پانی میں بھیگی ہوئی مسواک صبح وشام بلا کراہت استعمال کرنا جائز ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک شام کے وقت روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعیؒ کی پہلی دلیل طبرانی ودارقطنی کی یہ حدیث ہے "**انه عليه الصلوٰة والسلام قال اذا صمتم فاستاكوا بالغداة ولا تستاكوا بالعشى فان الصائم اذا يبست شفتاه كانت له نورا يوم القيامة**" کہ جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کرو اور شام کو مسواک نہ کرو۔ کیونکہ جب روزہ دار کے ہونٹ خشک ہو جائیں گے تو قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔

دوسری دلیل یہ کہ حدیث میں روزہ دار کے منہ کی بو کو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر کہا گیا ہے اور مسواک کی صورت میں اسکو زائل کرنا لازم آتا ہے اس وجہ سے اسکو باقی رکھنے کیلئے شام کو مسواک کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

احناف کی پہلی دلیل ابن ماجہ کی حدیث ہے "**خير خلال الصائم السواك**" کہ روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔ اس حدیث میں صبح وشام اور خشک وتر کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

دوسری دلیل مسند احمد کی یہ حدیث ہے "**صلوٰة بسواك افضل عند الله تعالىٰ من سبعين صلوٰة بغير مسواك**" کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسواک کر کے نماز پڑھنا بغیر مسواک ستر نمازیں پڑھنے سے افضل ہے، اس میں روزہ دار کی ظہر وعصر کی نماز بھی آگئی۔

تیسری دلیل یہ حدیث ہے "**لولا ان اشق على امتى لامرتهم بالسواك عند كل صلوٰة**" کہ اگر میں اپنی امت پر گراں اور شاق نہ سمجھتا تو میں انکو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا یہ حدیث اگرچہ عدم وجوب پر دال ہے مگر ہر نماز کے وقت مسواک کے مسنون ہونے پر دال ہے اور ہر نماز کے عموم میں ظہر، عصر، مغرب تمام نمازیں شامل ہیں۔

﴿الورقة الرابعة فى الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **نبدأ بأصحاب الفرائض وهم الذين لهم سهام.**
ورثاء کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال ضرور لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ورثاء کی اقسام (۲) ہر ایک کی تعریف مع مثال۔

﴿جواب﴾...... (۱،۲) ورثاء کی اقسام وتعریف مع مثال:۔ ورثاء کی کل بارہ اقسام وافراد ہیں۔

تفصيله كما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... بنت، بنت الابن، اخت عینی، اخت علاتی، ام، جدہ صحیحہ ان سب کے احوال لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

كما سيأتى فى الورقة الرابعة الشق الاوّل والثانى من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عصبہ بنفسہ کے کتنے اصناف ہیں؟ اور ان کا طریقہ توریث کیا ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں عصبہ بنفسہ کی اصناف وطریقہ توریث مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... عصبہ بنفسہ کی اصناف مع طریقہ توریث:۔ عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں (۱) میت کی

www.Bhalli.Info

جزء یعنی بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ۔۲۔میت کی اصل یعنی باپ، دادا، پڑدادا وغیرہ۔۳۔میت کے باپ کی جزء یعنی بھائی، بھتیجا وغیرہ۔۴۔میت کے دادا کی جزء یعنی چچا یا ان کے بیٹے وغیرہ۔

عصبہ کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ عصبات میں جو میت کا زیادہ قریب ہے وہ دوسروں پر مقدم ہے یعنی اس کے ہوتے ہوئے دوسرے عصبات ترکہ سے محروم ہیں مثلاً میت کا بیٹا میت کے زیادہ قریب ہے اس لئے بیٹا زندہ رہنے کی صورت میں میت کا پوتا، پڑپوتا، بھائی، چچا، تایا، باپ، دادا کوئی عصبہ نہیں اور اگر بیٹا زندہ نہ رہے تو پوتا عصبہ ہے اور اگر پوتا زندہ نہ رہے تو پڑپوتا عصبہ ہے اسی طرح سلسلہ نیچے تک چلتا رہے گا اور اگر میت کی نسل میں کوئی مرد زندہ نہ رہے تو باپ عصبہ ہے اور اگر باپ نہیں تو دادا عصبہ ہے اور اگر دادا نہیں تو پڑدادا عصبہ ہے اسی طرح سلسلہ اوپر تک جائے گا اور جب میت کے باپ دادا میں سے کوئی زندہ نہ رہے تو بھائی عصبہ ہے لیکن عینی بھائی علاتی بھائی پر مقدم ہے لہٰذا اگر عینی بھائی زندہ ہے تو علاتی بھائی عصبہ نہیں ہے لیکن جب عینی بھائی نہ ہو تو علاتی بھائی عصبہ ہے پھر ان کی اولاد ذکور عصبہ ہیں اور عینی بھائی کی اولاد ذکور علاتی بھائی کی اولاد ذکور پر مقدم ہیں اور جب ان میں سے کوئی نہ ہو تو حقیقی چچا یا تایا عصبہ ہے اور جب ان میں سے کوئی نہ ہو تو علاتی چچا تایا عصبہ ہے پھر ان کی اولاد ذکور اور اخیافی بھائی اور اسکی اولاد ذکور عصبات میں داخل نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... مخارج سے کیا مراد ہے اور مخارج کل کتنے ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں مخارج کی تعریف و تعداد مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... **مخارج کی تعریف و تعداد:۔** مخارج سے مراد وہ اعداد ہیں جن سے ورثاء کے فروض یعنی حصے نکلتے ہیں۔ مخارج کل سات ہیں۔ دو، تین، چار، آٹھ، چھ، بارہ، چوبیس۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... تماثل، تداخل، توافق، تباین کسے کہتے ہیں ہر ایک کی مثال لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تماثل، تداخل، توافق، تباین کی تعریف مع مثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... **مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع مثال:۔**

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... "ردّ" کسے کہتے ہیں؟ ورثاء میں کن پر رد ہوتا ہے اور کن پر نہیں ہوتا مثال سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) رد کی تعریف (۲) رد اور عدم رد والے ورثاء۔

﴿جواب﴾...... **(۱،۲) رد کی تعریف، رد اور عدم رد والے ورثاء:۔**

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

﴿الورقۃ الخامسہ فی البلاغۃ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَضُعْفُ التَّالِيْفِ كَوْنُ الْكَلَامِ غَيْرَ جَارٍ عَلَى الْقَانُوْنِ النَّحْوِيِّ الْمَشْهُوْرِ كَالْاِضْمَارِ قَبْلَ الذِّكْرِ لَفْظًا وَرُتْبَةً فِيْ قَوْلِهِ جَزٰى بَنُوْهُ اَبَا الْغَيْلَانِ عَنْ كِبَرٍ وَحُسْنِ فِعْلٍ كَمَا جُوْزِيَ سِنِمَّارُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر دلنشین تشریح کیجئے سنمار کون ہے، اضمار قبل الذکر کس صورت میں جائز ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) سنمار کا تعارف (۴) اضمار قبل الذکر کے جواز کی صورت۔

﴿جواب﴾...... **(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں ضعفِ تالیف کی تعریف کا ذکر ہے کہ ضعف تالیف مشہور نحوی قانون کی خلاف ورزی کو کہتے ہیں جیسے اضمار قبل الذکر (لفظاً ورتبۃً کسی مرجع کو ذکر کرنے سے پہلے ہی اس کی طرف ضمیر کولوٹانا) جیسے شاعر کے اس شعر میں بنوہ کی ضمیر کا مرجع ابا الغیلان ہے جو کہ "جزی" فعل کا مفعول بہ ہے اور ابا الغیلان کا ذکر ماقبل میں نہیں گزرا۔ یہ اضمار قبل الذکر اگرچہ بعض نحات کے نزدیک جائز ہے۔ مگر جمہور نحات اس کو ناجائز ہی کہتے ہیں۔

(۳) سنمار کا تعارف:۔ سنمار ایک انجینئر کا نام ہے، اس نے حیرہ کے بادشاہ نعمان کے لئے کوفہ میں خورنق نامی ایک عمدہ محل تعمیر کیا تھا، بادشاہ کو خطرہ ہوا کہ اگر یہ انسان زندہ رہا تو کسی دوسرے بادشاہ کے پاس جا کر اس کے لئے بھی اس کی مثل محل تعمیر کر سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمارے اس محل کا امتیاز و خصوصیت باقی نہ رہے گی۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری کے قاعدہ سے اس شخص کو مار دیا جائے۔ چنانچہ اسے اسی محل کے اوپر سے نیچے پھینک دیا جس کے نتیجہ میں وہ بیچارہ ہلاک ہو گیا یہ سوئے مکافات میں ضرب المثل کے طور پر مستعمل ہے۔

(۴) اضمار قبل الذکر کے جواز کی صورت:۔ عمدہ کا اضمار قبل ذکر جائز ہے، بشرطیکہ اس کی تفسیر آگے آرہی ہو جیسے "قل ھو اللہ احد"۔

﴿الشق الثانی﴾...... **اما الامر فھو طلب الفعل علی وجہ الاستعلاء، ولہ اربع صیغ**

امر کی تعریف کیجئے۔ امر کے لئے جو صیغے استعمال ہوتے ہیں ان کی مثالیں تحریر کیجئے۔ کیا صیغہ امر طلب کے "" کے علاوہ بھی دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) امر کی تعریف (۲) امر کے صیغے مع امثلہ (۳) صیغۂ امر کا استعمال۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱) امر کی تعریف:۔ امر کہتے ہیں اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا۔

(۲) امر کے صیغے بمع امثلہ:۔کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

(۳) صیغۂ امر کا استعمال:۔ امر کے صیغے اپنے معنی اصلی کے علاوہ متعدد معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً دعاء کیلئے جیسے "ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتك" التماس کیلئے جیسے ہم عمر کو یہ کہنا "اعطنی الکتاب" تمنی وآرزو کیلئے جیسے "الاایها اللیل الطویل الاانجلی" ارشاد کیلئے جیسے "اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ" ڈرانے کیلئے جیسے "اعملوا ماشئتم" عاجز کرنے کیلئے جیسے "یا لبکر انشروا لی کلیبا" ذلت واہانت کیلئے جیسے "کونوا حجارة او حدیدا" اباحت وجواز کیلئے جیسے "کلوا واشربوا" احسان جتلانے کیلئے جیسے "کلوا مما رزقکم الله" اختیار دینے کیلئے جیسے "خذ هذا او ذاك" برابری جتلانے کیلئے جیسے "اصبروا او لا تصبروا" عزت دینے کیلئے جیسے "ادخلوها بسلام آمنین"۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَمَّا الضَّمِيْرُ فَيُؤْتٰى بِهٖ لِكَوْنِ الْمَقَامِ لِلتَّكَلُّمِ اَوِ الْخِطَابِ اَوِ الْغَيْبَةِ مَعَ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ اَنَا رَجَوْتُكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ وَاَنْتَ وَعَدْتَنِيْ بِاِنْجَازِهٖ وَالْاَصْلُ فِي الْخِطَابِ اَنْ يَكُوْنَ لِمُشَاهِدٍ مُعَيَّنٍ وَقَدْ يُخَاطَبُ غَيْرُ الْمُشَاهِدِ اِذَا كَانَ مُسْتَحْضَرًا فِي الْقَلْبِ نَحْوُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ.

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ بتایئے کہ معرفہ کی قسموں میں سے علم کن کن فوائد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) علم کے فوائد۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی تمام اقسام میں ضمیر کو سب سے اس لئے مقدم کیا گیا ہے کہ وہ اعرف المعارف ہے۔ اور ضمیر اس لئے لائی جاتی ہے کہ موقعہ تکلم یا خطاب یا غیبوبۃ کا ہوتا ہے اور اس میں اختصار کا فائدہ بھی ملحوظ رہتا ہے، کیونکہ جتنی ضمائر ہیں سب کی سب کم حروف والی ہیں برخلاف اگر علم وغیرہ لفظ کے ذریعے تکلم یا خطاب یا غیبوبۃ کا معنی ادا کیا جائے تو اس میں اختصار کا فائدہ ملحوظ نہیں رہے گا۔ مثلاً "عبدالرحمن یقول کذا" یا "امیر المؤمنین یقول کذا" کے مقابلے میں انا اقول کذا میں یقیناً اختصار ہے، کیونکہ اگر انا نہ کہتا تو اس کو اپنا نام یا منصب وغیرہ ذکر کرنا پڑتا اور ظاہر ہے کہ بہت سے اعلام اور مناصب ایسے ہیں کہ ان میں حروف بہت ہوتے ہیں، ضمیر کی مثال میں انا رجوتك فی هذا الامر، وانت وعدتنی بانجازہ کی صورت میں ایک ہی جامع جملہ پیش کیا گیا ہے جو تکلم، خطاب غیبوبۃ تینوں کیلئے کافی ہے۔

والاصل فی الخطاب سے مصنف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ضمیر خطاب کے استعمال میں اصل قاعدہ تو یہی ہے کہ

بشرطیکہ وہ قلب میں مستحضر ہو۔ جیسے ایاك نعبد کا مخاطب اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جو یقیناً ہماری ان دنیاوی آنکھوں سے مشاہد نہیں کہ اسے دیکھا جا سکے، تاہم اسے اس لئے مخاطب بنایا جاتا ہے کہ وہ ہمارے قلوب میں مستحضر ہے۔

(۳) علم کے فوائد:۔ علم کے استعمال کی اصل غرض تو یہ ہے کہ ذہن سامع میں کسی شیئ کا تصور اس کے مخصوص نام کے ذریعے جمایا جاوے۔

مگر کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض اس شیئ کی عظمت کو ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے رکب سیف الدولہ (سیف الدولہ جنگ کے لئے سوار ہو گئے) یعنی اب دشمنوں کی خیر نہیں یہ لفظ خود ہی عظمت پر دلالت کرنے والا ہے کہ وہ حکومت و سلطنت کی سیفِ قاطع ہے۔ برخلاف اگر رکب الامیر کہا جاتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض کسی شیئ کی تحقیر واہانت ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ جیسے ذهب صخر (صخر چلا گیا) اس لفظ میں کوئی عظمت نہیں بلکہ اس کا معنی پتھر ہونے کی وجہ سے اس میں حقارت ہے کہ ایک معمولی گرا پڑا پتھر ہے اور پھر اس کے لئے ذھب کے اسناد کی نسبت کی گئی ہے جس سے اس کی اہانت اور واضح ہو گئی کہ وہ گیا گزرا ہو گیا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض کسی مخصوص معنی سے کنایہ کرنا ہوتا ہے جس کی وہ لفظ صلاحیت رکھتا ہو جیسے تبت یدا ابی لهب (ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے) یعنی جہنمی شخص ہلاک ہوا یہاں ابولہب کہہ کر معہود شخص کے جہنمی ہونے سے کنایہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ لفظ اس کے جہنمی ہونے پر اس طرح دلالت کرتا ہے کہ لہب کا معنی ہے شعلہ اور لفظ "اب" عربی زبان میں ہر اس شیئ کو کہا جاتا ہے جس کا کسی دوسری شیئ کے ساتھ تلازم اور ملابست کا یعنی قریبی تعلق ہو۔ اب ابولہب کا معنی ہوگا ملابس شعلہ اور ملازم نار اور ملابس نار جو عرفی اعتبار سے جہنمی ہونے کا لازم ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... الوصل عطف جملة علی اخری والفصل ترکه

وصل اور فصل کی تعریف کی وضاحت کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔ کتاب میں مذکورہ وصل کے مقامات تحریر کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) وصل اور فصل کی تعریف مع امثلہ (۲) وصل کے مقامات مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) وصل اور فصل کی تعریف:۔ وصل کہتے ہیں ایک جملے کا دوسرے جملے پر واو حروف عاطفہ میں سے کسی عاطف کے ذریعے عطف کرنے کو اور فصل کہتے ہیں عطف نہ کرنے کو۔

وصل کی مثال:۔ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم۔

فصل کی مثال:۔ فمهل الکافرین امهلهم رویدا۔

(۲) وصل کے مقامات مع امثلہ:۔ وصل بالواو کے مواقع، وصل کرنا دو جگہوں میں ضروری ہے۔

پہلی جگہ۔ وہ دونوں جملے خبریہ اور انشائیہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں کہ دونوں خبریہ

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾...... (۱) امر کی تعریف:۔ امر کہتے ہیں اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا۔

(۲) امر کے صیغے مع امثلہ:۔کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ ۔

(۳) صیغۂ امر کا استعمال:۔ امر کے صیغے اپنے معنی اصلی کے علاوہ متعدد معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً دعاء کیلئے جیسے "ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتک" التماس کیلئے جیسے ہم عمر کو یہ کہنا "اعطنی الکتاب" تمنی و آرزو کیلئے جیسے "الا ایہا اللیل الطویل الا انجلی" ارشاد کیلئے جیسے "اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ" ڈرانے کیلئے جیسے "اعملوا ماشئتم" عاجز کرنے کیلئے جیسے "یا لبکر انشروا لی کلیبا" ذلت و اہانت کیلئے جیسے "کونوا حجارۃ او حدیدا" اباحت و جواز کیلئے جیسے "کلو او اشربوا" احسان جتلانے کیلئے جیسے "کلو امما رزقکم اللّٰہ" اختیار دینے کیلئے جیسے "خذ ھذا او ذاک" برابری بتلانے کیلئے جیسے "اصبروا او لا تصبروا" عزت دینے کیلئے جیسے "ادخلوھا بسلام اٰمنین"۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَمَّا الضَّمِیْرُ فَیُؤْتٰی بِہٖ لِکَوْنِ الْمَقَامِ لِلتَّکَلُّمِ اَوِ الْخِطَابِ اَوِ الْغَیْبَۃِ مَعَ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ اَنَا رَجَوْتُکَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ وَاَنْتَ وَعَدْتَنِیْ بِاِنْجَازِہٖ وَالْاَصْلُ فِی الْخِطَابِ اَنْ یَّکُوْنَ لِمُشَاھِدٍ مُعَیَّنٍ وَقَدْ یُخَاطَبُ غَیْرُ الْمُشَاھِدِ اِذَا کَانَ مُسْتَحْضَرًا فِی الْقَلْبِ نَحْوُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ بتایئے کہ معرفہ کی قسموں میں سے علم کن کن فوائد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) علم کے فوائد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی تمام اقسام میں ضمیر کو سب سے اس لئے مقدم کیا گیا ہے کہ وہ اعرف المعارف ہے۔ اور ضمیر اس لئے لائی جاتی ہے کہ موقعہ تکلم یا خطاب یا غیبۃ کا ہوتا ہے اور اس میں اختصار کا فائدہ بھی ملحوظ رہتا ہے، کیونکہ جتنی ضمائر ہیں سب کی سب کم حروف والی ہیں برخلاف اگر علم وغیرہ لفظ کے ذریعے تکلم یا خطاب یا غیبۃ کا معنی ادا کیا جائے تو اس میں اختصار کا فائدہ ملحوظ نہیں رہے گا۔ مثلاً "عبد الرحمن یقول کذا" یا "امیر المؤمنین یقول کذا" کے مقابلے میں انا اقول کذا میں یقیناً اختصار ہے، کیونکہ اگر انا نہ کہتا تو اس کو اپنا نام یا منصب وغیرہ ذکر کرنا پڑتا اور ظاہر ہے کہ بہت سے اعلام اور مناصب ایسے ہیں کہ ان میں حروف بہت ہوتے ہیں، ضمیر کی مثال میں انا رجوتک فی ھذا الامر، وانت وعدتنی بانجازہ کی صورت میں ایک ہی جامع جملہ پیش کیا گیا ہے جو تکلم، خطاب، غیبۃ تینوں کیلئے کافی ہے۔

والاصل فی الخطاب سے مصنف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ضمیر خطاب کے استعمال میں اصل قاعدہ تو یہی ہے کہ اس متکلم کا مخاطب مشاہد ہو جسے دیکھا جائے اور وہ معین بھی ہو، مگر کبھی مجازی اعتبار سے غیر مشاہد شیئ کو بھی مخاطب بنایا جاتا ہے

بشرطیکہ وہ قلب میں مستحضر ہو۔ جیسے ایاک نعبد کا مخاطب اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جو یقیناً ہماری ان دنیاوی آنکھوں سے مشاہد نہیں کہ اسے دیکھا جا سکے، تاہم اسے اس لئے مخاطب بنایا جاتا ہے کہ وہ ہمارے قلوب میں مستحضر ہے۔

(۳) علم کے فوائد:۔ علم کے استعمال کی اصل غرض تو یہ ہے کہ ذہن سامع میں کسی شیئ کا تصور اس کے مخصوص نام کے ذریعے جمایا جاوے۔

مگر کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض اس شیئ کی عظمت کو ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے رکب سیف الدولہ (سیف الدولہ جنگ کے لئے سوار ہو گئے) یعنی اب دشمنوں کی خیر نہیں یہ لفظ خود ہی عظمت پر دلالت کرنے والا ہے کہ وہ حکومت و سلطنت کی سیفِ قاطع ہے۔ برخلاف اگر رکب الامیر کہا جاتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض کسی شیئ کی تحقیر و اہانت ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ جیسے ذھب صخر (صخر چلا گیا) اس لفظ میں کوئی عظمت نہیں بلکہ اس کا معنی پتھر ہونے کی وجہ سے اس میں حقارت ہے کہ ایک معمولی گرا پڑا پتھر ہے اور پھر اس کے لئے ذھب کے اسناد کی نسبت کی گئی ہے جس سے اس کی اہانت اور واضح ہوگئی کہ وہ گیا گزرا ہو گیا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی غرض کسی مخصوص معنی سے کنایہ کرنا ہوتا ہے، جس کی وہ لفظ صلاحیت رکھتا ہو جیسے تبت یدا ابی لھب (ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے) یعنی جہنمی شخص ہلاک ہوا یہاں ابولہب کہہ کر معہود شخص کے جہنمی ہونے سے کنایہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ لفظ اس کے جہنمی ہونے پر اس طرح دلالت کرتا ہے کہ لہب کا معنی ہے شعلہ اور لفظ "اب" عربی زبان میں ہر اس شیئ کو کہا جاتا ہے، جس کا کسی دوسری شیئ کے ساتھ تلازم اور ملابست کا یعنی قریبی تعلق ہو۔ اب ابولہب کا معنی ہوگا ملابسِ شعلہ اور ملازم نار اور ملابسِ نار جو عرفی اعتبار سے جہنمی ہونے کا لازم ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... الوصل عطف جملۃ علی اخری والفصل ترکہ

وصل اور فصل کی تعریف کی وضاحت کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔ کتاب میں مذکورہ وصل کے مقامات تحریر کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) وصل اور فصل کی تعریف مع امثلہ (۲) وصل کے مقامات مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) وصل اور فصل کی تعریف:۔ وصل کہتے ہیں ایک جملے کا دوسرے جملے پر دس حروف عاطفہ میں سے کسی عاطف کے ذریعے عطف کرنے کو اور فصل کہتے ہیں عطف نہ کرنے کو۔

وصل کی مثال:۔ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم۔

فصل کی مثال:۔ فمہل الکافرین امھلھم رویدا۔

(۲) وصل کے مقامات مع امثلہ:۔ وصل بالواو کے مواقع، وصل کرنا دو جگہوں میں ضروری ہے۔

پہلی جگہ وہ دونوں جملے خبریہ اور انشائیہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں کہ دونوں خبریہ ہوں یا دونوں انشائیہ ہوں۔ اور موانع عطف میں سے کوئی مانع بھی موجود نہ ہو پھر ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی جہت جامعہ و مناسبت تامہ موجود ہو

www.Bhalli.Info

جمع کرنے والی ہو۔ یعنی ان میں کامل مناسبت پائی جائے۔ جہتِ جامعہ مناسبت تامہ سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں جملوں میں کوئی ایسا امر پایا جائے جس کی وجہ سے عقل قوتِ مفکرہ میں ان دونوں کے اجتماع کا تقاضا کرے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب دونوں کے مسند اور مسندالیہ میں اتحاد، تماثل، تقابل یا تضایف پایا جائے۔ جیسے "ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم" یہ جملہ خبریہ کی مثال ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں خبر کے اعتبار سے متفق ہیں اور ان دونوں میں مناسبت تامہ بھی پائی گئی ہے کہ ان دونوں کے مسندالیہ یعنی ابرار و فجار میں اسی طرح ان کے مسند یعنی نعیم وجحیم میں تقابل اور تضاد کی نسبت ہے اور ان دونوں جملوں میں کوئی مانع عطف نہیں پایا گیا۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی گئیں تو ان دونوں کے درمیان کلمہ واؤ کے ذریعے عطف کر دیا گیا۔

دوسری مثال "فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا" یہ جملہ انشائیہ کی مثال ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں انشاء کے اعتبار سے متفق ہیں اور ان میں بھی سابقہ مثال کی طرح مسندالیہ یعنی ہم ضمیر مذکر غائب اور اسی طرح ان کے مسند یعنی لیضحکوا اور لیبکوا میں تقابل اور تضاد کی نسبت ہے اور کوئی مانع عطف نہیں پایا گیا یہاں بھی تینوں شرطوں کی موجودگی کی وجہ سے کلمہ واؤ کے ذریعے عطف کیا گیا ہے۔

دوسری جگہ یہ ہے کہ دونوں جملوں میں کمال انقطاع ہو کہ ایک خبریہ اور ایک انشائیہ ہو یا دونوں خبر اور انشاء ہونے کے اعتبار سے تو متفق ہوں مگر ان میں کوئی بھی معنوی مناسبت نہ ہو تو اگر ان دونوں میں وصل نہ کیا جائے اور فصل کیا جائے تو مراد متکلم اور مقصود کلام کے خلاف معنی کا وہم پیدا ہو جائے تو ایسے وقت میں بھی وصل کرنا ضروری ہوگا جیسے کسی نے آپ سے پوچھا "هَلْ بَرِئَ عَلِیٌّ مِنَ الْمَرَضِ" علی اپنی بیماری سے شفایاب ہو گیا اور آپ اس کا جواب نفی میں دینا چاہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی شفایابی کی دعاء بھی دینا چاہیں تو آپ یوں کہیں گے "لَا وَشَفَاهُ اللّٰهُ" وہ صحت یاب نہیں ہوا ہے اور اللہ اسے اچھا کر دے دیکھیے اس مثال میں دو جملے ہیں ایک جملہ لا کی صورت میں ہے یعنی کلمہ "لا" جو جملہ خبریہ کے قائم مقام ہے۔ کیونکہ اس کی تقدیری عبارت "لَا بُرْءَ حَاصِلٌ لِعَلِیٍّ" ہے کہ علی کے لئے شفاء حاصل نہیں ہوئی اور دوسرا جملہ "شفاہ اللّٰہ" کی صورت میں جملہ انشائیہ ہے ان دونوں جملوں میں اس قسم کا تعلق ہے کہ اگر دونوں جملوں میں بجائے وصل کے فصل کیا جائے اور یوں کہا جائے "لَا شفاہ اللّٰہ" تو معنی ہو جائے گا کہ اللہ اسے شفا نہ دے اور اس صورت میں مقصودِ متکلم کے خلاف معنی ہو جائے گا۔ کیونکہ متکلم تو اسے دعاءِ خیر دینا چاہتا ہے اور یہاں اس کلام کا معنی بددعا ہو جائے گا۔ لہٰذا اس فہم سے بچنے کیلئے وصل یعنی عطف بالواو کرنا ضروری ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَمِنْهَا التَّغْلِيْبُ وَهُوَ تَرْجِيْحُ أَحَدِ الشَّيْئَيْنِ عَلَى الْآخَرِ فِيْ إِطْلَاقِ لَفْظِهٖ عَلَيْهِ كَتَغْلِيْبِ الْمُذَكَّرِ عَلَى الْمُؤَنَّثِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمِنْهُ الْأَبَوَانِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ وَكَتَغْلِيْبِ الْمُذَكَّرِ وَالْأَخَفِّ عَلٰى غَيْرِهِمَا نَحْوُ الْقَمَرَيْنِ أَيِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

وَالْعُمَرَيْنِ أَیْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر اس کا واضح مطلب لکھئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ اخراج الکلام علی خلاف مقتضی الظاہر کی دسویں نوع تغلیب ہے۔ یعنی ایک شیئ کو دوسری شیئ پر راجح کر کے اس پر بھی اس پہلے لفظ کا اطلاق کیا جائے اور دوسری شیئ کو بھی وہی نام دیا جائے جو پہلی شیئ کا ہے۔ پھر تغلیب کی متعدد صورتیں ہیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ایک ایسے مذکر لفظ کو مؤنث پر ترجیح دی جائے کہ ان دونوں کا مادہ اشتقاق ایک ہو البتہ دونوں کے صیغے اور ہیئت مختلف ہوں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "وکانت من القانتین" اور وہ مریم بنت عمران بندگی کرنے والوں میں سے تھی یعنی کامل مردوں کی طرح بندگی و اطاعت میں ثابت قدم تھیں۔ اس مثال میں اصل لفظ تو قانتہ تھا اور ظاہر کا تقاضا تو یہ تھا کہ "وکانت من القانتات" کہا جاتا ہے کیونکہ من تبعیضیہ کی وجہ سے حضرت مریم علیہا السلام بعض القانتات تھیں نہ کہ بعض "القانتین" مگر چونکہ وصف قنوت مذکر و مؤنث دونوں کو عام اور شامل ہے اور عبادت کرنے والے مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی تو ان میں سے بعض افراد مذکر اور بعض مؤنث ہوئے اور مرد بالعموم عقل، دین اور قوت کے لحاظ سے عورتوں کے مقابلے میں زیادہ کامل طور پر عبادت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا قانت کو قانتہ پر غلبہ دے دیا گیا اور اس کے لئے جمع مذکر کا صیغہ قانتین لایا گیا اس مثال میں قانت اور قانتہ دونوں کا مادۂ اشتقاق لفظ قنوت ہے اور ایک مذکر اور دوسرا مؤنث۔ اور کبھی تغلیب کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک ایسے مذکر لفظ کو مؤنث پر ترجیح دی جائے کہ ان دونوں کا مادۂ اشتقاق اور صیغہ اور ہیئت سب مختلف ہو۔ جیسے لفظ ابوان کہ دراصل اب اور ام تھا اور دونوں کا مادۂ اشتقاق الگ الگ ہے۔ ایک کا لام اور دوسرے کا اموۃ ہے اور صورت و صیغہ بھی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف ہیں کہ ایک کا ہمزہ مفتوح ہے اور دوسرے کا مضموم ہے اور ایک میں ہمزہ کے بعد باء ہے جبکہ دوسرے میں میم ہے اور تغلیب کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم شکلوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔ جن میں سے ایک مؤنث اور دوسرا مذکر ہو جیسے قمرین کہ دراصل قمر و شمس تھا اور یہ دونوں سیارے روشنی اور شکل و صورت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ پھر ان میں سے ایک یعنی قمر کو جو مذکر ہے دوسرے یعنی شمس پر جو مؤنث ہے غالب کر دیا گیا۔

اور تغلیب کی ایک صورت یہ ہے کہ اخف (ہلکے) کو غیر اخف پر ترجیح دی جائے۔ جیسے عمرین یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ ان دونوں میں ثانی اول کے بالتقابل مفرد اور قلیل الحرفی ہونے کی وجہ سے زیادہ ہلکا ہے۔ لہٰذا اسے پہلے پر غالب کر دیا گیا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمِنْهَا تَنْزِيْلُ غَيْرِ الْمُنْكِرِ مَنْزِلَةَ الْمُنْكِرِ إِذَا لَاحَ عَلَيْهِ شَيْئٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْإِنْكَارِ فَيُؤَكَّدُ لَهٗ نَحْوُ.

جَاءَ شَقِيْقٌ عَارِضًا رُمْحَهٗ إِنَّ بَنِيْ عَمِّكَ فِيْهِمْ رِمَاحٌ

www.Bhalli.Info

وَمِنْهَا تَنْزِيلُ الْمُنْكِرِ اَوِ الشَّاكِّ مَنْزِلَةَ الْخَالِيْ اِذَا كَانَ مَعَهُ مِنَ الشَّوَاهِدِ مَا اِذَا تَأَمَّلَهُ زَالَ اِنْكَارُهُ اَوْشَكُّهُ كَقَوْلِكَ لِمَنْ يُنْكِرُ مَنْفَعَةَ الطِّبِّ اَوْيَشُكُّ فِيْهَا اَلطِّبُّ نَافِعٌ ۔

عبارت پر اعراب لگا کر دلنشین تشریح کیجئے۔ مذکورہ شعر کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اخراج الکلام علی خلاف مقتضی الظاہر کی دوسری نوع تنزیل غیر المنکر منزلۃ المنکر ہے۔ یعنی غیر منکر مخاطب کو منکر تصور اور فرض کرلیا جائے، غیر منکر میں دو فرد شامل ہیں ایک خالی الذھن اور دوسرا متردد۔ ان دونوں کو منکر کے درجے میں اتارنے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس مخاطب پر انکار کی علامتوں میں سے کوئی علامت نظر آ رہی ہو۔ اور پھر اس کے سامنے ایسا کلام لایا جائے جو منکر کے لئے لایا جاتا ہے۔ پہلے فرد یعنی خالی الذھن کو منکر کے درجے میں اتارنے کی مثال حجل بن نضلہ کا یہ شعر ہے۔

جاء شقيق عارضا رمحه   ان بني عمك فيهم رماح

شقیق نامی شخص اپنے نیزے کو ران پر جانب عرض (چوڑائی) میں رکھ کر آیا تب میں نے اس سے کہا کہ بلاشبہ تیرے چچازاد بھائی نیزوں سے مسلح ہیں۔ شقیق کی ایک قبیلے کے ساتھ عداوت اور لڑائی تھی کہ ایک وقت شقیق کو اس شاعر نے گھوڑے پر سوار ہوکر اس حال میں آتے دیکھا کہ اس کا نیزہ مقابل سمت میں رخ کیا ہوا اور ہاتھ میں سیدھے سنبھالے ہوئے نہیں ہے بلکہ یوں ہی بے فکری کے ساتھ حسب عادت اپنی رانوں پر ٹیڑھا جانب عرض میں رکھا ہوا ہے نیزے کی اس طرح رکھنے کی علامت یہ بتا رہی ہے کہ اس سوار کو اپنے دشمنوں کے مسلح طور پر موجود ہونے کی اطلاع ہی نہیں ہے ورنہ وہ اس نیزے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر جانب مقابل میں سیدھا تان کر تیار رہتا حالانکہ اسے خوب معلوم ہے کہ میرا دشمن قبیلہ مسلح اور چاق و چوبند ہے اور ان کے مسلح ہونے کا اسے انکار بھی نہیں ہے مگر علامتِ انکار کی وجہ سے اسے منکر سمجھ لیا گیا پھر منکر کے لئے لائی جانے والی خبر یعنی خبرا انکاری لائی گئی اور انّ کے ذریعے اس خبر کو پختہ کیا گیا۔

غیر منکر کے دوسرے فرد یعنی مخاطب متردد کی مثال یہ ہے کہ ایک قیدی شخص جسے اس کی رہائی کے قریبی زمانے میں ہونے کی خبر دی گئی تھی، آپ سے مایوسانہ انداز میں پوچھ رہا ہے کہ کیا ہمارا چھٹکارا بھی ہوسکتا ہے، یہ شخص اگرچہ فی الواقع متردد اور شاک ہے مگر ابھی اس کے چہرے پر رہائی کے بارے میں مایوسی اور استبعاد کی کچھ ایسی کیفیت چھائی ہوئی ہے جس سے آپ نے تاڑ لیا کہ یہ قیدی (سائل) رہائی کے قریب ہونے کی خبر کا منکر ہے۔ اب ظاہر ہے کہ آپ اس کے لئے وجوبی تاکید والی انکاری خبر لائیں گے اور یوں کہیں گے۔ "ان الفرج بقریب" بے شک آپ کی رہائی نزدیک آ ہی چکی ہے۔ اس مثال میں انّ اور لام دونوں ادوات تاکید ہیں جن کے ذریعے کلام کو مؤکد کیا گیا ہے۔

اخراج الکلام علی خلاف مقتضی الظاہر کی تیسری نوع تنزیل المنکر او الشاک منزلۃ الخالی ہے، یعنی منکر یا متردد کو خالی الذھن تصور کرلیا جائے بشرطیکہ اس مخاطب کے سامنے اس قدر دلائل وشواہد موجود ہوں کہ ان میں صرف غور کرے تو اس کا انکار وتردد وشک سب دور ہوجائے، جیسے کوئی شخص علم طب اور حکمت کے مفید ونفع بخش ہونے میں شک یا انکار کر رہا ہے تو آپ اسکے ساتھ زیادہ بحث وتمحیص نہیں کرینگے اور اس کے انکار وتردد کو زائل کرنے کیلئے دلائل نہیں لائیں گے بلکہ ایک سادہ ابتدائی خبر لاکر یوں کہیں گے کہ "الطب نافع علم طب نفع بخش ہے۔ گویا آپ نے اس مخاطب منکر وشاک کو خالی الذھن تصور کرلیا۔

(۲) شعر کی ترکیب:۔ "جاء" فعل "شقیق" ذوالحال "عارضا" صیغہ اسم فاعل مع فاعل "رمحه" مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال وحال مل کر فاعل، فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"انّ" حرف مشبہ بالفعل "بنی" مضاف "عمك" مضاف ومضاف الیہ مل کر بنی کا مضاف الیہ ہوکر "انّ" کا اسم "فیهم" جار مجرور مل کر ثابت یا کائن کے متعلق ہوکر خبر مقدم اور "رماح" مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة: فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَرَاَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ.

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، وقد أحاطت به أخلاط الزمر احاطة الهالة بالقمر اس جملہ کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) وقد أحاطت به الخ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲و۳) عبارت کا ترجمہ وخط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۴) وقد أحاطت به الخ کی ترکیب:۔ واؤ حالیہ، قد برائے تحقیق، احاطت فعل، به جار مجرور ملکر احاطت کے متعلق ہوا خلاط الزمر مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا احاطت کا، احاطة مضاف الهالة مضاف الیہ

www.Bhalli.Info

بالقمر احاطة کے متعلق، احاطة مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مفعول مطلق ہوا احاطت کا، احاطت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عَيَانِيْ وَقَفَوْتُ اِثْرَهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَرَانِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِيْهَا عَلٰى غَرَارَةٍ فَاَمْهَلْتُهٗ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ.

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، حارث بن ہمام اور ابو زید کون ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) حارث ابن ہمام اور ابو زید کا تعارف:۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کہتا ہے حارث بن ہمام کہ پس پیچھا کیا میں نے اس کا چھپاتے ہوئے اس سے اپنے وجود کو اور پیچھا کیا میں نے اس کے نشانِ قدم کا ایسی جگہ سے کہ نہ دیکھ سکے مجھے یہاں تک کہ جا پہنچا وہ ایک غار تک، پس جلدی سے داخل ہو گیا اُس میں غفلت پر، سو مہلت دی میں نے اسکو اتنی مقدار کہ اتار لئے اُس نے اپنے جوتے اور دھو لئے اپنے دونوں پاؤں پھر اچانک جا دھمکا میں اُس پر۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"مواریا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر موارات (مفاعلہ) بمعنی چھپانا۔

"عیانی" عیان یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا معاینة وعیانا بمعنی شخص، جسم۔

"قفوت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر قفوا (نصر) بمعنی پیچھے چلنا، اتباع کرنا۔

"اثرہ" اس کی جمع آثار ہے بمعنی نشان قدم۔

مغارة اس کی جمع مغارات ہے بمعنی غار۔

"فانساب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر انسیاب (انفعال) بمعنی تیز چلنا۔

"غرارة" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی غافل وناتجربہ کار ہونا۔

"فامھلتہ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اِمْھال (افعال) بمعنی مہلت دینا۔

"ریثما" اسم ہے بمعنی مقدار مہلت۔

"خلع" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر خَلْعًا (فتح) بمعنی نکالنا، اتارنا۔

"ھجمت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر ھجوماً (نصر) بمعنی اچانک آنا، اچانک لانا، حملہ کرنا، ٹوٹ پڑنا۔

(۴) حارث ابن ہمام اور ابو زید کا تعارف:۔ علامہ حریریؒ نے مقامات میں دو آدمیوں کو مستقل ذکر کیا ہے

کہ ایک قصہ کا راوی اور حکایت کرنے والا اور دوسرا قصہ کا ہیرو اور مرکزی کردار، قصہ کے راوی کا نام حارث بن ہمام ہے حارث کے معنی کھیتی کرنیوالا، کسب کرنیوالا اور ہمام کے معنی اپنے کاموں کی طرف توجہ دینے والا اور ظاہر ہے اس دنیا میں آدمی حارث بھی ہے اور ہمام بھی، علامہ سیوطیؒ نے الجامع الصغیر میں یہ حدیث نقل کی ہے اصدق الاسماء حارث وہمام یعنی حارث اور ہمام سچے نام ہیں اس بناء پر راوی کا نام علامہ حریریؒ نے حارث بن ہمام رکھا ہیرو اور مرکزی کردار کا نام ابوز سروجی رکھا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک فرضی نام ہے مسجد بنی حرام میں جس شخص نے خطبہ دیا اور تقریر کی تھی حریریؒ نے ا طرف سے اس کا نام ابو زید سروجی رکھ دیا اور بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ علامہ حریریؒ ہی کے زمانے کے ایک ادیب مطہر بن سلام کنیت ہے حریری نے اس کو اپنے مقامات کا مرکزی کردار قرار دیا ہے علامہ قفطیؒ نے اپنی مشہور کتاب انباہ الرواۃ میں اس کو ذ کیا ہے لیکن پہلی بات دل کو زیادہ لگتی ہے کہ یہ فرضی نام ہے، جس طرح حارث بن ہمام فرضی نام ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾......

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ　　وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ
اِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ　　فَفِيْ غَدٍ يَتَغَلَّبْ
فَلَا تَثِقْ بِوَمِيْضٍ　　مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبْ
وَاصْبِرْ اِذَا هُوَ اَضْرٰى　　بِكَ الْخُطُوْبَ وَاَلَّبْ

سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، یہ اشعار کس کے ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغو وصرفی تحقیق (۳) شاعر کا نام۔

﴿جواب﴾...... (۱) اشعار کا ترجمہ:۔ مصائب کے واقع ہونے نے سفید کر دیا اور زمانہ لوگوں پر بہ تبدیل ہونے والا ہے، اگر تابع ہو جائے کسی دن کسی شخص کے تو کل آئندہ میں غالب ہو جاتا ہے پس نہ بھروسہ کرنا ا (زمانے) کی بجلی کی معمولی چمک پر کیونکہ وہ بہت دھوکے باز ہے اور صبر کر جب وہ بھڑکائے تیرے اوپر حوادثات اور جمع ک

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"الشوائب" شَائِبَةٌ کی جمع ہے بمعنی آلودگی، مصیبت، آمیزش از مصدر شوباً (نصر) بمعنی خلط کرنا۔

"شیب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر تشییب (تفعیل) بمعنی بوڑھا کرنا، سفید بالوں والا کرنا۔

"قلب" یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت پینترے بدلنے والا۔

"دان" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر دَوْنًا و دُوْنًا (نصر) بمعنی مطیع ہونا۔

www.Bhalli.Info

"یتغلب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر تغلب (تفعّل) بمعنی غالب ہونا اور غلبہ پانا۔

"فلاتثق" صیغہ واحد مذکر بحث نہی حاضر معلوم از مصدر ثقۃٌ (حسب) بمعنی بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔

"بومیض" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی معمولی چمک۔

"خلب" بمعنی ابرِ بے باراں جس میں بجلی چمکے اور بارش نہ ہو، خلب خلابۃً (نصر) بمعنی دھوکہ دینا ایسے بادل سے بھی چونکہ آدمی دھوکہ میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے اسے خلب کہتے ہیں۔

"اضری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اضراء (افعال) بمعنی بھڑکانا۔

(۳) شاعر کا نام:۔ یہ اشعار ابوزید سروجی کے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾......

تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِی الْعَرَجِ وَلٰكِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ
وَاُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ وَاَسْلُكُ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجَ
فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا ....

اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے، آخری بیت مکمل کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) آخری بیت کی تکمیل۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ بہ تکلف لنگڑا بنا میں نہ از روئے رغبت کے لنگڑے پن میں اور لیکن تا کہ کھٹکھٹاؤں میں کشادگی کے دروازے کو اور تا کہ ڈالوں میں اپنی رسّی کو اپنی گردن پر اور چلوں اس شخص کے راستے پر جس نے خلط ملط کر دیا، پس اگر ملامت کرے گی مجھ کو قوم تو کہوں گا میں کہ معذور رکھو کیونکہ لنگڑے پر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"تعارجت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر تعارج (تفاعل) بمعنی بہ تکلف لنگڑا بننا۔

"لاقرع" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر قرعاً (فتح) بمعنی کھٹکھٹانا۔

"الفرج" اسم ہے بمعنی مشکل کشائی، کشادگی مصدر (ضرب) بمعنی کشادہ کرنا اور کھولنا۔

"حبلی" حبل بمعنی رسّی، مصدر (نصر) بمعنی رسی سے باندھنا۔

"غاربی" اس کی جمع غوارب ہے بمعنی اونٹ کی کوہان سے گردن کے آخر تک کا حصہ، صرف گردن کو بھی کہتے ہیں۔

مرج:۔ مصدر ہے (نصر) بمعنی ملانا۔

"لامنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لَوْمًا (نصر) بمعنی ملامت کرنا۔

"اعذروا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر معروف (نصر وضرب) بمعنی عذر قبول کرنا، معذور سمجھنا۔

(۴) آخری بیت کی تکمیل:۔

فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا فَلَیْسَ عَلٰی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجٍ

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... سَمِعْتُ صَیِّتًا مِنَ الرِّجَالِ یَقُوْلُ لِسَمِیْرِهٖ فِی الرِّحَالِ كَیْفَ حُكْمُ سِیْرَتِكَ مَعَ جِیْلِكَ وَجِیْرَتِكَ فَقَالَ اَرْعَی الْجَارَ وَلَوْ جَارَ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِیْطَ وَلَوْ اَبْدَی التَّخْلِیْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِیْمَ وَلَوْ جَرَّعَنِی الْحَمِیْمَ۔

سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ تو سنا میں نے ایک بلند آواز والے کو لوگوں میں سے کہتے ہوئے اپنے قصہ گو کو کجاووں میں کہ کیسے ہے تیری عادت کا حکم اپنے قبیلے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ، پس کہا رعایت کرتا ہوں میں پڑوسی کی اگرچہ وہ ظلم کرے اور خرچ کرتا ہوں میں ملاپ کو اس شخص کیلئے جو حملہ کرے اور برداشت کرتا ہوں میں (ایذائے) رفیق کو اگرچہ ظاہر کرے تلبیس کو اور محبت رکھتا ہوں میں سرگرم دوست سے اگرچہ گھونٹ گھونٹ کر پلائے مجھ کو گرم پانی۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔

"صیتا" صفت کا صیغہ ہے از مصدر صَوْتًا (نصر) بمعنی پکارنا۔

"لسمیرہ" صفت کا صیغہ ہے از مصدر سَمْرًا وسُمُوْرًا (نصر) بمعنی رات کے وقت قصہ گوئی کرنا۔

"جیلك" اسم ہے بمعنی قبیلہ، خاندان، نسل، طبقہ، ہم عصر، زمانہ، صدی۔

"جیرة" جارٌ کی جمع ہے اس کی جمع اَجْوَار اور جِیْرَان بھی آتی ہے بمعنی پڑوسی۔

"جار" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر جورًا (نصر) بمعنی ظلم کرنا۔

"ابذل" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر بذلًا (نصر ضرب) بمعنی خرچ کرنا، عطا کرنا۔

"الوصال" مصدر (ضرب) بمعنی جوڑنا، جمع کرنا یہ فراق کی ضد ہے۔

"صال" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر صَوْلًا (نصر) بمعنی حملہ کرنا۔

"الحمیم" یہ مفرد ہے اس کی جمع احمّاء ہے بمعنی مخلص و گہرا دوست۔

"جرعنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر تجریعاً (تفعیل) بمعنی گھونٹ گھونٹ کر پلانا۔

"الحمیم" یہ مفرد ہے اس کی جمع حمائم ہے بمعنی گرم پانی۔

www.Bhalli.Info

«الشق الثانی»...... قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعُذُوبَةِ نُطْقِهٖ وَعَلِمْنَا مَاوَرَاءَ بَرْقِهٖ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيِّئْ هَيِّئْ وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّأَ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِىْ اَحَلَّنِىْ ذَرَاكُمْ لَاتَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ۔

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے، عبارت کا تعلق کون سے مقامہ سے ہے، خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کیجئے۔

«خلاصہ سوال»...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مقامہ کی نشاندہی (۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

«جواب»...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کہتا ہے حارث بن ہمام پس جب دھوکہ دیدیا ہم کو اس نے اپنی گفتار کی مٹھاس کے ساتھ اور جان لیا ہم نے اس کی بجلی کے ماوراء کو تو جلدی کی ہم نے دروازے کو کھولنے میں اور لے لیا ہم نے اس کو مرحبا مرحبا کے ساتھ اور کہا ہم نے غلام کو کہ جلدی کر جلدی کر اور لا وہ چیز جو تیار ہو، پس کہا مہمان نے قسم ہے اس ذات کی جس نے اتارا مجھ کو تمہارے صحن میں، نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی کو۔

(۳) مقامہ کی نشاندہی:۔ اس عبارت کا تعلق مقامہ خامسہ کوفیہ سے ہے۔

(۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔ واؤ قسمیہ الذی اسم موصول احلّنی فعل فاعل ومفعول بہ اول ذراکم مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مقسم لا نافیہ تلمظت فعل وفاعل ب جار قراکم مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

«الورقة الاولی فی التفسیر»

«السوال الاول» ۱۴۲۳ھ

«الشق الاول»...... یاایها الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم O ما یود الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم والله یختص برحمته من یشاء والله ذوالفضل العظیم O ما ننسخ من آیة او ننسها نات بخیر منها اومثلها الم تعلم ان الله علی کل شیئ قدیر O

آیات کریمہ کا مطلب خیز ترجمہ کریں، آیات کریمہ سے ثابت شدہ مسائل کی تشریح کریں، نسخ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے ساتھ نسخ کی اقسام ذکر کریں۔

«خلاصہ سوال»...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) نسخ

کا لغوی واصطلاحی معنی (۴) نسخ کی اقسام۔

«جواب»...... (۱) آیات کا ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم نہ کہو "راعنا" اور تم کہو "انظرنا" اور تم سنتے رہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نہیں پسند کرتے کافر لوگ اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے اس بات کو کہ اترے تم پر کوئی خیر (بھلائی، نیک بات) تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے جو منسوخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں ہم اس کو تو بھیج دیتے ہیں ہم اس سے بہتر یا اس کی مثل کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) مسائل کی تشریح:۔ پہلی آیت کریمہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ کے سامنے لفظ راعنا کی بجائے لفظ انظرنا کے استعمال کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ یہودی اکثر شرارت کے طور پر آنحضرت ﷺ کو راعنا سے خطاب کرتے جس کا معنی عبرانی میں بددعا ہے اور کبھی راعینا (عین کو کھینچ کر) کہتے جس کا معنی عربی میں ہمارا چرواہا ہے۔ عربی میں اس کا اصل معنی یہ ہے کہ ہماری رعایت کیجئے۔ تو مسلمان یہودیوں کی اس سازش کو نہ سمجھتے تھے اور وہ اس کے اچھے معنی (ہماری رعایت کیجئے) کے ساتھ استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے یہودیوں کی شرارت کو تقویت ملتی اور آپس میں بیٹھ کر ہنستے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس لفظ (راعنا) کو ترک کرنے کا حکم دیا اس حکم سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر اپنے کسی جائز فعل سے دوسروں کو ناجائز کام کی گنجائش ملتی ہو تو اس جائز فعل کو بھی ترک کر دینا چاہئے بشرطیکہ وہ فعل شرعی ضرورت اور مقاصد شرعیہ میں سے نہ ہو۔

جب تحویل قبلہ کا حکم ہوا تو یہود نے اس پر طعن کیا اور مشرکین بھی بعض احکام کی منسوخی پر مسلمانوں کو طعن کا نشانہ بناتے تھے تو اس موقعہ پر تیسری آیت کریمہ (ماننسخ من آیة) نازل ہوئی جس میں ان کے اعتراضات کا جواب ہے۔

تو اس مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ احکام خداوندی میں نسخ کوئی عیب والی بات نہیں ہے جو ناممکن ہے بلکہ احکام خداوندی میں نسخ ممکن ہے اور واقع ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ احکم الحاکمین ذات کو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے کہ حالات بدلیں گے اور اس وقت کے مناسب دوسرا حکم ہوگا۔ چنانچہ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک حکم دیا اور اس وقت کے مناسب دوسرا حکم ہوگا۔ چنانچہ اس کی عام سی مثال یہ ہے کہ ماہر ڈاکٹر ایک مریض کو کوئی دوا لکھ کر دیتا ہے اس کو معلوم ہے کہ اس کے استعمال سے مریض کا حال تبدیل ہوگا چنانچہ دو دن کے بعد اس نے دوسری دوا تجویز کر دی جس سے وہ مکمل تندرست ہو گیا تو ڈاکٹر کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تو نے پہلے ہی دن یہ دوا کیوں تجویز نہ کی تھی۔ یہی مثال وصورت احکم الحاکمین کے احکامات کی ہے پہلے ایک حکم دیا پھر جب حالات تبدیل ہوئے تو دوسرا حکم نامہ جاری کر دیا۔ اس میں عیب والی کوئی بات نہیں ہے۔

(۳) نسخ کا لغوی واصطلاحی معنی اور اقسام:۔

کمامرّ فی الورقة الاولی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

«الشق الثانی»...... والمطلقات یتربصن بانفسهنّ ثلثة قروء ولا یحل لهنّ ان یکتمن ماخلق الله فی ارحامهنّ ان کنّ یؤمنّ بالله والیوم الآخر وبعولتهنّ احق بردّهنّ فی ذلک ان

www.Bhalli.Info

ان تحج بغير هما اذا كان بينها وبين مكة ثلثة ايام.

صورت مسئلہ کی وضاحت کریں حضرات ائمہ کے اختلاف کو وضاحت کیساتھ بیان کریں حج کی تینوں اقسام میں فرق بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) صورت مسئلہ کی وضاحت (۲) اختلاف ائمہ کی وضاحت (۳) حج کی اقسام ثلاثہ میں فرق۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) صورت مسئلہ اور اختلاف ائمہ کی وضاحت:۔

كما مرّ في الورقة الثالثة الشق الثاني من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

(۳) حج کی اقسام ثلاثہ میں فرق:۔

حج افراد:۔ یہ ہے کہ آدمی یہاں سے صرف حج کی نیت کر کے جائے اور صرف حج کر کے ہی واپس آ جائے۔

حج تمتع:۔ یہ ہے کہ آدمی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کے ذریعہ حلال ہو جائے پھر آٹھ ذوالحجہ کو حرم سے ہی حج کا احرام باندھ لے۔

حج قران:۔ یہ ہے کہ آدمی میقات سے ہی حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھے پہلے افعال عمرہ ادا کرے پھر احرام کھولے بغیر ہی افعال حج ادا کرے، ان تعریفات سے فرق بھی بالکل واضح ہے۔

﴿الورقة الرابعة في الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... الفروض المقدرة في كتاب الله تعالٰى ستة النصف والربع والثمن والثلثان والثلث والسدس على التضعيف والتنصيف واصحاب هذه السهام اثنا عشر نفرا.

فروض مقدرہ کی تفصیل لکھیں، اصحاب هذه السهام سے کون مراد ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) فروض مقدرہ کی تفصیل (۲) اصحاب هذه السهام کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) فروض مقدرہ کی تفصیل:۔

كما مرّ في الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۲) اصحاب هذه السهام کی وضاحت:۔ اصحاب هذه السهام سے چار مرد اور آٹھ عورتیں مراد ہیں، میت کا باپ، جد صحیح، اخیافی بھائی، خاوند، میت کی بیوی، بیٹی، پوتی بیٹی، بہن، علاتی بہن، اخیافی بہن، ماں، دادی۔

﴿الشق الثاني﴾......اب، جد، اخ خیفی، اخت خیفیہ، زوجان سب کے احوال تفصیل سے لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

كماسيأتي في الورقة الرابعة الشق الاوّل والثاني من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عصبات کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف کریں، عصبہ بنفسہ کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کا طریقہ توریث کیا ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عصبات کی اقسام مع تعریف (۲) عصبہ بنفسہ کی اقسام (۳) عصبہ بنفسہ کی اقسام کا طریقہ توریث۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) عصبات کی اقسام مع تعریف، عصبہ بنفسہ کی اقسام:۔

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الثاني من السوال الثاني ۱۴۲۰ھ۔

(۳) عصبہ بنفسہ کی اقسام کا طریقہ توریث:۔

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۲۰ھ۔

﴿الشق الثاني﴾...... حجب کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں حجب کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسی قسم کہاں متحقق ہوتی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حجب کے لغوی و اصطلاحی معنی (۲) حجب کی اقسام اور ان کے تحقق کے مقامات۔

﴿جواب﴾......(۱،۲) حجب کے لغوی و اصطلاحی معنی، اقسام وتحقق کے مقامات:۔

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۱۸ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اِعْلَمْ اَنَّ مَجْمُوْعَ الْمَخَارِجِ سَبْعَةٌ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا لَاتَعُوْلُ وَهِيَ الْاِثْنَانِ وَالثَّلٰثَةُ وَالْاَرْبَعَةُ وَالثَّمَانِيَةُ وَثَلٰثَةٌ مِنْهَا قَدْ تَعُوْلُ اِما السِّتَّةُ فَاِنَّهَا تَعُوْلُ اِلٰى عَشَرَةٍ وِتْرًا وَشَفْعًا وَاَمَّا اِثْنَا عَشَرَ فَهِيَ تَعُوْلُ اِلٰى سَبْعَةَ عَشَرَ وِتْرًا لَا شَفْعًا وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ فَاِنَّهَا تَعُوْلُ اِلٰى سَبْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَاحِدًا.

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کی واضح تشریح کریں، مذکورہ صورتوں کو مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مذکورہ صورتوں کی مثالوں سے وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ في السوال آنفا۔

www.Bhalli.Info

(۳،۲) عبارت کی تشریح ومذکورہ صورتوں کی مثالوں سے وضاحت:۔ اس عبارت میں مخارج کو بیان کیا گیا ہے مخارج کل سات ہیں، دو، تین، چار، آٹھ، چھ، بارہ، چوبیس، ان میں سے چار مخارج میں بالکل عول نہیں ہوتا وہ چار یہ ہیں، دو، تین، چار، آٹھ اور باقی تین یعنی چھ، بارہ، چوبیس ان میں عول ہوتا ہے۔ چھ میں عول ہوتا ہے دس تک طاق بھی اور جفت بھی، چھ میں عول سات تک تب ہوتا ہے جب چھ کا سدس یعنی ایک بڑھ جائے اسکی صورت یہ ہے کہ نصف اور ثلثان جمع ہو جائیں مثلاً میت نے زوج اور دو حقیقی بہنوں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۷

میت

زوج	اخت عینی ۲
نصف	ثلثان
۳	۴

یا نصفان اور سدس جمع ہو جائیں جیسے میت نے ایک زوج اور ایک حقیقی بہن کو اور ایک اخیافی بہن کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۷

میت

زوج	اخت عینی	اخت اخیافی
نصف	نصف	سدس
۳	۳	۱

اور اگر ثلث یعنی دو زائد ہو جائیں تو عول آٹھ تک ہوگا اس کی صورت یہ ہے کہ نصف اور ثلثان اور سدس جمع ہو جائیں جیسے میت نے زوج اور دو حقیقی بہنوں کو اور ایک ماں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۸

میت

زوج	اخت عینی ۲	ام
نصف	ثلثان	سدس
۳	۴	۱

یا نصفان اور ثلث جمع ہو جائیں جیسے میت نے زوج اور ایک حقیقی بہن اور دو اخیافی بہنوں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۸

میت

زوج	اخت عینی	اخت اخیافی ۲
نصف	نصف	ثلث
۳	۳	۲

اور چھ کا نصف یعنی تین بڑھ جائیں تو عول نو تک ہوگا اس کی صورت یہ ہے کہ نصف ثلثان اور ثلث جمع ہو جائیں جب میت نے زوج اور دو حقیقی بہنوں اور دو اخیافی بہنوں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۹

میت

زوج	اخت عینی ۲	اخت اخیافی ۲
نصف	ثلثان	ثلث
۳	۴	۲

یا نصفان، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں جیسے میت نے زوج، ایک حقیقی بہن، دو اخیافی بہن اور ماں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۹

میت

زوج	اخت عینی	اخت اخیافی ۲	ام
نصف	نصف	ثلث	سدس
۳	۳	۲	۱

اور اگر چھ کے دو ثلث یعنی چار بڑھ جائیں تو عول دس تک ہوگا یہ اس وقت ہے جب نصف، ثلثان، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں، جیسے میت نے زوج، دو حقیقی بہنیں، دو اخیافی بہنیں اور ایک ماں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۱۰

میت

زوج	اخت عینی ۲	اخت اخیافی ۲	ام
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۴	۲	۱

بارہ میں عول سترہ تک ہوتا ہے فقط طاق جفت نہیں، اگر بارہ کے سدس کا نصف یعنی ایک بڑھ جائے تو عول تیرہ تک ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب ربع، ثلثان اور سدس جمع ہو جائیں مثلاً میت نے ایک بیوی اور دو حقیقی بہنیں اور ایک اخیافی بہن چھوڑی۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

میت

زوجہ	دو اخت عینی	ایک اخت اخیافی
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

اور اگر بارہ پر اضافہ ہو جائے بارہ کے ربع یعنی تین کا تو یہ عول ہوگا پندرہ تک یہ اس وقت ہوگا جب ربع، ثلثان اور ثلث جمع ہو جائیں مثلاً میت نے زوجہ اور دو حقیقی بہنیں اور دو اخیافی بہنیں چھوڑی۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

میت

زوجہ	اخت عینی ۲	اخت اخیافی ۲
ربع	ثلثان	ثلث
۳	۸	۴

www.Bhalli.Info

اور اگر بارہ پر بارہ کے ربع یعنی تین اور سدس یعنی دو کا اضافہ ہو جائے تو عول سترہ تک ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب ربع، ثلثان، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں مثلاً میت نے زوجہ، دو حقیقی بہنیں دو اخیافی بہنیں اور ایک ماں کو چھوڑا۔

مسئلہ ۲۱ — عول ۱۷

میت

زوجہ	اخت عینی ۲	اخت اخیافی ۲	ام
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۸	۴	۲

جمہور کے نزدیک ۲۴ میں صرف ایک ہی عول ہوتا ہے ۲۷ تک، جیسا کہ مسئلہ منبریہ میں ہوا جس کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ ۲۴ — عول ۲۷

میت

زوجہ	بنتان	اب	اُم
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
۳	۱۶	۴	۴

حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک ۲۴ میں ۳۱ تک عول ہوتا ہے جس کا نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۲۴ — عول ۳۱

میت

زوجہ	اُم	اُختان (علاتی یا حقیقی)	اُختان اخیافی	ابن کافر
ثمن	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۴	۱۶	۸	

﴿الشق الثانی﴾...... تصحیح سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے کتنے اصول ہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) تصحیح کی مراد (۲) تصحیح کے اصول۔

﴿جواب﴾...... (۱) **تصحیح کی مراد:**۔ تصحیح کا لغوی معنی رفع السقم بیماری کا رفع ہے۔ وارثین پر حصے منکسر ہونے کی صورت میں حصوں کے انکسار کو دفع کرنے کا نام اصطلاح فرائض میں تصحیح ہے، بالفاظ دیگر سہام اور رؤس کے درمیان جو کسر واقع ہے اس کو زائل کرنا۔

(۲) **تصحیح کے اصول:**۔ مسائل کی تصحیح میں سات اصول کی طرف احتیاج ہوتی ہے ان میں سے تین سہام اور رؤس کے درمیان اور چار رؤس اور رؤس کے درمیان ہوتے ہیں، وارثوں کے حصوں کو سہام بھی کہا جاتا ہے اور عدد سہام بھی کہا جاتا ہے اور وارثوں کی تعداد کو رؤس بھی کہا جاتا ہے اور عدد رؤس بھی کہا جاتا ہے، وہ سات اصول جن کی طرف مسائل کی تصحیح میں احتیاج ہوتی ہے ان میں سے تین اصول سہام اور رؤس کے درمیان ہوتے ہیں، ان میں سے پہلا اصول یہ ہے۔

پہلا اصول:۔ یہ ہے کہ اگر ایک فریق کے سہام اس پر بغیر کسر کے تقسیم ہو سکیں تو پھر ضرب کی طرف احتیاج نہیں ہوگی مثلاً میت نے ماں، باپ اور دو بیٹیاں چھوڑیں ماں کیلئے سُدس، باپ کیلئے بھی سدس اور دو بیٹیوں کیلئے ثلثان ہیں تو چونکہ سُدس کا

اجتماع ہوا ثلثان کے ساتھ اور سُدس چھوٹا ہے تو مسئلہ چھ سے بنے گا، باپ کیلئے ایک حصہ اور ماں کیلئے بھی ایک حصہ اور دو بیٹیوں کیلئے چار حصے ہیں، ہر بیٹی کیلئے دو حصے ہیں چونکہ سہام عدد رؤس پر تقسیم ہو گئے بغیر کسر کے تو لہٰذا ضرب کی طرف احتیاج نہیں ہوگی۔

دوسرا اصول:۔ ورثاء میں سے فقط ایک طائفہ پر کسر واقع ہو لیکن جس فریق پر کسر واقع ہوا اس کے عدد رؤس اور عدد سہام کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو جس فریق پر کسر واقع ہوا اس کے عدد رؤس کے وفق کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں اگر اس میں عول نہ ہوا اگر اس میں عول ہوا ہو تو پھر وفق کو ضرب دیا جائے گا عول میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، غیر عائلہ کی مثال کسی میت نے ماں، باپ اور دس بیٹیاں چھوڑیں۔

مسئلہ ۶ — مضروب ۵ — تصحیح ۳۰

میت

ماں	باپ	بنات ۱۰
سدس	سدس	ثلثان
۱/۵	۱/۵	۴/۲۰
		فی بیٹی دو حصے

دس بیٹیوں کیلئے چار حصے ہیں اور چار دس پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا، عدد سہام یعنی چار میں اور عدد رؤس یعنی دس میں توافق بالنصف ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے تو عدد رؤس یعنی دس کے وفق یعنی پانچ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں تو حاصل ضرب تیس ہوا تو تیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔

عائلہ کی مثال کسی میت نے زوج، اب، ام اور چھ بیٹیوں کو چھوڑا اب زوج کیلئے ربع ہے اور باپ کیلئے سُدس اور ماں کے لئے بھی سُدس، چھ بیٹیوں کے لئے ثلثان ہیں یہ مسئلہ بارہ سے بنے گا کیونکہ نوع اول کے ربع کا اختلاط ہوا ہے نوع ثانی کے بعض کے ساتھ تو مسئلہ بارہ سے بنے گا زوج کے لئے تین ماں کے لئے دو، باپ کیلئے بھی دو اور چھ بیٹیوں کیلئے آٹھ ہے، عول پندرہ تک ہوگا، تو ثلثان آٹھ حصے ہیں اور آٹھ حصے چھ بیٹیوں پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے، عدد سہام یعنی آٹھ اور عدد رؤس یعنی چھ کے درمیان نسبت توافق کی ہے اور توافق بالنصف ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے لہٰذا عدد رؤس چھ کے نصف یعنی تین کو ضرب دی عول یعنی پندرہ میں تو ۴۵ ہو جائے گا تو مسئلہ کی تصحیح پینتالیس سے ہوگی تو زوج کے لئے تین تھا اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دیں تو نو ہو جائے گا اور باپ کے لئے پہلے دو تھا اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دیں تو چھ ہو جائے گا اسی طرح ماں کے لئے اور چھ بیٹیوں کے لئے آٹھ حصے تھے اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دی تو چوبیس ہو جائے گا ہر ایک بیٹی کے لئے چار حصے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۲ — عول ۱۵ — مضروب ۳ — تصحیح ۴۵

میت

زوج	اب	ام	بنات ۶
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳/۹	۲/۶	۲/۶	۸/۲۴

www.Bhalli.Info

تیسرا اصول:۔ ورثاء میں سے ایک طائفہ پر کسر واقع ہو اور جس فریق پر کسر واقع ہو اس کے عدد رؤس اور عدد سہام کے درمیان نسبۃ تباین کی ہو تو جس فریق پر کسر واقع ہو اس کے عدد رؤس کے کل کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں اگر عول نہ ہوا ہو اگر عول ہوا ہو تو پھر عول میں ضرب دی جائے گی، غیر عائلہ کی مثال کہ مثلاً میت نے ماں، باپ اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں تو اب ماں کیلئے سُدس اور باپ کیلئے سُدس ہے اور خمس بنات کیلئے ثلثان ہیں تو اب مسئلہ چھ سے بنے گا کیونکہ چھوٹا عدد سُدس ہے، ماں کیلئے ایک اور باپ کیلئے بھی ایک اور خمس بنات کیلئے چار ہیں، اور چار حصے خمس بنات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد رؤس یعنی پانچ اور عدد سہام یعنی چار ان کے درمیان نسبت تباین کی ہے تو اب عدد رؤس کے کل یعنی پانچ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں تو حاصل ضرب تیس ہو جائے گا تو مسئلہ کی تصحیح تیس سے ہوگی۔

مسئلہ ۶ — مضروب ۵ — تصحیح ۳۰

میت

ماں	باپ	خمس بنات
سُدس	سُدس	ثلثان
۱/۵	۱/۵	۴/۲۰

عائلہ کی مثال کہ میت نے زوج اور خمس اخوات کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ — عول ۷ — مضروب ۵ — تصحیح ۳۵

میت

زوج	خمس اخوات
نصف	ثلثان
۳/۱۵	۴/۲۰
	فی بیٹی چار حصے

پہلا ضابطہ:۔ وہ چار اصول جو رؤس اور رؤس کے درمیان ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اصول کہ ورثاء کے فریقوں میں سے دو یا دو سے زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور ورثاء کے عدد رؤس کے درمیان نسبت تماثل کی ہو اس صورت میں اعداد میں سے کسی ایک کو ضرب دی جائیگی اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، مثلاً میت نے ست بنات اور ثلث جدات اور ثلثۃ اعمام چھوڑیں، ست بنات کیلئے ثلثان اور ثلث جدات کیلئے سدس، مسئلہ چھ سے بنے گا کیونکہ چھوٹا عدد سُدس ہے، ست بنات کیلئے چار اور ثلث جدات کیلئے ایک حصہ اور ثلث اعمام کیلئے بھی ایک حصہ، چھ بیٹیوں کیلئے چار حصے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے لیکن ان میں توافق بالنصف ہے دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے لہٰذا عدد رؤس کے وفق یعنی تین کو ہم نے محفوظ کر لیا، اور ثلث جدات کیلئے ایک ہے اور ایک تین جدات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد رؤس یعنی تین اور سہام یعنی ایک میں نسبت تباین کی ہے ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی تین کو محفوظ کر لیا اور ثلثۃ اعمام کیلئے ایک ہے اور یہ ایک تین اعمام پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد رؤس یعنی تین اور سہام یعنی ایک میں نسبت تباین کی ہے تو ہم

نے عدد رؤس کے کل یعنی تین کو محفوظ کر لیا اب دیکھا کہ یہ جو ہم نے عدد کو محفوظ کیا یعنی تین، تین، تین انمیں نسبت تماثل کی ہے ان میں سے ایک یعنی تین کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں تو اٹھارہ ہو گئے، اب اٹھارہ سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، ست بنات کیلئے چار حصے تھے تین کو چار سے ضرب دی تو بارہ ہو گئے، ثلث جدات کیلئے ایک تھا ضرب دی تو تین ہو گیا اسی طرح ثلثۃ اعمام کیلئے ایک تھا ضرب دی تو تین ہو گیا۔

مسئلہ ۶ — مضروب ۳ — تصحیح ۱۸

میت

ست بنات	ثلث جدات	ثلثۃ اعمام
ثلثان	سُدس	عصبہ
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

دوسرا ضابطہ:۔ ورثاء کے فریقوں میں سے دو یا دو سے زائد پر کسر واقع ہو اور اعداد رؤس کے درمیان نسبۃ تداخل کی ہو پھر دیکھیں گے کہ ان اعداد میں سے جو اکثر ہے اس کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، مثلاً میت نے اربع زوجات اور ثلث جدات اور اثنا عشر اعماماً کو چھوڑا، اربع زوجات کیلئے ربع ہے اور ثلث جدات کیلئے سُدس ہے اور ربع کا اختلاط ہو رہا ہے سُدس کیساتھ تو مسئلہ بارہ سے بنے گا اربع زوجات کیلئے ربع یعنی تین حصے اور ثلث جدات کیلئے دو ہیں اور اثنا عشر اعماماً کیلئے سات، تین حصے چار زوجات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد رؤس یعنی چار اور عدد سہام یعنی تین ان میں نسبۃ تباین کی ہے اس لئے ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی چار کو محفوظ کر لیا اور دو حصے ثلث جدات پر بغیر کسر کے تقسیم ہو سکتے ہیں اور عدد رؤس یعنی تین اور سہام یعنی دو میں نسبت تباین کی ہے تو ہم نے تین کو محفوظ کر لیا اور سات حصے اثنا عشر اعماماً پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور سات اور بارہ میں بھی نسبت تباین کی ہے تو ہم نے بارہ کو محفوظ کر لیا، تو جو ہم نے محفوظ کیا یعنی تین، چار، بارہ ان میں سے بڑا عدد بارہ کا ہے تو چار بھی اس کو فنا کر سکتا ہے اور تین بھی بارہ کو فنا کر سکتا ہے اور ان میں سے بڑا عدد بارہ کا ہے تو اس کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی بارہ میں تو ۱۴۴ ہو گئے تو ایک سو چوالیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ اربع زوجات کیلئے تین تھا اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ کے ساتھ تو ۳۶ ہو گئے اور ثلث جدات کیلئے دو حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ میں تو چوبیس ہو گئے اور اثنا عشر اعماماً کیلئے سات حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ میں تو ۸۴ ہو گئے۔

مسئلہ ۱۲ — مضروب ۱۲ — تصحیح ۱۴۴

میت

اربع زوجات	ثلث جدات	اثنا عشر اعمام
ربع	سدس	عصبہ
۳/۳۶	۲/۲۴	۷/۸۴

تیسرا ضابطہ:۔ یہ ہے کہ ورثاء کے دو یا دو سے زائد فریقوں پر کسر واقع ہو جن فریقوں پر کسر واقع ہوا ان میں سے

www.Bhatti.Info

بعض کے اعداد رؤس کے درمیان نسبت توافق کی ہو اس وقت ایک کے وفق کو ضرب دی جائے دوسرے کے کل میں پھر دیکھا جائے گا کہ حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان نسبت توافق کی ہے یا نہیں، اگر نسبت توافق کی ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے ثالث کے وفق میں اور اگر نسبت توافق کی نہ ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے تیسرے کے کل میں پھر دیکھا جائے حاصل ضرب اور رابع کے درمیان نسبت توافق کی ہے یا نہیں اگر نسبت توافق کی ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے رابع کے وفق میں اور اگر توافق کی نسبت نہیں تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے رابع کے کل میں اسی طرح چلتے جائیں پھر حاصل ضرب کو ضرب دی جائے اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، مثلاً میت نے چار زوجات، اٹھارہ بیٹیاں، پندرہ جدات اور چھ اعمام کو چھوڑا، چار زوجات کیلئے ثمن ہوگا کیونکہ بیٹیاں موجود ہیں اور اٹھارہ بیٹیوں کیلئے ثلثان ہیں اور پندرہ جدات کیلئے سُدس ہے اب ثمن کا اختلاط ہو رہا ہے دوسرے عدد کیساتھ تو ضابطہ کی رو سے مسئلہ چوبیس سے بنے گا چار زوجات کیلئے ثمن تین حصے ہونگے اور ثمانی عشر بنات کیلئے ۱۶ حصے ہیں اور پندرہ جدات کیلئے چار حصے ہیں اور چھ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے، چار زوجات کیلئے ۳ حصے ہیں اور تین حصے چار پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد رؤس یعنی چار اور عدد سہام یعنی تین ان کے درمیان نسبۃ تباین کی ہے تو ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی چار کو محفوظ کر لیا، اور اٹھارہ بیٹیوں کا حصہ سولہ ہیں اور سولہ اٹھارہ پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد رؤس یعنی اٹھارہ اور عدد سہام یعنی سولہ کے درمیان توافق بالنصف ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے عدد رؤس کے وفق یعنی نو کو محفوظ کر لیا۔

اور پندرہ جدات کیلئے چار حصے ہیں اور چار حصے پندرہ جدات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد رؤس یعنی پندرہ اور عدد سہام یعنی چار میں نسبت تباین کی ہے تو ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی پندرہ کو محفوظ کر لیا، اور چھ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے اور ایک چھ پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد رؤس یعنی چھ اور عدد سہام یعنی ایک میں نسبت تباین کی ہے تو ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی چھ کو محفوظ کر لیا تو اعداد محفوظہ ۴، ۶، ۹، ۱۰ ہیں ان میں سے بعض کے درمیان نسبت توافق کی ہے مثلاً چار اور چھ ان میں توافق بالنصف ہے دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے چار کا نصف یعنی دو کو ضرب دی دوسرے کے کل یعنی چھ میں تو بارہ ہو گئے اب بارہ اور نو ہیں ان میں توافق بالثلث ہے کیونکہ تین دونوں کو فنا کر سکتا ہے تو نو کا وفق یعنی تین اس کو ضرب دی بارہ میں تو چھتیس ہو گئے، اب چھتیس اور پندرہ میں توافق کی نسبۃ ہے تین دونوں کو فنا کر سکتا ہے تو ان میں توافق بالثلث ہے چھتیس کو ضرب دی پندرہ کے وفق یعنی پانچ میں تو یہ ایک سو اسی بن گئے، اب ایک سو اسی کو اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں ضرب دی یہ چار ہزار تین سو بیس ہو گئے۔

اب چار ہزار تین سو بیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ چار زوجات کیلئے تین حصے تھے اس تین کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اسی میں تو پانچ سو چالیس ہو جائے گا اور ثمانی عشر بنات کیلئے ۱۶ حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اسی میں تو دو ہزار آٹھ سو اسی ہو جائے گا اور خمس عشر جدات کیلئے ۴ حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اسی میں تو یہ سات سو بیس ہو جائیگا اور ست اعمام کیلئے ایک حصہ تھا اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اسی میں تو ایک سو اسی ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴۳ مضروب ۱۸۰ تصحیح ۴۳۲۰

میت

چار زوجات	۱۸ بنات	پندرہ جدات	چھ اعمام
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳/۵۴۰	۱۶/۲۸۸۰	۴/۷۲۰	۱/۱۸۰

چوتھا ضابطہ:۔ ورثاء کے فریقوں میں سے دو یا دو سے زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور اعداد رؤس کے درمیان نسبت تباین کی ہو تو ایک فریق کے عدد رؤس کے کل کو ضرب دی جائے دوسرے کے کل میں پھر حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں اور پھر حاصل ضرب کو چوتھے کے کل میں ضرب دی جائے اسی طرح چلتے جائیں پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

مثلاً میت نے زوجتین، ست جدات، عشر بنات اور سبعہ اعمام کو چھوڑا، زوجتین کیلئے ثمن ہے اور ست جدات کیلئے سدس ہے اور عشر بنات کیلئے ثلثان ہیں چونکہ ثمن کا اختلاط ہو رہا ہے دوسرے عدد کے ساتھ تو ضابطہ کی رو سے مسئلہ چوبیس سے بنے گا زوجتین کیلئے تین اور ست جدات کیلئے چار حصے اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے اور سبعہ اعمام کیلئے ایک حصہ ہوگا، زوجتین کیلئے تین حصے ہیں اور تین حصے زوجتین پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور ان میں نسبت تباین کی ہے تو ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی دو کو محفوظ کر لیا، اور چھ جدات کے چار حصے ہیں اور چار حصے چھ پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے چار اور چھ ان میں توافق بالنصف ہے دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے تو ہم نے چھ کے نصف یعنی تین کو محفوظ کر لیا اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے ہیں اور سولہ حصے عشر بنات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور اعداد رؤس یعنی عشر بنات اور سہام یعنی سولہ کے درمیان توافق بالنصف ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کو فنا کر سکتا ہے تو ہم نے عدد رؤس کے نصف یعنی پانچ کو محفوظ کر لیا اور سبعہ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے اور ایک سات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد رؤس یعنی سات اور عدد سہام یعنی ایک میں نسبت تباین کی ہے تو ہم نے عدد رؤس کے کل یعنی سات کو محفوظ کر لیا تو اعداد محفوظہ ۲، ۳، ۵، ۷ ہیں اور ان میں نسبت تباین کی ہے دو کو تین میں ضرب دیں تو چھ ہو گیا پھر چھ کو ضرب دیں پانچ میں تو تیس ہو گئے پھر تیس کو ضرب دی سات میں تو ۲۱۰ ہو گئے پھر ۲۱۰ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں تو یہ ۵۰۴۰ ہو گئے تو مسئلہ کی تصحیح پانچ ہزار چالیس سے ہوگی، اب زوجتین کے تین حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۶۳۰ ہو گئے اور ست جدات کیلئے چار حصے ہیں اس کو ضرب دی مضروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۸۴۰ ہو گئے اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے ہیں اس کو ضرب دی مضروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۳۳۶۰ ہو گئے اور سبعہ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۲۱۰ ہو گئے۔

مسئلہ ۴۴ مضروب ۲۱۰ تصحیح ۵۰۴۰

میت

زوجتین	ست جدات	عشر بنات	سبعہ اعمام
ثمن	سُدس	ثلثان	عصبہ
۳/۶۳۰	۴/۸۴۰	۱۶/۳۳۶۰	۱/۲۱۰

www.Bhalli.Info

﴿الورقۃ الخامسہ فی البلاغۃ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **وَ التَّعْقِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ الْكَلَامُ خَفِيَّ الدَّلَالَةِ عَلَى الْمَعْنَى الْمُرَادِ وَالْخِفَّةُ إِمَّا مِنْ جِهَةِ اللَّفْظِ بِسَبَبِ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاخِيْرٍ اَوْفَصْلٍ وَيُسَمّٰى تَعْقِيْدًا لَفْظِيًّا۔**

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، عبارت کی تشریح کر کے تعقید لفظی کو مثال سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) تعقید لفظی کی وضاحت مع مثال۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مر فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ تعقید کے معنی یہ ہیں کہ کلام متکلم کے معنی مرادی پر خفی الدلالۃ ہو اور یہ خفا یا تو لفظی خلل کے اعتبار سے ہوگا، مثلاً تقدیم یا تاخیر یا دو لفظوں میں فصل ہونے کی بناء پر اور اس خفاء کا نام تعقید لفظی رکھا جاتا ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ تعقید یعنی کلام کی پیچیدگی یہ ہے کہ کوئی کلام اپنا معنی مرادی صاف طور پر نہ بتائے، بلکہ کلام کی مراد مخفی رہے پھر یہ پیچیدگی اور خفاء کبھی لفظ اور کبھی معنی کی جہت سے آتا ہے اور ان دونوں کے اسباب بھی مختلف ہیں لفظ کی جہت سے آنے والے خفاء اور پیچیدگی کو تعقید لفظی کہیں گے اور معنی کی جہت سے آنے والے خفاء کو تعقید معنوی کہیں گے تعقید لفظی کے اسباب تقدیم ماحقہ التاخر، تاخیر ماحقہ التقدیم، مبتداء وخبر، موصوف وصفت، حال و ذوالحال وغیرہ کے درمیان کسی اجنبی لفظ کے ذریعہ فصل کرنا وغیرہ ہیں جن کی وجہ سے فہم مراد میں مشکل ہو جائے۔

(۴) تعقید لفظی کی وضاحت مع مثال:۔ تعقید لفظی کی وضاحت ہو چکی ہے کہ تعقید لفظی اس پیچیدگی کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے کلام کا معنی مخفی ہو اور وہ پیچیدگی لفظوں کے ہیر پھیر وغیرہ مثلاً **تقدیم ماحقہ التاخیر، تاخیر ماحقہ التقدیم، فصل بالا جنبی** کی وجہ سے ہو جیسے۔

جفخت وهم لايجفخون بها ٥ بهم شيم على الحسب الاغر دلائل

(فخر کیا حالانکہ وہ لوگ ان پر فخر نہیں کرتے ان لوگوں پر ایسے اچھے اخلاق نے جو معزز حسب ونسب پر دلالت کرتے ہیں)

اس شعر کے ترجمہ سے شاعر کی مراد سمجھ میں نہیں آئی۔ کیونکہ اس شعر میں الفاظ کا ایسا ہیر پھیر ہے جس نے معنی مرادی کو مخفی کر دیا ہے اس شعر میں ہیر پھیر یہ ہے کہ **جفخت** فعل کے فاعل و متعلق کو مؤخر کر کے فعل و فاعل اور متعلق کے درمیان فصل بالاجنبی کر دیا گیا ہے، اسی طرح **دلائل** موصوف کو مؤخر اور **علی الحسب الاغر** صفت کو مقدم کر دیا گیا ہے، تقدیر عبارت یوں ہے، **جفخت بهم شيم دلائل على الحسب الاغر وهم لايجفخون بها** تو اس طرح ترتیب کے ساتھ الفاظ کو ذکر کرنے سے معنی مرادی واضح ہو گیا، کہ اس گھرانے پر ایسے اچھے اخلاق نے فخر کیا ہے جو گھرانے کی شرافت اور اعلیٰ

حسب ونسب پر دلالت کرنے والے ہیں، حالانکہ یہ لوگ خود ان اخلاق پر فخر نہیں کرتے، تو اس لفظی ہیر پھیر کو جس کی وجہ سے معنی مرادی مخفی ہو جائے تعقید لفظی کہتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **الانشاء اما طلبی او غیر طلبی فالطلبی مایستدعی مطلوبا غیر حاصل وقت الطلب وغیر الطلبی مالیس کذلك وَالاوّل یکون بخمسة اشیاء الامر والنهی والاستفهام والتمنی والنداء۔**

عبارت کی تشریح کیجئے۔ اشیاء خمسہ میں سے ہر ایک کی مثال ذکر کریں۔ امر کے صیغوں کو مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) اشیاء خمسہ کی مثال (۳) امر کے صیغوں کی مثالوں سے وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں انشاء کی قسموں کو بیان کیا جارہا ہے کہ انشاء کی دو قسمیں ہیں ایک انشاء طلبی اور دوسری انشاء غیر طلبی۔

انشاء طلبی وہ کلام ہے جس کے ذریعے کوئی متکلم ایک ایسے مطلوب کو چاہے جو بوقت طلب غیر موجود ہو جیسے کہ اس کی آئندہ ذکر کی جانے والی پانچ اقسام پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ امر کے ذریعے متکلم نے فعل کو اور نہی کے ذریعے کسی فعل سے رکنے کو اور استفہام کے ذریعے علم شیئ کو اور تمنی کے ذریعے شیئ محبوب کو اور نداء کے ذریعے منادیٰ کی توجہ کو طلب کیا ہے اور یہ پانچوں ایسی چیزیں ہیں کہ بوقت طلب موجود و حاصل نہ تھیں۔ بلکہ ان کو جملوں کے ذریعے چاہا اور طلب کیا گیا۔

انشاء غیر طلبی وہ کلام ہے جس میں کسی ایسے مطلوب کو نہ چاہا جائے جو بوقت طلب غیر حاصل ہو۔

(۲) اشیاءِ خمسہ کی مثال:۔

۱...... امــــر کے معنی ہیں فعل کو بطور استعلاء طلب کرنا (استعلاء کے معنی یہ ہیں کہ آمر اپنے آپ کو مخاطب کے مقابلے میں عالی رتبہ سمجھے خواہ وہ اصل میں عالی رتبہ ہو یا نہ ہو) جیسے **خذِ الکتاب بقوة** (کتاب کو مضبوطی سے پکڑ)۔

۲...... نہــی بطور استعلاء ترک فعل کے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ (طلب فعل کو روکنا نہیں ہے) اور اس کے لیے ایک ہی صیغہ مخصوص ہے اور وہ لائے نہی کے ساتھ والا مضارع ہے جیسے **ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها** (فساد برپا نہ کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد)۔

۳...... **استفهام** کسی چیز کے بارے میں حال دریافت کرنا اور اس کے ادوات (حروف) **همزه، هل، ما، مَن، متی، ایان، کیف، این، انیٰ، کم،** اور **انی** ہیں۔

۴...... **تمنّی** کسی ایسی محبوب چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں جس کے حصول کی امید دو وجہوں سے نہ کی جاتی ہو ایک وجہ یہ کہ اس کا حصول محال ہو اور دوسری وجہ یہ کہ اس کا وقوع خارج میں بعید ہو۔ پہلے کی مثال یہ شعر ہے۔

الا لیت الشباب یعود یوما ۔۔۔ فأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ المشیب

www.Bhalli.Info

کہ کاش میری جوانی کسی روز لوٹ آتی تو میں اسے ان تمام جان گداز واقعات سے مطلع کرتا جو بڑھاپے نے میرے ساتھ برتے ہیں دوسرے کی مثال تنگ دست کا قول ہے کیت لی الف دینار کہ کاش میرے پاس ہزار دینار ہوتے۔

۵......نداء یا اقبال (مخاطب کی توجہ) کو ایسے حروف سے طلب کرتا ہے جو اَدْعُوْ (میں پکارتا ہوں) کے قائم مقام ہوں، نداء کے آٹھ حروف ہیں۔یاء همزه ، ای، آ، آی، ایاء هیاء وا جیسے یا عبدالله ۔

(۳) امر کے صیغوں کی مثال سے وضاحت:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اما النداء فهو طلب الاقبال بحرف نائب مناب ادعو وادواته ثمانية

اسكان نعمان الاراك تيقنوا بانكم فی ربع قلبی سكان

ادوات نداء کیا کیا ہیں، قرب اور بعد کے اعتبار سے ادوات نداء کی تفصیل بیان کریں۔ مذکورہ شعر کے استشہاد کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ادوات نداء کی نشاندہی (۲) قرب اور بعد کے اعتبار سے ادوات نداء کی تفصیل (۳) مذکورہ شعر کے استشہاد کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) ادوات نداء کی نشاندہی:۔ ادوات نداء آٹھ ہیں۔

یاء همزه، ای ، آ ، آی ، ایا ، هیا ، وا.

(۲) قرب اور بعد کے اعتبار سے ادوات نداء کی تفصیل:۔ "همزہ" اور "ای" منادیٰ قریب کیلئے مخصوص ہیں ان کے علاوہ باقی تمام حروف منادیٰ بعید کے لئے آتے ہیں۔

(۳) مذکورہ شعر کے استشہاد کی وضاحت:۔ اس شعر میں شاعر نے منادیٰ بعید کو منادیٰ قریب کے مرتبہ درجہ میں اتار کر اس کے لئے حرف نداء همزہ کو استعمال کیا ہے، جو کہ منادیٰ قریب کے لئے موضوع ہے، حالانکہ شاعر کے درمیان اور اس کے منادیٰ (سکانِ نعمانِ اراک) کے درمیان کئی میلوں کا فاصلہ ہے مگر شاعر نے یہ بات سمجھانے اور تاثر دینے کے لئے همزہ کو استعمال کیا کہ میرا منادیٰ اگرچہ بعید ہے، مگر وہ میرے دل ودماغ اور تصور پر ہر وقت چھایا ہوا ہے، اسی وجہ سے اسے بعید نہ سمجھو بلکہ وہ میرے دل کے انتہائی قریب ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... اِذَا اُرِيْدَ اِفَادَةُ السَّامِعِ حُكْماً فَاَىُّ لَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنىً فِيْهِ فَالْاَصْلُ ذِكْرُهٗ وَاَىُّ لَفْظٍ عُلِمَ مِنَ الْكَلَامِ لِدَلَالَةِ بَاقِيْهِ عَلَيْهِ فَالْاَصْلُ حَذْفُهٗ وَاِذَا تَعَارَضَ هٰذَانِ الْاَصْلَانِ فَلَا يُعْدَلُ عَنْ مُقْتَضٰى اَحَدِهِمَا اِلٰى مُقْتَضَى الْاٰخَرِ اِلَّا لِدَاعٍ۔

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ دواعی ذکر کیا کیا ہیں مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) دواعی ذکر کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱و۲) عبارت پر اعراب وتشریح:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ ۔

(۳) دواعی ذکر کی وضاحت مع امثلہ:۔

۱...ذکر کا پہلا داعی وسبب وضاحت وپختگی ہے اور وضاحت اور پختگی سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی کلام کے مخصوص لفظ کو ذکر نہ بھی کیا جائے تب بھی وہ کلام پختہ اور واضح ہو مگر اس مخصوص لفظ کو ذکر کرنے کی وجہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ اس کی وضاحت اور پختگی میں مزید اضافہ ہو جائے گا جیسے اولٰئك علیٰ هدیً من ربهم واولٰئك هم المفلحون یہاں اگر دوسرا اولٰئک ذکر نہ کیا جاتا تو بھی اصل معنی اور مراد تو حاصل ہو ہی جاتی کہ وہ لوگ من جانب اللہ ہدایت یافتہ ہیں اور وہ بامراد وکامیاب ہیں، دیکھئے یہ کلام واضح اور پختہ ہے مگر ایک اور اولٰئك داخل کر دیا گیا تو مزید پختگی آ گئی اور معنی یہ ہو گیا کہ وہی لوگ من جانب اللہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور وہی لوگ بامراد وکامیاب ہیں کوئی اور نہیں یہاں مسند الیہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

۲...ذکر کا دوسرا داعی یہ ہے کہ اگر بجائے ذکر کے اس لفظ کو حذف کیا جائے اور محذوف پر دلالت کرنے والا کوئی واضح وقوی قرینہ بھی موجود نہ ہو یا قرینہ تو واضح وقوی ہو مگر فہم سامع ضعیف وکمزور ہو۔ نتیجۃً اس کلام سے بجائے معنی مرادی کے دوسرا معنی غیر مرادی کا وہم ہو سکتا ہو تو ایسی صورت میں اس لفظ کو ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ جیسے مثلاً آپ اپنے مخاطب کے سامنے زید کے فضائل اور اس کی خوبیاں بیان کر رہے تھے اور اس درمیان کچھ ادھر اُدھر کی دوسری باتیں بھی ہوئیں یا اس ضمن میں کسی اور صاحب کا تذکرہ آ گیا اور زید کا تذکرہ کئے ہوئے کافی دیر بھی ہو چکی ہے، پھر آپ یوں کہیں "هو نعم الصديق" وہ کیا ہی خوب دوست ہے، تو ممکن ہے کہ آپ کا مخاطب مذکورہ بالا وجوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے هو کی ضمیر کا مرجع کوئی دوسرا شخص سمجھ لے۔ مثلاً بجائے زید کے عمر یا بکر کو اچھا دوست سمجھ بیٹھے تو لہٰذا آپ کو ایسے موقع پر هو کے مرجع یعنی زید کو ذکر کرنا ضروری ہوا اور آپ کو یوں کہنا چاہئے۔ "زيد نعم الصديق" یہاں ذکر کیا جانے والا لفظ زید ہے جو کلام میں مسند الیہ واقع ہوا ہے۔

۳.... ذکر کا تیسرا داعی یہ ہے کہ سامع کی غباوت اور کم عقلی پر اشارے کنائے کے طور پر چھیڑ اور چوٹ کرنا مقصود ہو، جیسے ایک غبی شخص نے کسی ذکی اور دانا آدمی سے یوں پوچھا کہ (ماذا قال عمرو) عمرو نے کیا کہا؟ اب ظاہر ہے جواب میں صرف "قال كذا" کہنا چاہئے تھا مگر اس کی بجائے جس مسئول عنہ کا نام سوال میں آ چکا تھا اسے اپنے جواب (عمرو قال كذا) میں مکرر ذکر کر کے اس غبی مخاطب پر لطیف پیرائے میں چوٹ کر دی ہے۔ کہ اے میرے مخاطب تو اس قدر کم عقل اور زود

www.Bhalli.Info

نسیان ہے کہ تو سوال کر کے خود اپنا مسئول عنہ بھول گیا ہوگا اس لئے مجھے پورا جواب مسئول عنہ کے تسمیہ کے ساتھ ذکر کرنا پڑا تا کہ تیرے ذہول ونسیان کا تدارک ہو سکے، یہاں ذکر کیا جانے والا لفظ عمرو ہے جو کلام میں مسندالیہ واقع ہو رہا ہے۔

۴....ذکر کا چوتھا داعی سامع کے لئے کلام کو اسقدر محکم و پختہ کرنا ہوتا ہے کہ جس سے اس سامع کو بجز اعتراف و اقرار کے کوئی چارہ کار نہ ہو اور انکار ورد کی کوئی گنجائش نہ رہے، جیسے اگر زید نے عمرو سے ایک ہزار درہم کا قرض لیا تھا اور اس کا کچھ لوگوں کی موجودگی میں اقرار واعتراف بھی کر چکا تھا کہ میں نے عمرو سے ایک ہزار درہم بطور قرض لئے تھے مگر کچھ دنوں بعد قرض خواہ عمرو نے مقروض زید سے اپنا قرضہ طلب کیا تو وہ منکر ہو گیا اور دینے سے انکار کر دیا۔اب معاملہ عدالت میں پہنچا اور بقاعدہ **البینة علی المدعی والیمین علیٰ من انکر** عمرو مدعی سے گواہ طلب کیا گیا اور اس نے گواہ پیش کر دیا اب اس گواہ سے حاکم وقاضی عدالتی وقانونی زبان میں سوال کرتے ہوئے یوں پوچھے گا کہ **ھل اقر زید ھذا بان علیه الف درھم** تو اس کے جواب میں زیرک وہوشیار شاہد نے یوں کہا **نعم زید ھذا اقر بان علیه الف درھم** دیکھئے اگر یہ شاہد صرف **نعم** کہتا یا **نعم ھو اقر بان علیه الف درھم** کہتا تب بھی بات درست اور مراد حاصل ہو جاتی مگر ان دونوں صورتوں میں بھی کسی دوسرے وقت مدعی علیہ زید کچھ حیلے اور تاویلات بعیدہ کر سکتا تھا کہ اس شاہد نے فلاں دن بوقت شہادت جو بیان دیا تھا وہ سچا تو ہے مگر اس نے میرا نام زید نہیں لیا یا ھو سے مراد میں نہیں بلکہ کوئی دوسرا شخص کسی اور نام کا یا میرے ہی ہم نام کا نام لیا تھا مگر اس سے مراد میں نہیں بلکہ فلاں زید بن فلاں مراد تھا، اس انکار کے موقع اور امکان کو ختم کرنے کے لئے اس شاہد نے زید ھذا کا لفظ بڑھا کر دوسرے سارے احتمالات کا دفعیہ کر دیا اور مقروض مدعی علیہ زید کو پوری طرح اپنے شکنجے میں کس لیا۔

۵....ذکر کا پانچواں داعی وسبب یہ ہے کہ کبھی کسی لفظ کو استعجاب وحیرت کے اظہار کے مقصد سے ذکر کیا جاتا ہے جبکہ اس کلام کا مضمون اور حکم نادر اور انوکھا ہو جیسے ایک شخص سے کسی نے پوچھا **ھل علیٌّ یقاوم الاسد** کیا علی شیر سے مقابلہ کر رہا ہے؟ تو مجیب نے جواب دیا **علیٌّ یقاوم الاسد** علی شیر سے مقابلہ کر رہا ہے۔دیکھیے علی کا ذکر اسم ظاہر کی شکل میں سائل کے سوال میں آ چکا تھا اب مجیب کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی تھا کہ **نعم** یا **نعم ھو یقاوم الاسد** مگر اس نے بجائے ضمیر کے اسم ظاہر لا کر اپنے تعجب کا اظہار کرنا چاہا ہے کہ ہاں بھائی صورت واقعہ اور حقیقت حال ایسی ہی ہے کہ علی ہی شیر سے نبرد آزما ہو رہا ہے۔چاہے مجھے یا آپ کو کتنا ہی تعجب کیوں نہ ہو۔یہاں بھی سابقہ مثالوں کی طرح ذکر کیا جانے والا لفظ کلام میں مسندالیہ واقع ہو رہا ہے۔

۶....ذکر کا چھٹا داعی وسبب یہ ہے کہ کبھی کسی لفظ کے عظمت یا حقارت والے معنی ظاہر کرنے کے لئے اس کو ذکر کیا جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ لفظ عظمت یا حقارت کا مفہوم ومعنی ادا کرنے والا بھی ہو، جیسے اگر کسی نے آپ سے یوں پوچھا **ھل رجع القائد** کیا امیر لشکر جہاد سے فارغ ہو کر واپس آ گئے؟ اب اگر آپ کو نہ صرف ان کے آنے کی خبر دینا ہے بلکہ یہ بھی بتانا ہے کہ انہیں اس معرکے میں فتح ونصرت بھی حاصل ہوئی ہے اور آپ ان کی عظمت بیان کرنا چاہتے ہیں۔تو آپ یوں جواب

دیں گے **رجع المنصور** فتح یاب امیر لوٹے۔دیکھئے یہاں اگر آپ اپنے جواب میں صرف **نعم** کہتے یا **نعم رجع** یا **نعم رجع الامیر** کہتے تو بھی آپ کیلئے درست تھا کیونکہ سوال میں تو اسم ظاہر آ ہی چکا ہے۔اب اس کے لئے ضمیر لانا چاہئے تھا یا اسی اسم ظاہر کو دوبارہ لے آتے تب بھی صحیح تھا مگر ان صورتوں میں صرف واپسی کا حکم بیان ہوتا اور اس حکم سے زائد امیر کی عظمت بتانے کا مقصد حاصل نہ ہوتا، اب آپ نے جو **المنصور** کی شکل میں اسم ظاہر ذکر کیا اس سے اصل حکم کے ساتھ ایک زائد معنی تعظیم کا بھی ادا ہو گیا اس پر دوسری مثال **رجع المھزوم** کو بھی قیاس کر لیجئے جو تحقیر کا معنی ادا کرتی ہے، ان دونوں مثالوں میں ذکر کیا جانے والا لفظ **المنصور** اور **المھزوم** ہے جو ان مثالوں میں مسندالیہ واقع ہو رہے ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **اِذَا تَعَلَّقَ الْغَرَضُ بِتَفْهِيْمِ الْمُخَاطَبِ اِرْتِبَاطَ الْكَلَامِ بِمُعَيَّنٍ فَالْمَقَامُ لِلتَّعْرِيْفِ وَاِذَا لَمْ يَتَعَلَّقِ الْغَرَضُ بِذَالِكَ فَالْمَقَامُ لِلتَّنْكِيْرِ اَمَّا الضَّمِيْرُ فَيُؤْتٰى بِهٖ الخ۔**

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔معارف میں سے ضمیر اور علم کو کن مقامات میں لایا جاتا ہے۔مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) معارف میں سے ضمیر کے مقامات کی وضاحت (۴) علم کے مقامات کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مر فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔جب مخاطب کو یہ سمجھانا مقصود ہو کہ کلام کسی معین چیز کے ساتھ مربوط اور جڑا ہوا ہے تو یہ مقام مقام تعریف ہے اور جب یہ سمجھانا مقصود نہ ہو تو وہ مقام مقام تنکیر ہے۔معرفہ کی اقسام میں ضمیر کو سب سے مقدم اس لئے کیا کہ وہ اعرف المعارف ہے۔

(۳و۴) ضمیر وعلم کے مقامات کی وضاحت:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... **القصر تخصیص شیئی بشیئی بطریق مخصوص وینقسم الیٰ حقیقی و اضافی۔**

قصر کی تعریف کیجئے۔قصر کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) قصر کی تعریف (۲) قصر کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) قصر کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ

www.Bhalli.Info

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَاَنْأَتْنِی الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰی صَنْعَاءِ الْیَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِیَ الْوِفَاضِ بَادِیَ الْاِنْفَاضِ لَا اَمْلِكُ بُلْغَةً وَلَا اَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضْغَةً۔

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، حارث بن ہمام سے کون اور صنعاء سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) حارث بن ہمام کی مراد (۵) صنعاء کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ بیان کرتا ہے حارث بن ہمام کہتا ہے (کہ) جب سواری بنایا میں نے سفر کی گردن کو اور دور جا پھینکا مجھ کو غربت نے ہمعصروں سے تو پھینک دیا مجھ کو زمانے کے حوادث نے یمن کے (شہر) صنعاء کی طرف پس داخل ہوا میں اُس میں ایسے حال میں کہ خالی تھیلوں والا تھا، ظاہر افلاس والا تھا، مالک تھا میں تھوڑی سی مقدار گذران کا (بھی) اور نہیں پاتا تھا میں اپنے تھیلے میں (گوشت کا) ایک لقمہ۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"اقتعدت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اقتعاد (افتعال) بمعنی سواری بنانا، سوار ہونا۔

"غارب" یہ مفرد ہے اسکی جمع غوارب ہے بمعنی کندھا۔

"الاغتراب" مصدر ہے (افتعال) بمعنی سفر کرنا، وطن سے جانا۔

"انأتنی" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِنْاَءَةٌ (افعال) بمعنی دور کرنا۔

"المتربة" یہ اسم ہے بمعنی فقر وفاقہ، مسکینی۔

"الاتراب" یہ جمع ہے اس کا مفرد تِرْبٌ ہے بمعنی ہم عمر۔

"طوحت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر تطویح (تفعیل) بمعنی پھینکنا، آوارہ پھرنا۔

"طوائح" یہ طائحۃ کی جمع ہے بمعنی حوادثِ زمانہ۔

"خاوی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر خیًا، خُوِیًّا، خوایۃً (ضرب) بمعنی خالی ہونا۔

"الوفاض" یہ وَفْضَۃٌ کی جمع ہے بمعنی تھیلہ۔

"بادی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر بُدُوًّا (نصر) بمعنی ظاہر ہونا۔

"الانفاض" مصدر ہے (افعال) بمعنی فقر، برتن کا خالی ہو جانا۔

"بلغة" اسم ہے بمعنی مسافر کا وہ توشہ جو دوسرے دن تک چل سکے۔

(۴) حارث بن ہمام کی مراد:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

(۵) صنعاء کی مراد:۔ صنعاء سے مراد یمن کا مشہور شہر صنعاء ہے چونکہ اس شہر کی صنعت اور اس کی تعمیر میں کاریگری بڑی عمدہ تھی اس وجہ سے اسے صنعت کی طرف نسبت کرتے ہوئے صنعاء کہتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَیْظِ وَكَادَ یَتَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ وَلَمْ یَزَلْ یَحْنَلِقُ اِلَیَّ حَتّٰی خِفْتُ اَنْ یَّسْطُوَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰی اُوَارُهٗ اَنْشَدَ: شِعْرٌ.

لَبِسْتُ الْخَمِیْصَةَ اَبْغِی الْخَمِیْصَةَ ... وَاَنْشَبْتُ شِصِّیْ فِیْ كُلِّ شِیْصَة

وَصَیَّرْتُ وَعْظِیْ اُحْبُوْلَةً ... اُرِیْغُ الْقَنِیْصَ بِهَا وَالْقَنِیْصَة

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق تحریر کیجئے، آخری شعر کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) آخری شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب وترجمہ ولغوی صرفی تحقیق:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

(۴) آخری شعر کی ترکیب:۔ صیرت فعل ت ضمیر ذوالحال و عظی مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ اول احبولة مفعول بہ ثانی، اریغ فعل انا فاعل القنیص معطوف علیہ بها جار مجرور ملکر اریغ کا متعلق ہوا واؤ عاطفہ القنیصة معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ اریغ کا اریغ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے صیرت کی ت ضمیر سے، حال ذوالحال ملکر فاعل صیرت کا، صیرت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِیْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِیْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَیْهِ سَمَلٌ وَفِیْ مِشْیَتِهٖ قَزَلٌ فَقَالَ یَا اَخَایِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ، عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعِمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰی مَنْ كَانَ ذَا نَدِیٍّ وَنَدًی وَجِدَةٍ وَجَدًی وَعَقَارٍ وَقُرًی وَقَارٍ وَقِرًی فَمَا زَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ. وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَانْتِیَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ حَتّٰی صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ.

www.Bhalli.Info

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، **عموا صباحاً** کی مراد واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) **عموا صباحاً** کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اسی دوران کہ ہم ترانوں کے اطراف کو کھینچ رہے تھے اور دلچسپ مستند واقعات پر ہم پے در پے وارد کر رہے تھے اچانک ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص آ کھڑا ہوا جس پر پرانی چادر تھی اور اس کی چال میں لنگڑا پن تھا اور کہنے لگا اے بہترین ذخیرہ اور قبیلوں کو خوشخبری دینے والو! صبح کو تم خوشگوار رہو اور صبح کی شراب نوشی سے خوشحال رہو ذرا دیکھو اس شخص کی طرف جو مجلس وسخاوت والا تھا اور تونگری وعطیہ والا، اور گھر کے سامان وبستیوں والا اور تھالوں ومہمانی والا، پس ہمیشہ رہی اس پر مصائب کی ترش روئی اور مشقتوں وغموں کی جنگیں اور حاسد کے شر کی چنگاریاں اور نوبت بہ نوبت آنا سیاہ مصائب کا یہاں تک کہ خالی ہو گئی ہتھیلی اور خالی ہو گیا صحن۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"نتجاذب" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معروف از مصدر تجاذب (تفاعل) بمعنی ملکر کسی چیز کو اس طرح کھینچنا کہ ایک آدمی ایک طرف سے اور دوسرا دوسری طرف سے کھینچے، باہم کشمکش کرنا، یہاں نزاع کرنا، بحث ومباحثہ کرنا مراد ہے۔

"اطراف" طَرَفٌ کی جمع ہے اس کی جمع الجمع اَطَارِيْفُ آتی ہے بمعنی کنارہ۔

"اناشید" اُنْشُوْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی ترانہ، گیت۔

"نتوارد" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معروف از مصدر تــوارد (تفاعل) بمعنی پے در پے وارد ہونا توارد کے اصل معنی ہیں اونٹوں کا کسی گھاٹ پر پانی پینے کیلئے جمع ہوتے وقت پانی پینے میں سبقت کی وجہ سے ہجوم ومزاحمت کرنا یہاں نتوارد سے مراد یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اشعار پڑھ رہے تھے۔

"مُلَح" مُلْحَةٌ کی جمع ہے بمعنی دلچسپ بات، اچھوتی بات۔

"الاسانید" اسناد کی جمع ہے وہ دلچسپ واقعات مراد ہیں جو کہنے والوں کے حوالہ اور سند سے بیان کئے گئے ہوں۔

"اخائر" صیغہ جمع مذکر بحث اسم تفضیل۔

"الذخائر" ذَخِيْرَةٌ کی جمع ہے از مصدر ذَخْرًا وذُخْرًا (فتح) بمعنی کسی نفیس چیز کو جمع کرنا، ذخیرہ کرنا۔

"بشائر" بَشَارَةٌ کی جمع ہے بمعنی خوشخبری، خوش کر دینے والی بات۔

"العشائر" عشيرة کی جمع ہے بمعنی قبائل، جماعتیں۔

"عِمُوْا" صیغہ جمع مذکر بحث امر حاضر معروف از مصدر وَعْمًا (ضرب) بمعنی خوشگوار ہونا۔

"انعموا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از مصدر انعام (افعال) بمعنی خوشحال وتر وتازہ کرنا۔

بمعنی صبح کی شراب پینا۔

"اصطباحًا" یہ باب افتعال کا مصدر ہے

"نَدِیّ" یہ اسم ہے بمعنی مجلس جب تک لوگ اس میں موجود ہوں۔

"نَدٰی" یہ مصدر ہے بمعنی سخاوت کرنا، جمع ہونا، حاضر ہونا۔

"جِدَة" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی مال

"جدی" بمعنی عطیہ، بخشش باب نصر۔

"عقار" بمعنی زمین۔

"مقار" مِقْرَاة کی جمع ہے بمعنی بڑا پیالہ۔

"قِرٰی" وہ چیز جو مہمان کے سامنے پیش کی جائے ... بھیں ہوتا۔

"قطوب" یہ مصدر ہے (نصر) بمعنی ترش ... خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل

"الخطوب" یہ خَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی حالت، معاملہ

"الکروب" یہ جمع ہے اس کا مفرد کَرْبٌ ہے بمعنی غم۔

"شرر" شررة کی جمع ہے بمعنی چنگاری۔

"قرعت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر قَرْعًا مارنا۔

"الساحة" بمعنی میدان، گھر کا صحن ... جمع ساحٌ سُوَحٌ، ساحَاتٌ ہے۔

(۴) **عموا صباحًا** کی مراد:۔ یہ ... دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے کہ تمہاری صبح خوشگوار ہو۔

﴿الشق الثانی﴾......

تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَةً فِي الْعَرَجِ ... وَلٰكِنْ لِأَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ
وَأُلْقِيَ حَبْلِيَ عَلٰى غَارِبِي ... وَأَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجَ
فَإِنْ لَامَنِي الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوا ... فَلَيْسَ عَلٰى أَعْرَجٍ مِنْ حَرَجٍ

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے ... خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق تحریر کیجئے، ان اشعار کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتایئے کہ کس مقامہ سے انکا تعلق ہے

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) اشعار کا پس منظر (۵) مقامہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲و۳) عبارت کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ **کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٢ھ**

www.Bhalli.Info

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، **عموا صباحا** کی مراد واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) **عموا صباحاً** کی مراد۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اسی دوران کہ ہم ترانوں کے اطراف کو کھینچ رہے تھے اور دلچسپ مستند واقعات پر ہم پے در پے وار کر رہے تھے اچانک ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص آ کھڑا ہوا جس پر پرانی چادر تھی اور اس کی چال میں لنگڑا پن تھا اور کہنے لگا اے بہترین ذخیرہ اور قبیلوں کو خوشخبری دینے والو! صبح کو تم خوشگوار رہو اور صبح کی شراب نوشی سے خوشحال رہو ذرا دیکھو اس شخص کی طرف جو مجلس وسخاوت والا تھا اور تونگری وعطیہ والا، اور گھر کے سامان و بستیوں والا اور تھالوں ومہمانی والا، پس ہمیشہ رہی اس پر مصائب کی ترش روئی اور مشقتوں وغموں کی جنگیں اور حاسد کے شر کی چنگاریاں اور نوبت یہ آن پہنچی مصائب کا یہاں تک کہ خالی ہو گئی ہتھیلی اور خالی ہو گیا صحن۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"نتجاذب" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معروف از مصدر تجاذب (تفاعل) بمعنی طلر کسی چیز کو اس طرح کھینچنا کہ ایک آدمی ایک طرف سے اور دوسرا دوسری طرف سے کھینچے، باہم کشمکش کرنا، یہاں نزاع کرنا، بحث ومباحثہ کرنا مراد ہے۔

"اطراف" طَرَفٌ کی جمع ہے اس کی جمع الجمع اَطَارِیْفُ آتی ہے بمعنی کنارہ۔

"اناشید" اُنْشُوْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی ترانہ، گیت۔

"نتوارد" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معروف از مصدر توارد (تفاعل) بمعنی پے در پے وارد ہونا توارد کے اصل معنی ہیں اونٹوں کا کسی گھاٹ پر پانی پینے کیلئے جمع ہوتے وقت پانی پینے میں سبقت کی وجہ سے ہجوم ومزاحمت کرنا یہاں نتوارد سے مراد یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اشعار پڑھ رہے تھے۔

"طُرَف" طُرْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی دلچسپ بات، اچھوتی بات۔

"الاسانید" اسناد کی جمع ہے وہ دلچسپ واقعات مراد ہیں جو کہنے والوں کے حوالہ اور سند سے بیان کئے گئے ہوں۔

"اخائر" صیغہ جمع مذکر بحث اسم تفضیل۔

"الذخائر" ذَخِیْرَةٌ کی جمع ہے از مصدر ذَخْرًا و ذُخْرًا (فتح) بمعنی کسی نفیس چیز کو جمع کرنا، ذخیرہ کرنا۔

"بشائر" بِشَارَةٌ کی جمع ہے بمعنی خوشخبری، خوش کر دینے والی بات۔

"العشائر" عشیرة کی جمع ہے بمعنی قبائل، جماعتیں۔

"عِمُوْا" صیغہ جمع مذکر بحث امر حاضر معروف از مصدر وَعْمًا (ضرب) بمعنی خوشگوار ہونا۔

"انعموا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از مصدر انعام (افعال) بمعنی خوشحال وتر وتازہ کرنا۔

"اصطباحًا" یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی صبح کی شراب پینا۔

"نَدِیّ" یہ اسم ہے بمعنی مجلس جب تک لوگ اس میں موجود ہوں۔

"نَدًی" یہ مصدر ہے بمعنی سخاوت کرنا، جمع ہونا، حاضر ہونا۔

"جِدَةٌ" یہ مصدر ہے (ضرب) بمعنی مال والا ہونا۔

"جدی" بمعنی عطیہ، بخشش باب نصر۔

"عقار" بمعنی زمین۔

"مقار" مِقْرَاة کی جمع ہے بمعنی بڑا پیالہ۔

"قِرًی" وہ چیز جو مہمان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

"قطوب" یہ مصدر ہے (نصر) بمعنی ترش رو ہونا، چیں بجبیں ہونا۔

"الخطوب" یہ خَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی حالت، معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل ہے۔

"الکروب" یہ جمع ہے اس کا مفرد کَرْبٌ ہے بمعنی غم۔

"شرر" شررة کی جمع ہے بمعنی چنگاری۔

"قرعت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر قَرْعًا مارنا۔

"الساحة" بمعنی میدان، گھر کا صحن، اس کی جمع ساحٌ سُوَحٌ، ساحَاتٌ ہے۔

(۴) **عموا صباحًا** کی مراد:۔ یہ جملہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے کہ تمہاری صبح خوشگوار ہو۔

﴿الشق الثانی﴾......

تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِی الْعَرَجْ　　　وَلٰکِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجْ

وَاُلْقِیَ حَبْلِیَ عَلٰی غَارِبِیْ　　　وَاَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجْ

فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا　　　فَلَیْسَ عَلٰی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق تحریر کیجئے، ان اشعار کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتائیے کہ کس مقامہ سے انکا تعلق ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) اشعار کا پس منظر (۵) مقامہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲و۳) عبارت کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

www.Bhalli.Info

(۴) اشعار کا پس منظر:۔ مقامہ ثالثہ دیناریہ میں جس وقت بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس لنگڑے شخص نے حارث بن ہمام کے دینار کی تعریف و مذمت کر کے دونوں دینار وصول کر لئے تو حارث کو شک ہوا کہ یہ ابوزید ہی ہے اور اس کا لنگڑا پن محض مکر و فریب ہی ہے چنانچہ حارث نے ابوزید سے کہا کہ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے یہ تمہارا مکر ہی ہے حارث کی اس بات کے جواب میں ابوزید نے یہ اشعار کہے۔

(۵) مقامہ کی نشاندہی:۔ ان اشعار کا تعلق مقامہ ثالثہ دیناریہ سے ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... قَالَ لِيْ إِنَّ بَدَنِيْ قَدِ اتَّسَخَ وَدَرَنِيْ قَدْ رَسَخَ أَفَتَأْذَنُ لِيْ فِيْ قَصْدِ قَرْيَةٍ لِأَسْتَحِمَّ وَأَقْضِيَ هٰذَا الْمُهِمَّ فَقُلْتُ إِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلَعِيْ عَلَيْكَ أَسْرَعَ مِنِ ارْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ ثُمَّ اسْتَنَّ اسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِابْنِهِ بَدَارِ بَدَارِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب تحریر کیجئے، ابوزید کیا کہنا چاہتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب (۴) ابوزید کا مقصد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ تو کہا مجھ کو بے شک میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میری میل راسخ ہو چکی ہے، کیا پس اجازت دے گا تو مجھ کو بستی کے ارادہ کرنے میں تاکہ حمام میں داخل ہو جاؤں اور پورا کروں میں اس مہم کو، پس کہا میں نے کہ جب چاہے تو تو لازم پکڑ جلدی کو جلدی کو اور لازم پکڑ لوٹنے کو لوٹنے کو پس کہا کہ عنقریب پائے گا تو میرے طلوع ہونے کو اپنے اوپر زیادہ تیز اپنی نظر کے لوٹنے سے تیری طرف پھر دوڑا مثل دوڑنے عمدہ گھوڑے کے میدان سبقت میں اور کہا اپنے بیٹے کو جلدی کر جلدی کر۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب:۔ "السرعة" اول مؤکد "السرعة" ثانی تاکید، مؤکد وتاکید مل کر "الزم" فعل امر کا مفعول بہ، فعل امر اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ "الرجعة الرجعة" مؤکد وتاکید مل کر الزم کا مفعول بہ، فعل امر اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر "اذا شئت" شرط کی جزا ہوئی۔

قال فعل وفاعل لابنہ "لام" جارہ ابنہ مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قول بــدار اسم فعل بمعنی بادر فعل امر اس میں ضمیر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مؤکد بدار ثانی اس کی تاکید، مؤکد تاکید مل کر مقولہ ہوا قول کا، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ قولیہ ہوا۔

(۴) ابوزید کا مقصد:۔ ابوزید اس عبارت میں مجلس سے فراغت کے بعد راہ فرار اختیار کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے غسل کا بہانہ بنا کر اجازت طلب کر رہا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمَا قِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَ سَائِرُهُ، خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ إِلَّا لِيُعَ... التَّعَشِّيْ وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعْشِي الْمُقَلَ اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ، وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ ... فَكَأَنَّهُ اطَّلَعَ عَلٰى إِرَادَتِنَا فَرَمٰى عَنْ قَوْسِ عَقِيْدَتِنَا لَاجَرَمَ أَنَّا أَنْشَأْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، مذکورہ ضرب المثل کی وضاحت کریں، قال کا قائل کون ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ... ضرب المثل کی وضاحت (۴) قال کے قائل کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور نہیں کہا گیا اس مثل میں کہ شائع ہو گئی اس کی خبر یہ کہ بہترین شام کا کھانا اس روشنی کے کھانے ہیں مگر تاکہ جلدی کی جائے شام کے کھانے میں اور اجتناب کیا جائے رات کے اُس کھانے سے جو کہ ضعف بصر پیدا کرتا ہے اے اللہ (بچا جائے) مگر یہ کہ مشتعل ہونے لگے بھوک کی آگ اور حائل ہو جائے نیند کے درے، کہا (حارث) پس گویا کہ وہ مطلع ہو گیا ہمارے ارادے پر، پس تیر پھینکا ہماری عقیدت کی کمان سے نہیں کوئی چارہ اس بات کہ بے شک ہم نے مانوس بنا لیا اُس کو شرط کے لازم کرنے کے ساتھ۔

(۳) مذکورہ ضرب المثل کی وضاحت:۔ اس ضرب المثل کی وضاحت یہ ہے کہ اگر شام کا کھانا دیر ... کھایا جائے تو وہ ضعف بصر پیدا کرتا ہے اسلئے شام کا بہترین کھانا روشنی کے وقت میں کھانا ہے۔

(۴) قال کے قائل کی نشاندہی:۔ قال کا قائل حارث بن ہمام ہے۔

﴿الورقة الاولى فى التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

102 #

﴿الشق الاوّل﴾...... واتبعوا ماتتلو الشياطين على ملك سليمٰن وماكفر سليمٰن ولٰ... الشياطين كفروا يعلّمون الناس السحر وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلّم... من احد حتىّ يقولا انّما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما مايفرقون به بين المرء وزوجه وما... بضارّين به من احد الّا باذن الله ويتعلّمون مايضرهم ولاينفعهم ولقد علموالمن اشتراه ماله ف... الاٰخرة من خلاق ولبئس ماشروابه انفسهم لوكانوا يعلمون۔

آیت کریمہ کا واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، شان نزول تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) آیت کا ترجمہ (۲) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۳) آیت کا شان نزول۔

www.Bhalli.Info

بخلاف نماز کے وقت کے کہ اتنی دیر میں موت کا آنا نادر ہے اس لیے نماز کو اسکے وقت میں مؤخر کرنا خلاف احتیاط کام نہ ہوگا۔
(۳) حج کی افضل قسم کی نشاندہی:۔ ہمارے نزدیک حج قران حج تمتع وافراد سے افضل ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک حج افراد تمتع اور قران سے افضل ہے امام مالک کے نزدیک حج تمتع، حج افراد وقران سے افضل ہے۔

﴿الورقة الرابعة: فى الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **باب معرفة الفروض ومستحقيها، الفروض المقدرة فى كتاب الله تعالىٰ**......
فروض مقدرہ سے کیا مراد ہے؟ تشریح کریں، ان فروض کے مستحق کون کون ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں، جدۂ صحیحہ کی تعریف کریں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فروض مقدرہ کی مراد (۲) فروض کے مستحق کی نشاندہی (۳) جدۂ صحیحہ کی تعریف۔
﴿جواب﴾...... (۱) فروض مقدرہ کی مراد:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔
(۲،۳) فروض کے مستحق کی نشاندہی اور جدۂ صحیحہ کی تعریف:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔
﴿الشق الثانى﴾...... أب، جد، أخ خیفی، أخت خیفیہ، زوج، ان سب کے احوال تفصیل سے لکھیں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔
﴿جواب﴾...... مذکورہ ورثاء کے احوال:۔
کما سیأتى فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثانى﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عول سے کیا مراد ہے؟ مثال سے واضح کریں، عول کب ہوتا ہے؟ اور اس کا کیا حکم ہے، مسئلہ منبریہ کی وضاحت کریں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عول کی تعریف مع مثال (۲) عول کا وقت اور حکم (۳) مسئلہ منبریہ کی وضاحت۔
﴿جواب﴾...... (۱) عول کی تعریف مع مثال:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

(۲) عول کا وقت اور حکم:۔ عول کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب تخرج حصوں سے تنگ ہ جائے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔
اور عول کی یہ صورت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کی تجویز کردہ ہے جو بحکم نبوی ﷺ **"علیکم بسنتى وسن الخلفاء الراشدین"** واجب العمل ہے نیز صحابہ کرامؓ کے اجماع کی وجہ سے بھی نافذ العمل ہے۔
(۳) مسئلہ منبریہ کی وضاحت:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔
﴿الشق الثانى﴾...... مندرجہ ذیل مثالوں میں ترکہ کی تقسیم واضح کیجئے۔

(۱) زوجہ	أخت عینی ۲	أخت خیفی ۲	أم
(۲) زوج	أخت خیفی	أم الام	

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں مذکورہ مثالوں میں ترکہ کی تقسیم مطلوب ہے۔
﴿جواب﴾...... مذکورہ مثالوں میں ترکہ کی تقسیم:۔
پہلی مثال کی وضاحت:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔
دوسری مثال کی وضاحت:۔

مسئلہ ۲ — رد ۳ — تصحیح ۴ — من لا یرد علیہ ۱ — مسئلہ من یرد ۳

میت

زوج	اخت اخیافی	ام الام
نصف	سدس	سدس
1/2	1	1

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... تصحیح سے کیا مراد ہے؟ اور اسکے کتنے اصول ہیں، مخارج سے کیا مراد ہے؟ مخارج کل کتنے ہیں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) تصحیح کی مراد (۲) تصحیح کے اصول (۳) مخارج کی مراد (۴) مخارج کی تعداد۔
﴿جواب﴾...... (۱،۲) تصحیح کی مراد واصول:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔
(۳،۴) مخارج کی مراد وتعداد:۔
کما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الثانى ۱۴۲۲ھ

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل مثالوں میں ترکہ کی تقسیم کو واضح کیجئے۔

(۱) زوجہ، بنت، بنت الابن، اَب

(۲) زوج، اَب، اُم، اُخت عینی، اُخت خیفی

﴿خلاصۂ سوال﴾...... مذکورہ بالا دونوں مثالوں میں ترکہ کی تقسیم مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ مثالوں میں ترکہ کی تقسیم:۔

مسئلہ ۲۴

میت

زوجہ	بنت	بنت الابن	اب
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
۳	۱۲	۴	۵

مسئلہ ۶

میت

زوج	اب	ام	اخت عینی	اخت خیفی
نصف	عصبہ	سدس	محروم	محروم
۳	۲	۱		

﴿الورقة الخامسہ فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فـفصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف ومخالفة القياس والغرابة۔
فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف کریں۔فصاحت کی قسمیں بیان کریں۔مذکورہ عبارت کی تمام قیودات کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فصاحت کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) فصاحت کی اقسام (۳) تشریح قیودات۔

﴿جواب﴾...... (۱ تا ۳) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف، اقسام اور تشریح قیودات:۔
كما مر فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَبَلَاغَةُ الْمُتَكَلِّمِ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلَى التَّعْبِيْرِ عَنِ الْمَقْصُوْدِ بِكَلَامٍ بَلِيْغٍ فِيْ أَيِّ غَرْضٍ كَانَ۔
عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں تنافر، مخالفت قیاس، ضعف تالیف، تعقید لفظی ومعنوی اور غرابت معلوم کرنے کے لئے کیا طریقے ہیں تفصیل سے بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشر
(۳) مذکورہ اشیاء کی معرفت کے طریقے۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **كما مر فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔ کوئی متکلم اس وقت بلیغ کہا جا سکتا ہے جبکہ اس میں ایسی لیاقت وقابلیت موجود ہو ک
جس کی وجہ سے وہ کسی غرض ومقصد میں بلیغ کلام کے ذریعے اپنی مراد اور دل کی بات ظاہر کر سکے۔

(۳) مذکورہ اشیاء کی معرفت کے طریقے:۔ تنافر پہچانا جاتا ہے ذوق سلیم سے اور مخالفت قیاس لغوی عل
صرف سے اور ضعفِ تالیف اور تعقید لفظی علم نحو سے اور تعقید معنوی علم بیان سے اور غرابت فی اسمع کلام عرب کا بکثرت مطال
کرنے سے پہچانے جاتے ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَالثَّانِيَةُ مَوْضُوْعَةٌ لِمُجَرَّدِ ثُبُوْتِ الْمُسْنَدِ لِلْمُسْنَدِ إِلَيْهِ نَحْوُ الشَّمْسُ مُضِيْئَةٌ
وَقَدْ تُفِيْدُ الْإِسْتِمْرَارَ بِالْقَرَائِنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ خَبَرِهَا فِعْلٌ نَحْوُ الْعِلْمُ نَافِعٌ وَالْأَصْلُ فِي الْخَبَرِ......
عبارت پر اعراب لگائیں۔الثانیہ سے کیا مراد ہے۔عبارت کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ **والاصل فی الخبر** سے کیا بتانا چاہتے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) **الثانیہ** کی مراد
(۳) عبارت کی تشریح (۴) **والاصل فی الخبر** سے غرضِ مصنف۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲ تا ۴) **الثانیہ** کی مراد، عبارت کی تشریح اور **والاصل فی الخبر** سے غرضِ مصنف:۔
خبر کا بیان چل رہا ہے کہ خبر یا تو جملہ فعلیہ ہوگی یا جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ کا بیان گزر چکا۔**الثانیة** سے مراد دوسرا جملہ یعنی جملہ اسمیہ ہے جو محض مسند کو مسند الیہ کے لئے ثابت کرنے کے واسطے وضع ہوا ہے۔جیسے کہ "**الشمس مضیئة**" (سورج روشن ہے) اس میں اضاءت کو شمس کے لئے ثابت کیا گیا ہے جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ بھی قرائن کی موجودگی میں استمرار تجددی کا فائدہ دے گا، اور یہاں بھی ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ اس جملہ کے مبتدا کی خبر میں اسم ہی آنا چاہئے نہ کہ کوئی فعل جیسے کہ "**العلم نافع**" (علم نفع بخش ہے) یعنی علم کی افادیت کوئی وقتی اور عارضی نہیں بلکہ استمراری ہے۔اور خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ اس لئے لائی جاتی ہے تاکہ مخاطب کو اس حکم کا فائدہ دے جس پر جملہ مشتمل ہے اور خبر اس کے علاوہ بھی متعدد اغراض کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

۱...... کبھی خبر کو استرحام (طلب رحمت) کیلئے لایا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا میں **رب انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر** (اے میرے پروردگار میں اس خیر کا جو تو میری طرف نازل کرے محتاج ہوں)

www.Bhalli.Info

۲......اظہار ضعف یعنی کمزوری وضعفی کے اظہار کیلئے جیسے حضرت زکریاؑ کی اس دعا میں رب انی وھن العظم منی واشتعل الرأس شیبا (اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میرے سر پر سفیدی پھیل گئی ہے)۔

۳......اظہار تحسر یعنی حسرت وافسوس کے اظہار کیلئے جیسے امراۃ عمران کا یہ قول رب انی وضعتھا انثیٰ (اے میرے رب میں نے اس حمل کو بچی کی شکل میں جنا)۔

۴......اظہار فرحت وشماتت یعنی کسی آنے والی اچھی چیز پر خوشی اور کسی ناپسندیدہ چیز کے جانے پر خوشی کے اظہار کے لئے جیسے جاء الحق وزھق الباطل (حق آ گیا اور باطل نکل بھاگا)۔

﴿الشق الثانی﴾...... مِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّهٗ لَا يُمْكِنُ النُّطْقُ بِاَجْزَاءِ الْكَلَامِ دَفْعَةً وَاحِدَةً فَلَا بُدَّ مِنْ تَقْدِيْمِ بَعْضِ الْاَجْزَاءِ وَتَاخِيْرِ الْبَعْضِ وَلَيْسَ شَيْئٌ مِنْهَا فِيْ نَفْسِهٖ اَوْلٰى بِالتَّقْدِيْمِ مِنَ الْاٰخَرِ لِاِشْتِرَاكِ جَمِيْعِ الْاَلْفَاظِ مِنْ حَيْثُ هِيَ اَلْفَاظٌ فِيْ دَرَجَةِ الْاِعْتِبَارِ فَلَا بُدَّ مِنْ تَقْدِيْمِ هٰذَا عَلٰى ذَاكَ مِنْ دَاعٍ يُوْجِبُهٗ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ دواعی تقدیم میں سے کم از کم چھ کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) چھ دواعی تقدیم مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرفی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ یہ بدیہی امور میں سے ہے کہ کلام کے جمیع اجزاء کو ایک ہی دفعہ میں منہ سے نکالنا ایک غیر ممکن امر ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بعض اجزاء بعض پر مقدم ہوں اور بعض پر مؤخر ہوں، نیز ان اجزاء میں سے کوئی جزء ایسا نہیں ہے جو کہ فی نفسہ دوسرے جز پر مقدم ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہو۔ کیونکہ تمام الفاظ بحیثیت الفاظ ہونے کے درجہ اعتبار میں برابر ہیں لہٰذا ایک جز کا دوسرے جز پر مقدم ہونا ضروری ہے، کسی ایسے سبب سے جو تقدیم کو ضروری قرار دیتا ہو۔

(۳) چھ دواعی تقدیم مع امثلہ:۔

۱......امر مؤخر کا شوق دلانا جبکہ امر مقدم کسی نادر اور حیرت انگیز چیز کی خبر دیتا ہوتا کہ خبر مخاطب کے ذہن میں ٹھیک سے بیٹھ جائے۔ جیسے ابو العلاء معری کا قول ہے۔

وَالَّذِيْ حَارَتِ الْبَرِيَّةُ فِيْهِ   حَيَوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادٍ

وہ چیز جس کے بارے میں مخلوق متحیر و پریشان ہے وہ جانور ہے جو فنا کے بعد جماد یعنی بے جان چیز مٹی سے از سر نو پیدا ہو جانے والا ہے، یہاں پہلا مصرعہ مقدم ہے اور یہی محل استشہاد ہے۔

۲......اچھی یا بری چیز کو پہنچانے میں جلدی کرنا جیسے العفو عنك صدر بہ الامر معافی کا تیرے لئے فیصلہ صادر ہوا ہے بالقصاص حَكَمَ بِهِ الْقَاضِيْ قصاص کا قاضی نے فیصلہ فرمادیا ہے۔

۳......شیئ مقدم کا انکار اور تعجب کے موقع پر ہونا جیسے اَبَعْدَ طُوْلِ التَّجْرِبَةِ تَنْخَدِعُ بِهٰذِهِ الزَّخَارِفِ کیا

اتنے زیادہ تجربوں کے بعد بھی تم ان بناوٹی باتوں سے دھوکہ کھاؤ گے۔

۴......ترقی کا راستہ چلنا یعنی پہلے عام لفظ کو لایا جائے اور پھر خاص کو اس لئے کہ اگر عام کو خاص کے بعد [illegible] جائے تو اس سے کوئی نیا فائدہ حاصل نہیں ہوتا جیسے ھذا الکلام صحیح فصیح بلیغ تو اس جملہ میں تمہارے [illegible] بلیغ کہنے سے صحیح کے ذکر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں پڑتی۔ اس لئے کہ کلام اس وقت تک فصیح ہو ہی نہیں سکتی ج[illegible] وہ صحیح نہ ہو اسی طرح جب تم بلیغ کہتے ہو تو صحیح فصیح کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس لئے کہ کلام بل[illegible] وقت ہوگی جب وہ صحیح وفصیح بھی ہو۔

۵......ترتیب وجودی کا لحاظ مثلاً لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہ خداوند قدوس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند [illegible] اونگھ کو نیند پر مقدم کیا گیا، اس لئے کہ وجود کے اعتبار سے اونگھ نیند پر مقدم ہے۔

۶......شیئ مؤخر کو تخصیص وحصر کے لئے مقدم کرنا جیسے ایاک نعبد میں مفعول کو فعل سے مقدم کیا گیا [illegible] عبادت منحصر ومختص ہو جائے فقط ذات باری تعالیٰ کے لئے غیر کی عبادت کا وہم ہی ختم ہو جائے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... اَمَّا الْمُضَافُ لِمَعْرِفَةٍ فَيُؤْتٰى بِهٖ اِذَا تَعَيَّنَ طَرِيْقًا لِاِحْضَارِ مَعْنَاهُ [illegible] كَكِتَابِ سِيْبَوَيْهٖ وَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ وَاَمَّا اِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ لِذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لِاَغْرَاضٍ اُخْرٰى

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں۔ اغراض اخریٰ کو مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی [illegible] (۳) مضاف کے استعمال کی اغراض۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرفی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی چھٹی قسم وہ اسم ہے جو مذکورہ پانچ اقسام معرفہ میں سے کسی ایک کی [illegible] مضاف ہو رہا ہو، کلام میں اس کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ وہ ذہن سامع میں کسی شیئ کے تصور کے جانے کے [illegible] ایک طریقہ اور ذریعہ کی حیثیت سے متعین ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو، جیسے کہ کتاب سیبویہ اور [illegible] نوح، ان دونوں مثالوں میں مذکوران دو اشیاء کا معنی اور خیال کسی سامع کے ذہن میں اگر لانا چاہیں تو اولاً ہم علم یا ضمیر، [illegible] اشارہ وغیرہ کی جانب متوجہ ہوتے ہیں، مگر ان دونوں کا کوئی مستقل نام ہی نہیں تھا یا وہ قریب یا ایسا بعید بھی نہیں کہ اس کی جا[illegible] اشارہ کیا جا سکے لہٰذا ہم اضافت کی جانب متوجہ ہوئے اور کتاب اور سفینہ کو ایک ایک علم یعنی سیبویہ اور نوح کی طرف مضاف [illegible] تو ان دونوں مضاف الیہ کی تعریف کا اثر ان کے مضاف میں بھی آ گیا اور وہ بھی معرفہ ہو گئے، اب اگر کتاب سیبویہ کہا جا[illegible] دوسری کوئی اور کتاب اور اسی طرح اگر سفینۂ نوح کہا جائے تو دوسری اور کوئی کشتی مراد نہیں ہوگی بلکہ وہی مشہور نحوی امام سیبویہ کی [illegible]

www.Bhalli.Info

نحو میں لکھی ہوئی کتاب اور اسی طرح وہی کشتی جو اللہ کے حکم سے اللہ کے پیغمبر سیدنا نوح علیہ السلام نے بنائی تھی مراد ہوگی۔

(۳) مضاف کے استعمال کی اغراض:۔ مضاف لمعرفہ کی پہلی غرض کسی محدود کی چیز کی گنتی اور شمار کرنا دشوار یا مشکل ہوتا ہے، تعذر اور تعسر دونوں کی مثال أَجْمَعَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلَىٰ كَذَا اور أَهْلُ الْبَلَدِ كِرَامٌ شہر والے شریف ہیں، ان دونوں مثالوں میں اہلِ حق اور اہلِ بلد کی تعداد کو شمار کرنا متعذر و مشکل ہے۔

دوسری غرض اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض کو بعض پر مقدم کرنے سے جو برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنے کے لئے اضافت الی المعرفہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں جیسے حَضَرَ أُمَرَاءُ الْجُنْدِ (امراء لشکر آئے) یہاں اگر امیروں کے نام لے کر ذکر کیا جاتا تو مؤخر الذکر سالاروں میں ناراضگی پھیل جانے کا احتمال تھا۔

تیسری غرض اور کبھی تعظیم کی غرض سے مضاف کی تعظیم کے لئے اس کو معرفہ کی طرف مضاف کرتے ہیں جیسے كتاب السلطان حَضَرَ بادشاہ کا خط آیا یا مضاف الیہ کی تعظیم کے لئے جیسے هذا خادمي یہ میرا نوکر ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جیسے اخو الوزير عندي وزیر کا بھائی میرے پاس ہے۔

چوتھی غرض اور کبھی تحقیر کی غرض سے بھی اضافت استعمال کرتے ہیں مثلاً مضاف کی تحقیر کیلئے هٰذَا اِبْنُ اللِّصِّ یہ چور کا بیٹا ہے یا مضاف الیہ کی تحقیر کیلئے جیسے اَللِّصُّ رفيق هذا چور اس کا ساتھی ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تحقیر کیلئے جیسے اخو اللِّصِّ عند عمرو چور کا بھائی عمرو کے پاس ہے اور چور کا بھائی و ساتھی ہونا شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔

پانچویں غرض یہ ہے کہ تنگی مقام کی بناء پر بھی طریقہ اضافت مختصر اور مناسب ہوتا ہے جیسے جعفر بن علبہ حماسی کا شعر ہے۔

هواى مع الركب اليمانين مصعد　　　جنيب وجثمانى بمكة موثق

اس مثال میں مذکور "هواى" جو "الذى أهْوَاهُ" کے عوض میں ہے اور اس کی نسبت سے زیادہ مختصر ہے اور تنگی مقام کی بناء پر اس سے زیادہ مناسب ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلْقَصْرُ تَخْصِيصُ شَيْئٍ بِشَيْئٍ بِطَرِيْقٍ مَخْصُوْصٍ وَيَنْقَسِمُ إِلىٰ حَقِيْقِيٍّ وَإِضَافِيٍّ.

قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں، قصر اضافی کی قسمیں مثالوں سمیت بیان کریں، قصر کے طریقے بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف مع امثلہ (۲) قصر اضافی کی اقسام مع امثلہ (۳) قصر کے طریقے۔

﴿جواب﴾...... (۱) قصر حقیقی و اضافی کی تعریف و اقسام مع امثلہ اور طریقے:۔

كمامرّ فى الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

﴿الورقة السادسة: فى الأدب العربى﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَمَاعَدَا ذَالِكَ فَخَاطِرِیْ اَبُوْعُذْرِهٖ، وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ وَعَا... اعْتِرَافِیْ بِاَنَّ الْبَدِيْعَ (رَحِمَهُ الله) سَبَّاقُ غَايَاتٍ، وَصَاحِبُ آيَاتٍ، وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیَ بَعْدَهٗ لِاِنْشَاءِ... وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَايَغْتَرِفُ اِلَّامِنْ فَضَالَتِهٖ.

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے، ابوعذرہ کا مطلب... کر کے اس لفظ کو کسی جملہ میں استعمال کریں، بدیع سے کون مراد ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا... (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) ابوعذرہ کا مطلب اور جملہ میں استعمال (۵) بدیع کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ كما مرّ فى السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جو کچھ کہ اس کے ماسوا ہے پس میرا ذہن ہی اس کا پہلا صانع ہے اور اس کے... اس کے کڑوے کو کاٹنے والا ہے اور یہ باوجود میرے اعتراف کر لینے کے ہے اس بات کا کہ تحقیق بدیع رحمۃ اللہ علیہ بہت... کرنیوالا ہے انتہاؤں میں اور صاحب آیات ہے اور باوجود میرے اعتراف کر لینے کے اس بات کا کہ پیروی کرنیوالا اس... ایک مقامہ کے لکھنے کیلئے (بھی) اگرچہ دیدیا جائے قدامہ کی بلاغت (بھی) نہیں چلو بھر سکتا مگر اس کے بقیہ (پانی) سے...

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔

"فخاطری" خاطر دل میں گزرنے والا خیال، ذہن و قلب کو بھی مجازاً خاطر کہتے ہیں، مصدر خطورًا... بمعنی دل پر خیال کا گزرنا۔

"مقتضب" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اقتضاب (افتعال) بمعنی کاٹنا۔

"حلوه" اَلْحُلْوُ نَقِيْضُ الْمُرِّ مصدر حَلَاوَةً وَ حُلْوَانًا (نصر، سمع و کرم) بمعنی میٹھا ہونا۔

"مرّه" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَمْرَارٌ ہے بمعنی کڑوا مَرَارَةً (سمع) بمعنی کڑوا ہونا۔

"سباق" یہ مبالغے کا صیغہ ہے از مصدر سَبْقًا (ضرب) بمعنی سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

"غایات" یہ غاية کی جمع ہے بمعنی انتہاء۔

"المتصدی" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر تصدی (تفعل) بمعنی در پے ہونا، پیچھے لگنا۔

"اوتی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول از مصدر ایتاء (افعال) بمعنی دینا۔

"لایغترف" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معلوم از مصدر اغتراف (افتعال) بمعنی چلو بھرنا۔

www.Bhalli.Info

فضالته یا اسم ہے بمعنی بچی ہوئی چیز کا۔

(۴) **ابوعذرہ** کا مطلب اور جملہ میں استعمال:۔ ابوعذرہ پہلے مصنف اور پہلے کاریگر کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ مذکورہ چار اشعار کے علاوہ باقی سب کچھ میں نے خود ہی لکھا ہے کسی سے نقل نہیں کیا ہے، میں خود ہی ان کا مصنف ہوں۔

جملہ میں استعمال:۔ **هذا كتاب جيد المسمى بالجواب للعاليه للبنات وانا ابوعذره۔**

(۵) **بدیع** کی مراد:۔ **کمامرّ في الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔**

﴿الشق الثانی﴾...... فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهٖ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ إِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ.

عبارت پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، **احاطة الهالة بالقمر** کا مطلب واضح کیجئے، اس شخص سے کون مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) **احاطة الهالة بالقمر** کا مطلب (۵) شخص کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ **کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔**

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"**بهرة**" یہ مفرد ہے اس کی جمع **بُهَرٌ** ہے بمعنی ہر شئی کا درمیان اور وسط۔

"**شخت**" یہ صفت کا مفرد کا صیغہ ہے اس کی جمع **شِخَات** بروزن فعال ہے بمعنی پیدائشی دبلا پتلا۔

"**أهبة**" یہ مفرد ہے اس کی جمع **أُهَبٌ** ہے بمعنی سفر کا سامان۔

"**رنة**" یہ مفرد ہے اس کی جمع **رَنَّات** ہے بمعنی خوشی یا غم کی آواز، **رنينًا** (ضرب) بمعنی آواز سے رونا۔

"**يطبع**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر **طَبْعًا** (فتح) بمعنی نشان لگانا۔

"**يقرع**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر **قَرْعًا** بمعنی مارنا، کھٹکھٹانا۔

"**بزواجر**" **زاجرة** کی جمع ہے بمعنی جھڑکنے والی۔

"**احاط**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر **احاطة** (افعال) بمعنی احاطہ کرنا، گھیرنا۔

"**الزمر**" **زُمْرَةٌ** کی جمع ہے بمعنی لوگوں کی جماعت ودائرہ۔

(۴) **احاطة الهالة بالقمر** کا مطلب:۔ **الهالة** چاند کے اردگرد کے سفید دائرہ کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ جس طرح ہالہ نے چاند کو گھیر رکھا ہوتا ہے اسی طرح اس ضعیف الخلقت شخص کو مختلف جماعتوں کے لوگوں نے اپنے درمیان گھیر رکھا تھا۔

(۵) شخص کی مراد:۔ "**شخصا**" سے مراد ابوزید سروجی ہے

تعارفه کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ قَالَ لِيْ أُدْنُ فَكُلْ وَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ إِلٰى تِلْمِيْذِهٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْأَذٰى لَتُخْبِرَنِّيْ مَنْ ذَا فَقَالَ هٰذَا أَبُوْزَيْدِ السَّرُوْجِيُّ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْأُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ أَتَيْتُ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، ابوزید سروجی کون ہیں ان کا تعارف کرائیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) ابوزید سروجی کا تعارف۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کمامرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر کہا اس نے مجھ کو کہ قریب ہو جا پس کھا اور اگر چاہے تو تو اٹھ کھڑا ہو اور کہہ پس مڑا میں اسکے شاگرد کی طرف اور کہا میں نے (کہ) قسم دیتا ہوں میں تجھ کو اس ذات کی کہ دفع کی جاتی ہے جس کے طفیل تکلیف کہ البتہ ضرور خبر دے گا تو مجھے کہ کون ہے یہ پس کہا اس نے یہ ابوزید سروجی ہے غریبوں کا چراغ اور ادیبوں کا تاج، پس لوٹا میں جہاں سے آیا تھا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"**ادن**" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر **دنوًا** (نصر) بمعنی قریب ہونا۔

"**فالتفت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر **التفات** (افتعال) بمعنی متوجہ ہونا۔

"**عزمت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر عزم (ضرب) بمعنی **اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ** یعنی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں۔

"**يستدفع**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع مجہول از مصدر **استدفاع** (استفعال) بمعنی دفاع طلب کرنا۔

"**الغرباء**" یہ غریب کی جمع ہے بمعنی مسافر۔

"**تاج**" اس کی جمع **أَتْوَاجٌ** ہے اور **تِيْجَانٌ** ہے بمعنی وہ شاہی ٹوپی جس میں عموماً جواہرات لگے ہوتے ہیں۔

(۴) ابوزید سروجی کا تعارف:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِيْ مَافِيْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَضْلِ خِطَابِهٖ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: دِيْوَانُ أَبِيْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدِ لَهٗ بِالْإِجَادَةِ.

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، مذکورہ قصہ کی وضاحت کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مذکورہ قصہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب: ۔**کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:** ۔تو داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا پس سلام کیا بیٹھنے والوں پر اور بیٹھ گیا لوگوں کی پچھلی جماعتوں میں پھر شروع ہوا ظاہر کرتے ہوئے اس چیز کو جو اس کے مشکیزوں میں تھی اور تعجب میں ڈالتے ہوئے حاضرین کو اپنے فصل خطاب کے ساتھ پھر کہا اس شخص کو جو متصل تھا اس کے کہ کیا ہے وہ کتاب کہ نظر کر رہا ہے تو اس میں پس کہا اس نے کہ ایسے ابو عبادہ کا دیوان ہے کہ شہادت دی گئی ہے جس کی عمدگی کی۔

(۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:** ۔

"**کثّة**" اس کی جمع کِثَاثٌ ہے بمعنی گھنے وکثیر۔

"**رثّة**" اس کی جمع رِثَثٌ ورِثَاثٌ ہے بمعنی پرانا ہونا۔

"**الجلاس**" یہ جالس کی جمع ہے از مصدر جلوس (ضرب) بمعنی بیٹھنا۔

"**اُخریات**" یہ جمع ہے اُخریٰ کہ جو مؤنث ہے آخَرْ کا مراد پیچھے کے اطراف ہیں۔

"**یبدی**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر ابداء (افعال) بمعنی ظاہر کرنا۔

"**وطابه**" یہ وَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی دودھ کا مشکیزہ۔

"**یعجب**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر اعجاب (افعال) بمعنی تعجب میں ڈالنا۔

(۴) **مذکورہ قصہ کی وضاحت:** ۔قصہ کی وضاحت یہ ہے کہ حارث بن ہمام ایک دن ایک کتب خانہ میں حاضر ہوتا ہے جہاں ادیبوں کی محفل ومجلس لگتی ہے، ایک صاحب آتے ہیں اور مطالعہ میں مشغول ایک دوسرے آدمی سے پوچھتے ہیں آپ کونسی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں؟ وہ کہتا ہے، مشہور شاعر ابو عبادہ بحتری کی کتاب پڑھ رہا ہوں، پوچھتے ہیں "اس میں کوئی انوکھا شعر نظر سے گزرا؟" کہتا ہے "ہاں" اور بحتری کا وہ شعر سناتا ہے جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے آنے والے صاحب کہتے ہیں "یہ کوئی خاص شعر نہیں" اور پھر خود دانتوں کی تشبیہات پر مشتمل دو شعر سناتے ہیں، حاضرین پسند کر کے پوچھتے ہیں "یہ کس کے شعر ہیں؟" کہتا ہے "میرے ہیں" حاضرین کو یقین نہیں آتا، اس لئے ایک آدمی داوا مشتق کا ایک شعر سناتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اگر آپ واقعتاً شاعر ہیں تو اس طرح پر مزید شعر کہہ دیں، وہ صاحب نرالی تشبیہات پر مشتمل برجستہ چار شعر کہہ دیتے ہیں، تب حاضرین سے وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں، حارث جب غور سے دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے شخص ابو زید سروجی ہیں جن سے حلوان میں ان کی ملاقاتیں رہی تھیں اور جن کی داڑھی اب سفید ہو چلی ہوتی ہے اور حالت تبدیل! حارث تعجب سے پوچھتا ہے کہ اس قدر جلد یہ تغیر کیسا؟ ابو زید پانچ اشعار میں جواب دیکر کہتے ہیں کہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا اور حقیر کر دیا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿**الشق الاول**﴾...... **فَاَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَيْتُ اِلَى اسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِيْنَارًا وَقُلْتُ لَهُ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَ لَكَ حَتْمًا، فَانْبَرٰى يُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ انْتِحَالٍ.**

اَكْرِمْ بِهٖ رَاقَتْ صُفْرَتُهٗ ۔۔۔ جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ

سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، شعر کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق (۳) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت کا ترجمہ:** ۔پس نرم ہو گیا میں اس کی کے فقر کی وجہ سے اور مائل ہو گیا میں اس کے جملوں کے استنباط کی طرف پس ظاہر کیا میں نے ایک دینار اور کہا میں نے اس کو آزمانے کے لئے (کہ) اگر مدح کر دے تو اس کی از روئے نظم کے تو وہ تیرے لئے ہے یقیناً پس تیار ہو گیا وہ شعر کہتے ہوئے فوراً بغیر غیر کے شعر کا دعویٰ کرنے کے، وہ کس قدر باعزت ہے اس حال میں کہ زردی ہے تعجب میں ڈالتی ہے اس کی زردی، طے کرنے والا ہے آفاق کو دور ہو گیا اس کا سفر۔

(۲) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:** ۔

"**اَویت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اَوِیًّا وَاِوَاۃً (ضرب) بمعنی ٹھکانا پکڑنا، پناہ لینا۔

"**لمفاقره**" مفاقر خلاف قیاس فَقْر کی جمع ہے جیسے حُسْن کی جمع مَحَاسِن ہے۔

"**فابرزت**" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر ابراز (افعال) بمعنی ظاہر کرنا۔

"**فانبریٰ**" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر انبراء (انفعال) بمعنی سامنے آنا، آگے آنا، مقابلے پر آنا۔

(۳) **شعر کی ترکیب:** ۔**اکرم بہ** فعل تعجب ہے بہٖ میں با زائدہ ہے اور ضمیر ذوالحال ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے، **اصفر** موصوف ہے **راقت صفرته** فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر حال اول ہے، **جوّاب آفاق** موصوف ہے اور **ترامت سفرته** فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر حال ثانی، ذوالحال وحال ملکر فاعل، فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿**الشق الثانی**﴾...... **فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَغْزَرَ وَبْلَكَ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهٗ بِالدِّيْنَارِ الثَّانِيْ وَقُلْتُ لَهٗ عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِيْ فَاَلْقَاهُ فِيْ فَمِهٖ وَقَرَنَهٗ بِتَوْاَمِهٖ وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَيَمْدَحُ النَّادِيَ وَنَدَاهُ.**

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ جملے کی تشریح کیجئے، حارث بن ہمام کون ہیں؟ ان کا تعارف کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ جملے کی تشریح (۴) حارث بن ہمام کا تعارف۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس کہا میں نے اس کو کہ کس چیز نے بہت کر دیا تیری زوردار بارش کو پس کہا اور شرط زیادہ مالک ہوتی ہے، پس پھینک دیا میں نے اس کو دینار تائی اور کہا میں نے اس کو کہ پناہ میں دے ان کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ (یعنی الحمد اللہ کہہ لے) پس ڈال لیا اسے اپنے منہ میں اور ملا دیا اس کو اس کے بجویں کے ساتھ اور لوٹا تعریف کرتے ہوئے اپنی صبح کی اور مدح کرتے ہوئے مجلس کی اور اس کی سخاوت کی۔

(۳) خط کشیدہ جملے کی تشریح:۔ **الشرط املك** یہ جملہ ضرب المثل ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی کو اس کی شرط پر عمل کرانے کی یاد دہانی کروانا مقصود ہو۔ اصل عبارت اس طرح ہے **الشرط املك لا مرك منك** کہ آپ کے معاملہ کیلئے شرط آپ سے زیادہ مالک ہے یعنی شرط پوری کرنا ضروری ہے۔

(۴) حارث بن ہمام کا تعارف:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... ویسئلونك عن المحیض قل هو أذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولاتقربوهنّ حتی یطهرن فاذا تطهرن فأتوهنّ من حیث امرکم الله ان الله یحبّ التوّابین ویحبّ المتطهرین○

آیت کریمہ کا ترجمہ کریں، آیت کی تفسیر وتشریح کریں، حیض کی لغوی واصطلاحی تعریف کریں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) آیت کا ترجمہ (۲) آیت کی تشریح (۳) حیض کی لغوی واصطلاحی تعریف (۴) حیض کا حکم۔

﴿جواب﴾......(۱) آیت کا ترجمہ:۔ اور سوال کرتے ہیں وہ آپ ﷺ سے حیض کے (حکم کے) بارے میں کہہ دیں کہ وہ گندگی ہے پس چھوڑ دو تم عورتوں کو حیض (کے دنوں) میں اور نہ قریب جاؤ ان کے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پس جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو آؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے، بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے گندگی سے (خوب) بچنے والوں کو۔

(۲) آیت کی تشریح:۔ یہود و مجوس حالت حیض میں عورت کے ساتھ کھانے پینے اور ایک ہی گھر میں رہنے کو بھی جائز نہ سمجھتے تھے اور نصاریٰ حالتِ حیض میں مجامعت سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حالتِ حیض میں عورت کے ساتھ کھانا، پینا، رہنا سہنا سب درست ہیں مگر

مجامعت درست نہیں۔ تو فرمایا کہ حالتِ حیض میں ان کو چھوڑ دو ان کے قریب نہ جاؤ یعنی مباشرت نہ کرو۔ البتہ جس وقت وہ حیض سے پاک ہو جائیں ایام حیض گزر جائیں تو پھر ان کے ساتھ مباشرت کرنا درست ہے۔ البتہ اس وقت بھی اس بات کا خیال رہے کہ جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے مباشرت کی اجازت دی ہے اسی جگہ (موضعِ قُبل) میں مباشرت کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ (موضع دُبر) میں مباشرت نہیں کر سکتے۔ اسکے بعد فرمایا کہ اتفاقیہ طور پر گناہ (وطی فی حالت الحیض) پر توبہ کرنے والوں کو اور اسی طرح حالت حیض میں وطی سے بچنے اور عام حالات میں موضع دُبر میں وطی سے بچنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

(۳) حیض کی لغوی واصطلاحی تعریف:۔ حیض کا لغوی معنی بہنا اور اصطلاح میں حیض وہ خون ہے جو عورت کو ہر ماہ تین سے دس دن تک رحم سے آتا ہے۔

(۴) حیض کا حکم:۔ حائضہ عورت کے لئے حالتِ حیض میں نماز بالکل معاف ہے اور روزہ رکھنا اور تلاوت قرآن کریم ممنوع ہے البتہ بعد میں روزوں کی قضاء لازم ہے اور دیگر اذکار و استغفار وغیرہ جائز ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... اوكالّذی مرّعلیٰ قریة وهی خاویة علی عروشها قال انّی یحیی هٰذه اللّٰه بعد موتها فاماته اللّٰه مائة عام ثم بعثه قال کم لبثت قال لبثت یوما اوبعض یوم قال بل لبثت مائة عامٍ فانظر الی طعامك وشرابك لم یتسنّه وانظر الی حمارك و لنجعلك اٰیة للناس وانظر الی العظام کیف ننشزها ثم نکسوها لحما فلمّا تبیّن له قال اعلم انّ اللّٰه علی کل شیئٍ قدیر○

آیت کریمہ کا ترجمہ کریں، آیت کی مکمل تفسیر وتشریح کریں۔ سورۃ البقرہ

﴿خلاصہ سوال﴾......اس آیت میں دو امر مطلوب ہیں (۱) آیت کا ترجمہ (۲) آیت کی تفسیر

﴿جواب﴾......(۱) آیت کا ترجمہ:۔ کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس کا گزر ہوا ایک بستی پر اور وہ گری پڑی تھی اپنی چھتوں پر، اس نے کہا کہ کیسے زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی موت کے بعد، پس مردہ رکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو سو برس تک پھر اٹھایا اس کو پھر فرمایا کہ کتنی دیر تک تو یہاں ٹھہرا رہا اس نے کہا کہ ٹھہرا رہا میں ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ فرمایا کہ نہیں بلکہ تو ٹھہرا رہا سو سال تک پس دیکھ تو اپنے کھانے اور پینے کی طرف کہ سڑ نہیں گیا اور دیکھ تو اپنے گدھے کی طرف اور ہم نے تجھ کو نمونہ بنانا چاہا لوگوں کے لئے اور دیکھ تو ہڈیوں کی طرف کہ ہم کس طرح ان کو ابھار کر جوڑ دیتے ہیں پھر ان پر گوشت پہناتے ہیں پھر جب اس پر ظاہر ہوا تو کہہ اٹھا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) آیت کی تفسیر:۔ اس آیت میں حضرت عزیرؑ کے واقعہ کا مختصر طور پر تذکرہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عزیرؑ کے زمانہ میں بخت نصر نامی کافر بادشاہ تھا، اس نے حضرت عزیرؑ سمیت متعدد بنی اسرائیل کے لوگوں کو قید کر لیا اور بیت المقدس کو ویران کر دیا۔ تو جب حضرت عزیرؑ اس کی قید سے چھوٹ کر آ رہے تھے تو راستہ میں ایک ویران شہر دیکھا جو کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا تھا۔ حضرت عزیرؑ نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو اور اس کے رہنے والوں کو کیسے دوبارہ زندہ کرے گا اس دوران ان کی روح قبض ہو گئی اور ان کا گدھا بھی مر گیا۔ سو سال تک حضرت عزیرؑ اسی حالت میں رہے اس

www.Bhalli.Info

لیا جاتا ہے اور تعجیل صفت محمودہ ہے۔

نیز قران میں حج وعمرہ دونوں کا احرام میقات سے لیکر دونوں کے افعال سے فراغت تک برابر باقی رہتا ہے۔ بخلاف تمتع کے کہ اس میں افعال عمرہ کی ادائیگی کے بعد محرم آدمی احرام سے نکل جاتا ہے اور احرام میں استقامت بھی محمود ہے لہٰذا قران تمتع سے اولیٰ وافضل ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْفُرُوْضُ الْمُقَدَّرَةُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى سِتَّةٌ اَلنِّصْفُ وَالرُّبُعُ وَالثُّمُنُ، وَالثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ وَالسُّدُسُ عَلَى التَّضْعِيْفِ وَالتَّنْصِيْفِ وَاَصْحَابُ هٰذِهِ السِّهَامِ اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا۔

عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، سہام اور اصحاب سہام کی تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) سہام اور اصحاب سہام کی تفصیل۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ وہ حصے جو مقرر کئے گئے ہیں کتاب اللہ (قرآن) میں وہ چھ ہیں آدھا ۱/۲، چوتھائی ۱/۴، آٹھواں ۱/۸، دو تہائی ۲/۳، تیسرا ۱/۳، چھٹا ۱/۶، دوگنا اور آدھا کرنے کے اعتبار سے اور ان حصوں کے حقدار بارہ قسم کے آدمی ہیں۔

(۳) اصحاب سہام کی تفصیل: ۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... العصبات النسبية ثلٰثة عصبة بنفسه وعصبة بغيره وعصبة مع غيره۔

عصبہ کا تعارف لکھیں کہ وہ کون ہوتا ہے اور مثال دیں اور عبارت کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عصبہ کا تعارف مع مثال (۲) عبارت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عصبہ کا تعارف مع مثال: ۔ عربی زبان میں عصبہ کے معنی پٹھے کے ہیں اور اصطلاح میں انسان کے اس رشتہ دار کو عصبہ کہا جاتا ہے جو گوشت اور پوست میں شریک ہو اور چونکہ اولاد باپ کی کہلاتی ہے لہٰذا اپنی بیٹی یا بہن یا پوتی کی اولاد کو عصبہ نہیں کہا جاتا بلکہ اپنے بیٹے، پوتے، پڑپوتے اور بھائی بھتیجے اور چچے اور ان کے بیٹے اور باپ دادا وغیرہم کو عصبہ کہا جاتا ہے پھر عصبہ کی دو قسمیں ہیں عصبہ سببیہ، عصبہ نسبیہ الخ۔

(۲) عبارت کی وضاحت: ۔ اس عبارت میں عصبہ نسبیہ کی قسموں کا ذکر ہے۔

تفصیله کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... بَابُ التَّصْحِيْحِ يَحْتَاجُ فِیْ تَصْحِيْحِ الْمَسَائِلِ اِلٰى سَبْعَةِ اُصُوْلٍ ثَلٰثَةٌ بَيْنَ السِّهَامِ وَالرُّؤُوْسِ وَاَرْبَعَةٌ بَيْنَ الرُّؤُوْسِ وَالرُّؤُوْسِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں ثلاثة بين السهام والرؤوس کی وضاحت مصنفؒ کے انداز میں کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) اصول ثلاثة بين السهام والرؤوس کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ باب تصحیح مسائل کی تصحیح میں سات اصول کی حاجت ہوتی ہے تین تو حصے اور حصے والوں کے مابین ہیں اور چار حصہ والوں کے دو فریق کے درمیان ہیں۔

(۳) اصول ثلاثة بين السهام والرؤوس کی وضاحت: ۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... باب المناسخة..........

مناسخہ کی لغوی واصطلاحی تعریف لکھیں، مناسخہ کے احکام مختصراً تحریر فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مناسخہ کی لغوی واصطلاحی تعریف (۲) مناسخہ کے احکام۔

﴿جواب﴾...... (۱) مناسخہ کی لغوی واصطلاحی تعریف: ۔ مناسخہ یہ نسخ بمعنی نقل سے ماخوذ ہے اور یہاں میت کے وارثین میں سے حصہ تقسیم کرنے سے پہلے کسی وارث کا انتقال ہو جائے اور اس کا حصہ پہلے اس کے ورثاء کی طرف نقل ہو جانے کو مناسخہ کہا گیا ہے۔

(۲) مناسخہ کے احکام: ۔ مناسخہ کا مطلب یہ ہے کہ وارث نے ابھی تک اپنی میراث نہیں لی تھی کہ اس سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثاء اس کے حصے کے وارث ہو گئے اور بسا اوقات یہ سلسلہ بہت طویل ہو جاتا ہے اس لئے یہاں اولاً چند اصول اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

اصول نمبر ۱: ۔ ہر میت کے ورثاء اس کے نیچے جب لکھو تو ان کے نام بھی لکھ دو تاکہ سہولت رہے۔

اصول نمبر ۲: ۔ جس کا ترکہ زندہ لوگوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے اس کو مورث اعلیٰ کہتے ہیں۔

اصول ۳: ۔ سب سے پہلے مورث اعلیٰ کی میت کی لکیر کھینچ کر اسکے نیچے اس کے ورثاء مع ناموں کے لکھئے اور لکیر کی دائیں جانب اوپر مورث اعلیٰ کا نام لکھئے اور ماقبل میں جو اصول پڑھ چکے ہیں ان کے مطابق مسئلہ بناؤ اور تصحیح کی ضرورت ہو تو کرو جب یہ عمل کر دیا اور ہر وارث کا حصہ اس کے نام کے نیچے لکھ دیا تو اب میت ثانی کی لکیر کھینچ کر اس کے نیچے اس کے ورثاء مع ناموں کے لکھو اور جو اس کو پہلی تصحیح سے ملا تھا وہ اس کی لکیر کے بائیں جانب مافی الید لکھ کر اس کے بعد لکھو اور اصول

www.Bhalli.Info

مذکورہ کے مطابق میت ثانی کے وارثین کے درمیان ترکہ تقسیم کردو اور ہر وارث کے سہام اس کے نام کے نیچے لکھ دو
یہ عمل کر چکو تو دیکھو کہ تصحیح ثانی اور مافی الید میں کونسی نسبت ہے تماثل ہے یا توافق یا تباین اگر تماثل ہو تو بس کچھ کرنے کی ضرورت
نہیں مسئلہ کو تصحیح شدہ سمجھو اور اگر توافق ہو تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دے دو اور حاصل ضرب کو دونوں کی تصحیح
اور اگر تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو تصحیح اول میں ضرب دو اور حاصل ضرب کو دونوں کی تصحیح سمجھو پھر تصحیح اول کے وارثین کے سہام کو
ثانی کے وفق میں ضرب دیدو اور اگر تباین تھا تو کل تصحیح ثانی میں ضرب دیدو اور تصحیح ثانی کے وارثین کے سہام کو اول
مافی الید کے وفق میں اور دوسری صورت میں جمیع مافی الید میں ضرب دیدو اور حاصل ضرب کو ہر وارث کا حصہ سمجھو اس
ایسے ہی تیسرے میت کی لکیر لکھ کر یہی عمل ہوگا جو ثانی میں ہوا ہے اور جہاں تک بھی سلسلہ چلے یہی عمل ہوتا رہے گا۔

اصول نمبر۴:۔ اگر میت ثانی کے ورثاء بھی وہی ہوں جو میت اول کے ہیں اور استحقاق کا درجہ بھی مساوی ہو تو مسئلہ
کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے نقشہ سے واضح ہے۔

مسئلہ ۲

میت — زید

ابن	ابن	بنت	بنت
خالد	بکر	فاطمہ	زینب
کان لم یکن	۲	۱	۱

جیسے صورت مذکورہ میں زید کا انتقال ہوا اور اس نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں اس کے بعد تقسیم سے
پہلے ایک بیٹے خالد کا انتقال ہو گیا اور اس کا کوئی وارث ایک بھائی اور بہنوں کے علاوہ نہیں ہے تو اس کو کالعدم قرار دے کر
ہوئے میت اول کی تصحیح کردی جائے گی اور تصحیح میں اس کو شمار نہیں کیا جائیگا اور اس کے نام کے نیچے کان لم یکن (گویا
نہیں تھا) لکھ دیں گے جیسے مندرجہ بالا نقشہ میں لکھا گیا ہے اور جہاں میت ثانی کے ورثاء الگ ہوں یا تقسیم میں فرق
ہو تو وہاں میت ثانی کی الگ تصحیح کی جائے گی۔ کمامرّ۔

اصول نمبر۵:۔ جب یہ سلسلہ ختم ہو جائے تو بعد میں الاحیاء کے نیچے تمام زندہ وارثین کو اتار لو اور پھر
غور کرلو کہ ہر وارث کو جہاں جہاں جتنا ملا ہے وہ اس کے نام کے نیچے لکھ دو اور الاحیاء کے اوپر المبلغ لکھ کر مجموعہ سہام
دو اس کے بعد تصحیح اور یہ مجموعہ ملا کر دیکھو اگر جوڑ برابر ہے تو مسئلہ صحیح ہے ورنہ غلط ہے اگر غلط ہے تو دوبارہ پھر اس کو صحیح کرو۔

﴿السوال الثالث﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فصل فی الحمل۔

مدت حمل میں اختلاف کو بیان کریں، حمل کیلئے ترکہ میں سے کتنا حصہ رکھا جائیگا اس کی تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مدت حمل میں اختلاف (۲) حمل کیلئے ترکہ میں سے حصہ کی تفصیل۔

﴿جواب﴾...... (۱) مدت حمل میں اختلاف:۔ اقل مدت حمل بالاتفاق چھ ماہ ہیں اور اکثر مدت حمل میں اختلاف ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل دو سال ہے۔

لیث بن سعدؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل تین سال ہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل چار سال ہے۔

امام زہریؒ کے نزدیک مدت حمل سات سال ہے۔

(۲) حمل کیلئے ترکہ میں سے حصہ کی تفصیل:۔ حمل کیلئے ترکہ کی تقسیم سے قبل تین باتیں ذہن نشین کرلیں تاکہ مسئلہ کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

۱...... حمل کی کتنی تعداد فرض کرکے ترکہ تقسیم کریں؟ تو اس میں مفتی بہ قول یہ ہے کہ حمل کو ایک فرض کرکے ترکہ تقسیم کیا جائے اور ورثاء سے اس بات پر کفیل لیا جائے کہ اگر حمل کی تعداد ایک سے زائد ہوئی تو ورثاء کو جو سہام ملے ہیں ان میں سے زائد تعداد کا حصہ پورا کیا جائیگا۔

۲...... حمل کو مذکر و مؤنث دونوں فرض کرکے ترکہ تقسیم کرکے دیکھا جائیگا جو حالت حمل کیلئے بہتر ہوگی فی الحال اسی کا اعتبار کرکے تقسیم کرکے حمل کا حصہ محفوظ کرلیا جائیگا۔

۳...... حمل کے علاوہ بقیہ ورثاء کی ادنیٰ حالت کا اعتبار کرکے ترکہ تقسیم کیا جائیگا یعنی ایک حالت میں وہ وارث ہو اور دوسری حالت میں محجوب تو محجوب قرار دیکر ترکہ تقسیم کیا جائیگا اور اگر ایک حالت میں حصہ زیادہ ملتا ہے اور دوسری حالت میں کم ہو تو کم حصہ دے کر باقی حمل کی ولادت تک محفوظ رکھا جائے گا۔ پھر حمل کی پیدائش کے بعد صورت کے مطابق ترکہ کی بقیہ تقسیم مکمل کی جائے گی۔

تینوں باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حمل کو ایک فرض کرکے حمل کیلئے دونوں حالتوں میں سے اچھی حالت کا اور دیگر ورثاء کیلئے دونوں حالتوں میں سے بری (کمی والی) حالت کا اعتبار کرکے میراث کو تقسیم کیا جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فصل فی المرتد۔

مرتد کی لغوی واصطلاحی تعریف لکھیں، مرتد اور مرتدہ کے احکام میراث لکھیں اور اس میں جو اختلاف ہے اسے بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مرتد کی لغوی واصطلاحی تعریف (۲) مرتد اور مرتدہ کے احکام میراث مع الاختلاف۔

﴿جواب﴾...... (۱) مرتد کی لغوی واصطلاحی تعریف:۔ مرتد کا لغوی معنی ہے پھر جانے والا خواہ وہ کسی چیز سے پھر جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو دین حق یعنی اسلام سے پھر جائے۔

(۲) مرتد اور مرتدہ کے احکام میراث مع الاختلاف:۔ مرتد آدمی مر جائے یا اس کو حالت ارتداد میں ہی

www.Bhalli.Info

مذکورہ کے مطابق میت ثانی کے وارثین کے درمیان ترکہ تقسیم کردو اور ہر وارث کے سہام اس کے نام کے نیچے لکھتے جاؤ۔ جب یہ عمل کر چکو تو دیکھو کہ تصحیح ثانی اور مافی الید میں کونسی نسبت ہے تماثل ہے یا توافق یا تباین اگر تماثل ہو تو بس کچھ کرنے کی ضرورت نہیں مسئلہ کو تصحیح شدہ سمجھو اور اگر توافق ہو تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دے دو اور حاصل ضرب کو دونوں کی تصحیح شمار کرو اور اگر تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو تصحیح اول میں ضرب دو اور حاصل ضرب کو دونوں کی تصحیح سمجھو پھر تصحیح اول کے وارثین کے سہام کو تصحیح ثانی کے وفق میں ضرب دیدو اور اگر تباین تھا تو کل تصحیح ثانی میں ضرب دیدو اور تصحیح ثانی کے وارثین کے سہام کو اول صورت میں مافی الید کے وفق میں اور دوسری صورت میں جمیع مافی الید میں ضرب دیدو اور حاصل ضرب کو ہر وارث کا حصہ سمجھو، اس کے بعد ایسے ہی تیسرے میت کی لکیر لگا کر یہی عمل ہوگا جو ثانی میں ہوا ہے اور جہاں تک بھی سلسلہ چلے یہی عمل ہوتا رہے گا۔

اصول نمبر ۴:۔ اگر میت ثانی کے ورثاء بھی وہی ہوں جو میت اول کے ہیں اور استحقاق کا درجہ بھی مساوی ہو تو اس کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے نقشہ سے واضح ہے۔

مسئلہ ۴

میت — زید

ابن	ابن	بنت	بنت
خالد	بکر	فاطمہ	زینب
کان لم یکن	۲	۱	۱

جیسے صورت مذکورہ میں زید کا انتقال ہوا اور اس نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں اس کے بعد تقسیم ترکہ سے پہلے ایک بیٹے خالد کا انتقال ہو گیا اور اس کا کوئی وارث ایک بھائی اور بہنوں کے علاوہ نہیں ہے تو اس کو کالعدم شمار کرتے ہوئے میت اول کی تصحیح کردی جائے گی اور تصحیح میں اس کو شمار نہیں کیا جائیگا اور اس کے نام کے نیچے کان لم یکن (گویا وہ نہیں تھا) لکھ دیں گے جیسے مندرجہ بالا نقشہ میں لکھا گیا ہے اور جہاں میت ثانی کے ورثاء الگ ہوں یا تقسیم میں فرق ہوتا ہو تو وہاں میت ثانی کی الگ تصحیح کی جائے گی۔ کمامرّ۔

اصول نمبر ۵:۔ جب یہ سلسلہ ختم ہو جائے تو بعد میں الاحیاء کے نیچے تمام زندہ وارثین کو اتار لو اور پورے نقشہ میں غور کرلو کہ ہر وارث کو جہاں جہاں جتنا ملا ہے وہ اس کے نام کے نیچے لکھ دو اور الاحیاء کے اوپر المبلغ لکھ کر مجموعہ سہام اس پر لکھ دو اس کے بعد تصحیح اور یہ مجموعہ ملا کر دیکھو اگر جوڑ برابر ہے تو مسئلہ صحیح ہے ورنہ غلط ہے اگر غلط ہے تو دوبارہ پھر اس کو صحیح کرو۔

﴿السوال الثالث﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **فصل فی الحمل۔**

مدت حمل میں اختلاف کو بیان کریں، حمل کیلئے ترکہ میں سے کتنا حصہ رکھا جائیگا اس کی تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مدت حمل میں اختلاف (۲) حمل کیلئے ترکہ میں سے حصہ کی تفصیل۔

﴿جواب﴾......(۱) مدت حمل میں اختلاف:۔ اقل مدت حمل بالاتفاق چھ ماہ ہیں اور اکثر مد[ت] میں اختلاف ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل دو سال ہے۔

لیث بن سعدؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل تین سال ہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک اکثر مدت حمل چار سال ہے۔

امام زہریؒ کے نزدیک مدت حمل سات سال ہے۔

(۲) حمل کیلئے ترکہ میں سے حصہ کی تفصیل:۔ حمل کیلئے ترکہ کی تقسیم سے قبل تین باتیں ذہن نشین [...] تاکہ ترکہ کی تقسیم آسان ہو جائے۔

۱...... حمل کی کتنی تعداد فرض کرکے ترکہ تقسیم کریں؟ تو اس میں مفتی بہ قول یہ ہے کہ حمل کو ایک فرض کرکے تر[کہ تقسیم] کریں، مگر زندہ ورثاء سے اس بات پر کفیل لیا جائے کہ اگر حمل کی تعداد ایک سے زائد ہوئی تو ورثاء کو جو سہام ملے ہیں ا[...] کمی کرکے زائد تعداد کا حصہ پورا کیا جائیگا۔

۲...... حمل کو مذکر و مؤنث دونوں فرض کرکے ترکہ تقسیم کرکے دیکھا جائیگا جو حالت حمل کیلئے بہتر ہوگی فی الحال [اس کا] اعتبار کرکے ترکہ تقسیم کرکے حمل کا حصہ محفوظ کر لیا جائیگا۔

۳...... حمل کے علاوہ بقیہ ورثاء کی ادنیٰ حالت کا اعتبار کرکے ترکہ تقسیم کیا جائیگا یعنی ایک حالت میں وہ [وارث] بنتا ہے اور دوسری حالت میں محجوب تو محجوب قرار دیکر ترکہ تقسیم کیا جائیگا اور اگر ایک حالت میں حصہ زیادہ [ہے] اور دوسری حالت میں کم ہو تو کم حصہ دے کر باقی حمل کی ولادت تک محفوظ رکھا جائے گا۔ پھر حمل کی پیدائش کے بعد [...] حال کے مطابق ترکہ کی بقیہ تقسیم مکمل کی جائے گی۔

تینوں باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حمل کو ایک فرض کرکے حمل کیلئے دونوں حالتوں میں سے اچھی حالت کا اور دیگ[ر ورثاء] کیلئے دونوں حالتوں میں سے بری (کمی والی) حالت کا اعتبار کرکے میراث کو تقسیم کیا جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... **فصل فی المرتد۔**

مرتد کی لغوی و اصطلاحی تعریف لکھیں، مرتد اور مرتدہ کے احکام میراث لکھیں اور اس میں جو اختلاف ہے اسے بھی تحریر ک[ریں]۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مرتد کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) مر[تد اور] مرتدہ کے احکام میراث مع الاختلاف۔

﴿جواب﴾......(۱) مرتد کی لغوی و اصطلاحی تعریف:۔ مرتد کا لغوی معنی ہے پھر جانے والا خوا[ہ] کسی چیز سے پھر جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو دین حق یعنی اسلام سے پھر جائے۔

(۲) مرتد اور مرتدہ کے احکام میراث مع الاختلاف:۔ مرتد آدمی مرجائے یا اس کو حالت ارتداد [...]

www.Bhalli.Info

قتل کردیا جائے یا وہ دارالحرب میں چلا جائے اور قاضی بھی اس کے دارالحرب میں چلے جانے کا حکم صادر کردے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی حالتِ اسلام کی کمائی اس کے مسلمان ورثاء میں تقسیم ہوگی اور حالتِ ارتداد کی کمائی بیت المال میں رکھدی جائے گی کیونکہ حالتِ ارتداد کی کمائی مالِ مسلم نہیں ہے، اس لئے مسلمان اس کا وارث نہیں بن سکتا۔

صاحبینؒ کے نزدیک دونوں حالتوں (اسلام وارتداد) کی کمائی مسلمان ورثاء میں تقسیم کردی جائے گی کیونکہ مرتد کو دوبارہ اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، لہٰذا حالتِ ارتداد کے اموال کو بھی حالتِ اسلام کے اموال کی مانند مالِ مسلم قرار دیا جائے گا، پس اس وجہ سے مسلمان ورثاء تمام اموال کے وارث بن سکتے ہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک ارتداد کی وجہ سے مرتد کے تمام اموال مالِ فیئ بن چکے ہیں اور مالِ فیئ کا محل بیت المال ہے لہٰذا تمام اموال خواہ حالتِ اسلام کے ہوں یا حالتِ ارتداد کے بیت المال میں جمع ہوں گے۔

مرتد کے دارالحرب میں چلے جانے کے بعد اس نے جو کچھ بھی کمایا وہ حربی کا مال ہے اور مسلمان حربی کا وارث نہیں بنتا، لہٰذا بالاتفاق وہ مالِ فیئ ہے جو بیت المال میں جمع ہوگا۔ اور مرتدہ کی جتنی بھی کمائی ہے خواہ حالتِ اسلام کی ہو یا حالتِ ارتداد کی اس ساری کمائی کو ہمارے نزدیک بالاتفاق مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کردیا جائیگا۔

مذکورہ تفصیل مرتد کے مرنے کی صورت میں مسلمان کے وارث بننے کی تھی اور اگر کسی مسلمان کا انتقال ہوگیا اور اس کے ورثاء میں مرتد یا مرتدہ ہے تو وہ وارث نہیں بنیں گے۔ کیونکہ ارتداد ایک جرم ہے اور وراثت ایک انعام ہے اور مجرم آدمی کسی بھی انعام کا حقدار نہیں ہوتا۔

﴿الورقة الخامسه فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ أَحْوَالُ اللَّفْظِ الْعَرَبِيِّ الَّتِيْ بِهَا يُطَابِقُ مُقْتَضَى الْحَالِ فَتَخْتَلِفُ صُوَرُ الْكَلَامِ لِاخْتِلَافِ الْأَحْوَالِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، علم معانی کی لغوی واصطلاحی تعریف کریں اور مصنفؒ کی بیان کردہ مثال کو ذکر کرکے وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) علم معانی کی لغوی واصطلاحی تعریف (۴) مثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ علم معانی وہ ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے احوال کو پہچانا جائے، جن کے ساتھ مقتضائے حال موافق ہو، پس کلام کی صورتیں احوال کے بدلنے سے مختلف ہوجائیں گی۔

(۳) علم معانی کی لغوی واصطلاحی تعریف:۔ علم بیان کا لغوی معنیٰ معانی کا جاننا ہے اور اصطلاح میں علم معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی زبان کے وہ احوال (مقامات) معلوم کیے جاسکتے ہیں جن کے ساتھ مقتضیات، موافق مطابق ہوسکیں۔

(۴) مصنف کی ذکر کردہ مثال کی وضاحت:۔ وَأَنَّا لَا نَدْرِيْ أَشَرٌّ أُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا (اور ہمیں معلوم نہیں کہ زمین والوں کے ساتھ کیا شر کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے ساتھ ان کے رب نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے) اس آیت میں جنات کے بعض مؤمن افراد کا قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زبان اطہر سے قرآن کریم کا بعض حصہ سُن کر اپنی قوم کے پاس جا کر ان سے جہاں دوسری بہت سی باتیں کہی ان میں سے ایک بات یہ بھی کہی جو اس آیت کے ترجمہ میں آپ نے دیکھی، در حقیقت وہ اس بات سے اپنی لاعلمی بتانا چاہتے ہیں کہ اہل ارض کے لئے ان کے رب نے خیر یا شر میں سے کس کا ارادہ فرمایا ہے۔ مگر اس بات کو کتنے بہتر اسلوب سے ادا کیا کہ جہاں خیر کی نسبت کی نوبت آئی تو اسے بے تکلف اللہ کی طرف منسوب کردیا اور جہاں شر کی نسبت کا موقع آیا اسے اللہ کی جانب صراحت کے ساتھ منسوب نہیں کیا۔ بلکہ اس فعل کے ارادہ کو بجائے معروف اور اس کے فاعل (اللہ) کو ذکر کرنے کی بجائے فاعل حذف کرکے سرے سے فعل ہی کو مجہول کردیا کیونکہ پہلے کا حال اور موقع ادب کا ہے اور دوسرے کا بے ادبی کا۔ چنانچہ احوال اگر بدل جائیں تو کلام کی صورتیں (مقتضیات) بھی بدل جائیں گی۔ ویسے تو تمام مؤمنوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خیر و شر دونوں کا خالق اللہ ہے، لہٰذا دونوں کو اللہ کی طرف صراحت کے ساتھ منسوب کردینا جائز تھا۔ مگر امر کے بعد کلام میں ان باادب قائلین نے خیر کی نسبت اللہ کی جانب کی کیونکہ حال اور مقام اسی کا متقاضی تھا کہ ہر اچھی چیز اللہ ہی کی طرف منسوب کی جائے تاکہ ادب ملحوظ رہے اور اَمْ کے ماقبل کلام میں شر کی نسبت اللہ کی جانب نہ کی کیونکہ حال اور مقام اسی کا متقاضی تھا کہ کسی بھی بُری چیز کی نسبت اللہ کی طرف کرنے سے احتراز کیا جائے تاکہ بے ادبی نہ ہوجائے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَهَلْ لِطَلَبِ التَّصْدِيْقِ فَقَطْ نَحْوُ هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ وَالْجَوَابُ نَعَمْ أَوْ لَا وَلِذَا يَمْتَنِعُ مَعَهَا ذِكْرُ الْمُعَادِلِ فَلَا يُقَالُ هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ أَمْ عَدُوُّكَ۔

عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔ عبارت کی تشریح کریں اور ہَلْ کی دونوں قسموں کو مثالیں دیکر واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) ہَلْ کی دونوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور ہَلْ صرف طلب تصدیق کے لئے ہوتا ہے جیسے۔ "هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ" کیا تیرا دوست آیا؟ اور جواب ہاں یا نہیں کی صورت میں آئے گا اور اس وجہ سے اس کے ساتھ معادل کا ذکر کرنا ممتنع و ناجائز ہے۔ چنانچہ هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ أَمْ عَدُوُّكَ نہیں کہا جائے گا۔

www.Bhalli.Info

(۳) عبارت کی تشریح:۔ ھَلْ یہ دوسرا ادات استفہام ہے جو صرف تصدیق کیلئے آتا ہے یعنی وقوع نسبت یا عدم وقوع نسبت کی معرفت حاصل کرنے کیلئے آتا ہے اور طلب تصور (مفرد) کیلئے نہیں پس ھل جاء صدیقك ام عدوك کہنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ استفہام کے موقع پر واقع ہونے والے مفرد یعنی عدو کا واقع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ام متصلہ ہے اور ام متصلہ تو دو مفردوں میں سے کسی ایک مفرد کی تعیین معلوم کرنے کیلئے آتا ہے اور ایسی صورت میں اصل حکم کا معلوم ہونا ضروری ہے، تو اس سے یہ لازم آیا کہ یہ متکلم حکم اور نسبت کو جانتا ہے مگر صرف مفرد معلوم کرنا چاہتا ہے حالانکہ ھل طلب مفرد کیلئے نہیں آتا بلکہ طلب تصدیق یعنی نسبت اور حکم کو طلب کرنے کیلئے آتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس متکلم نے ھل کو طلب مفرد کیلئے استعمال کیا جو اس کی اصل وضع یعنی طلب تصدیق کے خلاف ہے۔

(۴) ھَلْ کی دونوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ:۔ ھَلْ کی دو قسمیں ہیں، ایک بسیطہ اور دوسرا مرکبہ۔ اگر بذات خود کسی چیز کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں سوال کیا جائے تو اس ھَلْ کو بسیطہ کہیں گے جیسے کوئی "ھل العنقاء موجودۃ" کہہ کر سوال کرے تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ شخص خود فی نفسہٖ عنقاء کی ذات کے موجود ہونے کے بارے میں سوال کرتا ہے، کہ اس نام کا کوئی مسمّٰی موجود بھی ہے یا نہیں یا جیسے یہ پوچھا جائے ھل الخِلّ الوفیُّ موجودٌ کیا وفادار دوست دنیا میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ اگر ایک چیز کے لئے دوسری چیز کو موجود وثابت ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں سوال کیا جائے تو اس کو ھل مرکبہ کہیں گے جیسے ھل تبیض العنقاء او تفرخ کیا عنقاء نامی جانور انڈے دیتا ہے یا بچے جنتا ہے، یعنی یہ سائل تناسل کے دو طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ متعین کرنا چاہتا ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جب ھلِ النبات حساس کیا سبزہ ذی شعور ہے، دیکھیے ان دونوں سوالوں کا سائل ایک ایک بات یعنی عنقاء اور نبات کو جانتا ہے کہ یہ چیزیں موجود ہیں مگر ان کے لئے دوسری شیئ یعنی انڈے دیتا ہے یا بچے جنتا ہے، حساسیت کے وجود یا عدم وجود کے بارے میں لاعلم ہے اور سوالوں کے ذریعے اسی جہالت اور لاعلمی کو دور کرنا چاہتا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... ومن المعلوم انه لا یمکن النطق باجزاء الکلام دفعة واحدة فلا بدمن تقدیم بعض الاجزاء وتاخیر البعض ولیس شیئی منها فی نفسه اولیٰ بالتقدیم من الاُخر لاشتراك جمیع الالفاظ من حیث هی الفاظ فی درجة الاعتبار فلا بدمن تقدیم هذا علیٰ ذاك من داع یوجبه۔

عبارت کی وضاحت فرمائیں، دواعی تقدیم میں سے پانچ دواعی کو بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں یہی دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کی وضاحت (۲) پانچ دواعی تقدیم کا بیان۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کی وضاحت:۔ مندرجہ بالا فقرہ (من المعلوم الخ) اسباب تقدیم وتاخیر کے بیان کیلئے بطور تمہید ذکر کیا گیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جب اپنے دل کی بات کو زبان پر لا کر اظہار کرنا

چاہے تو اس پوری بات کو یکبارگی بیک جنبش زبان سے ادا کر دینا ہرگز ممکن نہیں ہے، لامحالہ اس کے دل کی بات (معنی مفہوم اور مضمون) کو جن کلمات کے مجموعہ کے ذریعے ادا کرے گا ان کے اجزاء کو باہم تقسیم کرکے ترتیب قائم کرنی ہوگی تب جا کے اس کا نطق وتلفظ ممکن ہو سکے گا اور ظاہر ہے کہ اس ترتیب میں کسی کلمہ کو نمبر ایک کسی کو نمبر دو کسی کو نمبر تین پر رکھے گا، تو بعض کلمے مقدم ہوں گے اور بعض مؤخر اب آگے سوال یہ ہوا کہ کس کلمے کو مقدم کریں اور کسے مؤخر؟ کیونکہ ہر کلمہ من حیث الکلمہ اس بات کا حقدار ہے کہ اسے مقدم کیا جائے اب لازماً آپ کو بعض ایسی وجوہ تلاش کرنی ہوں گی جو ترجیح کا باعث ہوں پھر جن میں وجوہ ترجیح پائی جائیں تو انہیں مقدم کر دیا جائے۔

(۲) پانچ دواعی تقدیم کا بیان:۔

کمامرفی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... والفرق بین ان واذا انّ الاصل عدم الجزم بوقوع الشرط

لفظ ان اور لفظ اذا میں فرق مثالوں کی روشنی میں واضح فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط لفظ ان اور اذا میں فرق مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... (۱) لفظ اِنْ اور اِذَا میں فرق مع امثلہ:۔ ان اور اذا ایسی شرائط پر داخل ہوتے ہیں جن کا واقع ہونا مستقبل میں ممکن ہو مگر بعض امکان ایسے ہیں جن کا واقع ہونا بالکل یقینی ہوتا ہے، ایسے امکان کو جزم بوقوع الشرط کہتے ہیں اور بعض امکان ایسے ہیں کہ جن کا واقع ہونا بالکل یقینی نہ ہو بلکہ اس کام کا واقع ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر اور مساوی ہوں، ایسے امکان کو عدم جزم بوقوع الشرط کہتے ہیں، پس اصل وضع کے اعتبار سے "اِنْ" کا محل استعمال یہی عدم جزم بوقوع الشرط ہے اور اذا کا موقعۂ استعمال جزم بوقوع الشرط ہے اور یہی وجہ ہے کہ اذا کے ساتھ اکثر و بیشتر صیغۂ ماضی استعمال ہوتا ہے، اگرچہ اس میں مستقبل کا ہی معنی ہوگا۔ کیونکہ مستقبل کے مقابلے میں ماضی میں یقینی کیفیت زیادہ ہے اور یوں سمجھ لیا جاتا ہے کہ بالفعل یہ شرط واقع ہو چکی ہے، برخلاف "اِنْ" کے کہ اس میں یہ یقینی کیفیت نہیں ہوتی۔ جیسے اِنْ اَبْرَءُ مِنْ مَرَضِی اَتَصَدَّقُ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ اگر میں اپنی بیماری سے شفایاب ہو جاؤں گا تو ایک ہزار اشرفیاں صدقہ کروں گا اور اِذَا بَرِئْتُ مِنْ مَرَضِی تَصَدَّقْتُ اگر میں شفایاب ہو گیا تو ایک ہزار اشرفیاں صدقہ کروں گا۔ ان میں یہ فرق ظاہر ہوگا کہ پہلی مثال میں متکلم کا اپنے کلام سے وقوع شرط (حصول شفاء) کے بارے میں شک اور تردد ظاہر ہو رہا ہے اور دوسری مثال میں اس کی کلام سے وقوع شرط کے بارے میں یقین یا قریب بیقین کی کیفیت ظاہر ہو رہی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... مواضع الفصل یجب الفصل فی خمسة مواضع۔

مواضع فصل کی پوری تشریح فرمائیں اور مثالیں دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں ایک ہی امر مواضع فصل کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾...... مواضع فصل کی وضاحت مع امثلہ:۔ پانچ جگہوں میں فصل کرنا ضروری ہے۔

۱...... پہلی جگہ یہ ہے کہ دو جملوں میں ایسا کامل اتحاد ہو کہ دونوں میں سے ایک بدل دوسرا مبدل منہ، یا ایک بیان اور دوسرا مبین یا ایک تاکید دوسرا مؤکد بن رہا ہو۔ بدل اور مبدل منہ کی مثال اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **امدکم بما تعلمون امدکم بانعام وبنین** اس میں دوسرا جملہ بدل اور پہلا اس کا مبدل منہ ہے۔ بیان و مبین کی مثال **فوسوس الیه الشیطان قال یا آدم هل ادلك علیٰ شجرة الخلد** اس میں **قال یا آدم** سے آخرِ آیت تک بیان ہے۔ آیت کے پہلے ٹکڑے **فوسوس الیه الشیطان** کا۔ تاکید و مؤکد کی مثال **فمهل الکافرین امهلهم رویدا** اس میں **امهلهم** تاکید ہے پہلے جملے **مهل** مؤکد کی۔

۲...... دوسری جگہ دو جملوں میں ایسا کامل تباین اور تضاد ہو کہ ان میں سے ایک اگر جملہ خبریہ ہو تو دوسرا انشائیہ ہو یا خبر اور انشاء کے اعتبار سے تو تباین نہ ہو (بلکہ توافق ہو) مگر ان کے مابین معنوی اعتبار سے کوئی بھی مناسبت نہ ہو۔ دو جملوں میں خبر و انشاء کے اعتبار سے اختلاف کی صورت میں ہونے والے کامل تباین کی مثال شاعر کا یہ شعر ہے!

وقال رائدهم ارسلوا نزاولها فحتف کل امرئ یجری بمقدار

(ان کے رہنما نے کہا کہ یہیں رک جاؤ ہم ان سے لڑیں گے سو ہر شخص کی موت اپنی میعاد پر ہی آ کر رہنے والی ہے)

اس میں پہلا جملہ **ارسلوا** اور دوسرا جملہ **نزاولها** میں خبر اور انشاء کے لحاظ سے تباین تام ہے کہ پہلا انشائیہ ہے جبکہ دوسرا خبریہ ہے اس وجہ سے ان دونوں کے درمیان واؤ عاطفہ نہیں لایا گیا بلکہ فصل کیا گیا ہے۔ اور تباین تام کی دوسری صورت یعنی دونوں جملوں کے درمیان معنوی اعتبار سے کوئی بھی مناسبت نہ پائی جانے کی مثال یہ ہے جیسے کہ کہا جائے **علیٌّ کاتبٌ الحمام طائر**، یہ دو جملے من حیث الخبر تو متفق ہیں مگر ان میں معنوی لحاظ سے کوئی مناسبت نہیں ہے، کیونکہ علی کے کاتب ہونے اور کبوتر کے پرندہ ہونے کے درمیان کوئی مناسبت نہیں ہے۔

۳...... تیسری جگہ دوسرے جملے کا پہلے جملے سے پیدا ہونے والے کسی سوال کا جواب بننے کی وجہ سے ان دونوں میں اس قدر گہرا ربط پیدا ہو گیا ہو کہ گویا وہ ایک جملے کی طرح ہو گئے ہوں اور یہی رابطہ تو یہ عطف کے لئے مانع ہے جیسے!

زعم العواذل اننی فی غمرة صدقوا ولکن غمرتی لاتجلیٰ

(ملامت کرنے والے لوگوں کی جماعت کا یہ خیال ہے کہ میں پریشان حال ہوں ان کا خیال درست ہے البتہ میری پریشانی کچھ ایسی ہے کہ وہ دور ہونے والی نہیں) ظاہر ہے شاعر جب ہمدردوں کا یہ خیال بتا کر خاموش ہوا کہ مجھے کوئی سخت پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ تو اب سننے والوں کے دل میں ایک سوال پیدا ہوگا کہ اچھا اب آپ بتایئے کہ ان کا یہ خیال سچا ہے یا غلط، اسی کا جواب دینے کے لئے دوسرا جملہ "**صدقوا**" لایا گیا کہ ہاں ان کا خیال درست ہے جب ان دونوں جملوں میں سے ایک سوال اور دوسرا اس کا جواب بن رہا ہے، تو ان کے مابین گہرا ربط ہونے کی وجہ سے گویا وہ کلام واحد ہو گیا اور کلام واحد کے درمیان واؤ لا کر وصل کرنا خلاف اصل اور ناجائز ہے۔

۴...... چوتھی جگہ کہ ایک جملہ سے پہلے دو جملے ایسے ہوں کہ ان میں سے پہلے جملہ پر تو اس تیسرے جملہ کا عطف درست ہو مگر دوسرے جملہ پر درست نہ ہو، بلکہ معنی میں فساد لازم آئے تو ایسی صورت میں تیسرے جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا جائے گا کیونکہ عطف کرنے کی صورت میں وہم پیدا ہوگا کہ شاید تیسرے جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف ہو رہا ہے، حالانکہ عطف پہلے جملے پر ہو رہا ہے تو اس وہم سے بچنے کے لئے حرف عطف کو ذکر نہیں کریں گے بلکہ فصل کریں گے۔ جیسے!

وتظن سلمیٰ اننی ابغی بها بدلا اراها فی الضلال تهیم

(میری محبوبہ سلمیٰ یہ خیال کرتی ہے کہ میں اسکے مقابلہ میں کسی اور عورت کو چاہتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے)

اس شعر میں **تظن سلمیٰ**، **اننی ابغی بها بدلا** اور **اراها فی الضلال تهیم** تین جملے ہیں اس میں تیسرے جملہ کا پہلے جملہ "**تظن سلمیٰ**" پر عطف کرنا درست ہے۔ کیونکہ ان میں معنوی اتحاد کی وجہ سے مناسبت تامہ موجود ہے۔ کیونکہ **تظن** (گمان) کا فاعل محبوبہ اور **اراها** (گمان، خیال) کا فاعل محبّ ہے، جب مسند و مسند الیہ میں مناسبت تامہ موجود ہے تو دونوں جملوں میں عطف کے ذریعہ وصل ہونا چاہئے تھا، مگر عطف کو ترک کر دیا گیا، کیونکہ عطف کی صورت میں تیسرے جملہ کے متصل دوسرا جملہ ہے، سامع سمجھے گا کہ شاید اسی دوسرے جملہ پر عطف ہو رہا ہے اور شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ جیسے "**اننیٓ ابغی بها بدلا**" سلمیٰ کا خیال ہے اسی طرح "**اراها فی الضلال تهیم**" بھی سلمیٰ کا خیال ہے کہ سلمیٰ یہ خیال کرتی ہے کہ میں اس کے مقابلہ میں دوسری عورت سے محبت کرتا ہوں اور سلمیٰ یہ خیال بھی کرتی ہے کہ میں اسے غلط فہمی کا شکار سمجھ رہا ہوں، حالانکہ شاعر کی یہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ تیسرا جملہ شاعر کا گمان و خیال ہے کہ میں سلمیٰ کو غلط فہمی میں مبتلا سمجھتا ہوں۔ تو اس وہم سے بچنے کے لئے فصل کیا جائے گا، عطف نہیں کیا جائے گا۔

۵...... پانچویں جگہ دو جملوں کے درمیان مناسبت اور ربط تو ہو لیکن ایک کا کسی دوسرے مانع کی وجہ سے عطف جائز نہ ہو اور وہ مانع یہ ہے کہ ان دونوں کو حکمِ واحد میں شریک کرنے کا ارادہ نہ ہو کیونکہ پہلے جملے کا حکم ایسا ہے کہ اس میں دوسرے جملے کو شریک کرنا صحیح نہ ہو اور اس طرح کرنے کی وجہ سے کلام کے معنی میں خلل پیدا ہو رہا ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **اِواذا خلوا الیٰ شیاطینهم قالوا انا معکم انمانحن مستهزؤن، الله یستهزئ بهم** اس میں **الله یستهزئ بهم** کے جملے کا نہ تو **انا معکم** پر اور نہ ہی جملہ **قالوا** پر عطف کرنا صحیح ہے جملہ **انا معکم** پر اس لئے صحیح نہیں کہ اگر اس پر عطف کیا جائے تو یہ بھی منافقین کا مقولہ ہو جائے گا حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ ہے اور اگر جملہ **قالوا** پر عطف کیا جائے تو یہ مقولہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا رہے گا مگر اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا ان سے استہزاء کرنا صرف اسی وقت مقید ہوگا جس میں یہ منافقین اپنے سرغنوں کے ساتھ تخلیہ و سرگوشی کر رہے ہوں، حالانکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کی جانے والی استہزاء تمام اوقات کو عام ہے، کسی حال یا وقت کے ساتھ مقید نہیں ہوتی، لہٰذا یہاں بھی فصل کرنا ضروری ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... **ایْرَادُ الکلام علیٰ حسب ماتقدم من القواعد یسمیٰ اخراج الکلام علی مقتضی الظاهر وقد تقتضی العدول من مقتضی الظاهر ویورد الکلام علیٰ خلافه فی انواع مخصوصة۔**

www.Bhalli.Info

عبارت کی وضاحت فرمائیں، خلاف مقتضی ظاہر کے مواقع میں سے پانچ مواقع کو مثالوں سمیت بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کی وضاحت (۲) خلاف مقتضی ظاہر کے پانچ مواقع کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کی وضاحت:۔ یہاں تک علم معانی کے موٹے موٹے اصول و مسائل آٹھ ابواب میں ذکر کیے گئے۔ اگر انکے موافق کلام کیا جائے تو اسے اخراج الکلام علی مقتضی الظاہر کہا جائے گا، مثلاً باب اول میں ذکر شدہ اقسام خبر میں خبر ابتدائی (خالی من التاکید) کا استعمال اس مخاطب کے لئے کیا جائے جو خالی الذھن ہے اور خبر طلبی (موکد وجوبی) کا استعمال مخاطب منکر کے لئے کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ اس متکلم نے جیسا ظاہر حال کا تقاضا تھا ویسے ہی اپنی کلام کا استعمال کیا ہے، مگر کبھی بعض اعتبارات ایسے ہوتے ہیں جنہیں متکلم مناسب و ملحوظ رکھنا چاہتا ہے تو ایسے اوقات و احوال میں ظاہر حال کے مقتضیات سے عدول و اعراض کیا جاتا ہے اور ان کے تقاضوں کے خلاف چند انواع مخصوصہ میں کلام لایا جاتا ہے۔ اور اس طرح عدول کرنے کو اخراج الکلام علی خلاف مقتضی الظاہر کہا جائے گا۔

(۲) خلاف مقتضی الظاہر کے پانچ مواقع کی وضاحت مع امثلہ:۔

پہلا موقعہ:۔ یہ ہے کہ فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر سے کسی واقف کار انسان کو ناواقف اور جاہل تصور اور فرض کر لیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ اپنے علم کے موجب اور تقاضے پر عمل نہیں کر رہا تو ایسے علم سے کیا فائدہ، گویا ہم اسے جاہل اور ناواقف ہی کہیں گے، کیونکہ اگر واقعی عالم ہوتا تو ضرور اس علم کے موجب اور تقاضے پر عمل کرتا، چنانچہ ایسے شخص کے لئے ایسی ہی خبر لائی جائے گی جو کسی جاہل کے لئے لائی جاتی ہے، مثلاً اگر آپ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو اپنے باپ کو ضرب و شتم وغیرہ کی تکلیف پہنچا رہا ہے تو آپ اس سے یوں کہیں گے ھذا ابوک (یہ تیرا باپ ہے) یعنی جب باپ ہے تو ایسی تکلیف نہیں پہنچانا چاہئے۔ یہاں ظاہر کے تقاضے کے مقتضیات سے ھذا ابوک کہنا صحیح نہیں تھا، کیونکہ آپ کا مخاطب آپ سے زیادہ واقف کار ہے کہ فلاں شخص میرا باپ ہے مگر وہ اس کے مقتضی پر عمل نہیں کر رہا، اس وجہ سے اسے جاہل قرار دے کر اسے ھذا ابوک کہہ کر خبر دی گئی ہے۔

دوسرا موقعہ:۔ یہ ہے کہ مخاطب غیر منکر کو منکر کے درجہ میں اتار کر اس کے سامنے خبر کو مؤکد و پختہ کر کے ذکر کرنا، جب کہ اس پر انکار کی کوئی علامت پائی جائے، مثلاً ایک قیدی شخص کو قریب زمانہ میں رہائی کی خبر دی گئی تھی، وہ آپ سے مایوسانہ انداز میں سوال کرتا ہے کہ کیا ہمارا چھٹکارا بھی ہو سکتا ہے؟ تو یہ شخص اگرچہ رہائی کے بارے میں متردد ہے، رہائی کا منکر نہیں ہے مگر اس کے چہرے اور انداز سے اس طرح معلوم ہو رہا ہے کہ وہ رہائی کا منکر ہے تو آپ کا ایسے شخص کے سامنے کلام و خبر کو حروف تاکید کے ساتھ مؤکد کر کے پیش کرنا کہ ان الفرج لقریب (بے شک آپ کی رہائی البتہ قریب ہے) کہ مقام عدم تاکید یا تاکید استحسانی کا ہے مگر آپ نے کلام کو دو حرف تاکید کے ساتھ مؤکد و پختہ کر دیا۔

تیسرا موقعہ:۔ یہ ہے کہ مخاطب منکر یا متردد کو خالی الذھن کے درجہ و مرتبہ میں اتار کر کلام کو بلا تاکید ذکر کرنا، جب

کہ اس مخاطب کے پاس اس قدر دلائل و شواہد ہوں کہ اگر وہ ان میں ذرہ بھی غور و فکر کرے تو اسکا شک و انکار ختم ہو جائے۔

جیسے وہ شخص جو حکمت و طب کی منفعت کا منکر یا شک کرنے والا ہے آپ اس کے سامنے کلام کو بغیر تاکید کے ذکر کریں اور یوں کہیں "الطب نافع" (طب نفع بخش ہے)۔

چوتھا موقعہ:۔ یہ ہے کہ ماضی کو مضارع کی جگہ پر کسی غرض کے لئے ذکر کرنا مثلاً کسی چیز کے حصول و وقوع کے یقینی ہونے پر تنبیہ کرنے کیلئے امر مستقبل کو ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرنا، حالانکہ مقام کا مقتضی یہ ہے کہ مضارع کا صیغہ استعمال کیا جائے جیسے "اتی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ" اس میں وقوع قیامت کو ماضی کے صیغہ سے تعبیر کیا گیا ہے، حالانکہ مستقبل میں اس کا وقوع ہوگا، لہٰذا مضارع کا صیغہ آنا چاہئے تھا، مگر وقوع کے یقینی ہونے کی وجہ سے ماضی کا صیغہ ذکر کر دیا کہ قیامت واقع ہو چکی ہے۔

پانچواں موقعہ:۔ یہ ہے کہ جملہ انشائیہ کی جگہ جملہ خبریہ کو ذکر کرنا کسی غرض و مقصد کیلئے مثلاً نیک فالی کی غرض سے جملہ انشائیہ کی جگہ پر جملہ خبریہ کو ذکر کرنا جیسے "ھداک اللّٰہ لصالح الاعمال" (اللہ تعالیٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق مرحمت فرمائیں) اس مثال میں متکلم شخص ابھی دعاء کر رہا ہے تو اس کے ظاہر کا تقاضا یہ تھا کہ یھدیکم اللّٰہ مضارع کا صیغہ استعمال کیا جاتا، مگر مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے کہ متکلم اللہ تعالیٰ سے اپنی دعا کی قبولیت کا اس قدر امیدوار ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہماری مراد معلوم کر لی ہے اور ہماری خواہشات کے موافق نیک اعمال کی توفیق مل بھی گئی ہے۔

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ اِذَا کَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّیْنِیَّاتِ فَاَیُّ ... عَلٰی مَنْ اَنْشَاَ مُلَحًا لِلتَّنْبِیْهِ لَا لِلتَّمْوِیْهِ وَنَحَابِهَا مَنْحَی التَّهْذِیْبِ لَا الْاَکَاذِیْبِ وَهَلْ هُوَ فِیْ ... اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِیْمٍ اَوْ هَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا ترجمہ کریں، علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ... (۳) علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر جبکہ ہیں اعمال نیتوں کے ساتھ اور انہی کے ساتھ دینی معاہدات کا منعقد ... پس کونسا حرج ہے اس شخص پر جو لکھے نمکین باتیں تنبیہ کیلئے نہ کہ ملمع سازی کیلئے اور ارادہ کرے ان کے ساتھ ارادہ تہذیب ... جھوٹی باتوں کا اور نہیں وہ اس میں مگر بمنزل اس شخص کے جس نے بلایا ہو تعلیم کیلئے یا رہنمائی کی ہو سیدھے راستے کی طرف ...

www.Bhalli.Info

(۳) علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض:۔ علم ادب کی تعریف، لغوی معنی یہ ہے کہ یہ مشتق ہے آدب (کرم) آدبًا سے بمعنی اچھی تربیت والا ہونا، شائستہ ہونا، صاحب ادب ہونا، ادب اصطلاحی بھی آدمی کو شائستہ بنا دیتا ہے یا یہ ماخوذ ہے آدَب (ضرب) آدبًا سے بمعنی کھانے کی طرف بلانا اور ادب اصطلاحی بھی لوگوں کو برائیوں سے روک کر خوبیوں کی طرف بلاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف ھُوَ علم یُحْتَرَزُ بہٖ عَنْ جَمِیْعِ انْوَاعِ الْخَطَأ فِی الْکَلَامِ لفظاً وَکِتَابَۃً، علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب کی لفظی اور تحریری تمام غلطیوں سے بچا جا سکے۔

موضوع:۔ علم ادب کا کوئی موضوع نہیں کہ جس کے عوارض ذاتیہ سے اس میں بحث کی جائے اور بعض کہتے ہیں اس کا موضوع اشعار ہیں۔

غرض:۔ علمِ ادب کی غرض لفظی کتابی اور اعرابی غلطی سے احتراز کرنا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰی تَحَفُّزِهٖ وَرَأَتْ تَأَهُّبَهٗ لِمُزَایَلَةِ مَرْکَزِهٖ اَدْخَلَ کُلٌّ مِنْهُمْ یَدَهٗ فِیْ جَیْبِهٖ فَاَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِنْ سَیْبِهٖ وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَا فِیْ نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰی رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِیًا وَانْثَنٰی عَنْهُمْ مُثْنِیًا۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا ترجمہ کریں، اپنے الفاظ میں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا خلاصہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس جب تاکا (دیکھا) جماعت نے اس کی تیاری کی طرف اور دیکھا اسکے تیار ہو جانے کو اپنے مرکز کو چھوڑنے کے لئے تو داخل کیا ہر ایک نے ان میں سے اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان (جیب) میں پس پُر کر دیا اس کے ڈول کو اپنے عطیے سے اور کہا (ہر ایک نے) کہ خرچ کر اس کو اپنے خرچے میں یا تقسیم کر اس کو اپنے ساتھیوں پر پس قبول کیا اس کو ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور مڑا ان سے تعریف کرتے ہوئے۔

(۳) عبارت کا خلاصہ:۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جس وقت وہ واعظ اپنے وعظ ونصیحت سے فارغ ہوا اپنے سامان کو اور زنبیل لاٹھی وغیرہ کو روانگی کے لئے اٹھایا تو جماعت نے دیکھا کہ اب واعظ صاحب ہم سے روانہ ہو رہے ہیں تو ہر ایک نے اپنی جیب سے کچھ نہ کچھ نکال کر اس کے ڈول کو عطیات سے بھر دیا اور کہا کہ اس کو چاہے تو اپنی ضروریات میں خرچ کر اور چاہے تو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دے، تو واعظ صاحب عطیات کو وصول کر کے حاضرین مجلس کی تعریف کرتے ہوئے مجلس سے رخصت ہو گئے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... فَلَمَّا رَاَیْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهٖ وَتَأَلُّقَ جِلْوَتِهٖ اَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِیْ تَوَسُّمِهٖ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِیْ مِیْسَمِهٖ فَاِذَا هُوَ شَیْخُنَا السَّرُوْجِیُّ وَقَدْ اَقْمَرَ لَیْلُهُ الدَّجُوْجِیُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِیْ بِمَوْرِدِهٖ وَابْتَدَرْتُ اسْتِلَامَ یَدِهٖ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس جب دیکھا میں نے اس کی چنگاری کی بھڑک کو اور اس کے ظاہری چمک کو تو گہر[ا] کیا میں نے نظر کو اس کو علامت سے پہچاننے میں اور چھوڑ دی میں نے نظر اس کی علامت (یا حسن) میں پس اچانک وہ ہمار[ا] شیخ سروجی تھا ایسے حال میں کہ چاند کی طرح ہو چکی تھی اس کی شب تاریک پس مبارک بادی دی میں نے اپنے نفس کو اس کے وارد ہونے کی اور سبقت کی میں نے اس کے ہاتھ چوم لینے میں۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"تلهب" یہ مصدر ہے (تفعل) بمعنی آگ کا بھڑکنا۔

"جذوته" یہ مفرد ہے اس کی جمع جُذیٰ ہے بمعنی دہکتی ہوئی چنگاری۔

"تالق" یہ مصدر ہے (تفعل) بمعنی چمکنا۔

"جلوته" جلوة یہ مصدر ہے جو خلوة کی ضد ہے (نصر) جَلْوَة جب نقاب ہٹا کر اس کا چہرہ ظاہر کر دیا جا[ئے]۔

یہاں تالق جلوته سے چہرے کی چمک اور رونق مراد ہے۔

"توسمه" یہ مصدر ہے (تفعل) بمعنی علامات کے ذریعے کسی شیٔ کو معلوم کرنا فراست سے معلوم کرنا۔

"میسمه" یہ مفرد ہے اسکی جمع میاسم، مواسم ہے بمعنی علامت، وہ آلہ جس سے جانوروں پر نشان لگاتے ہیں

"لیله" اس کی جمع لَیَالٍ ہے اور یہ نہار کا مقابل ہے بمعنی رات ہے۔

"بموردہ" مورد مصدر میمی ہے (نصر) بمعنی آنا۔

"وابتدرت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر ابتدار (افتعال) بمعنی سبقت کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾......

تَبًّا لَهٗ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقِ ... اَصْفَرَ ذِیْ وَجْهَیْنِ کَالْمُنَافِقِ
یَبْدُوْ بِوَصْفَیْنِ بِعَیْنِ الرَّامِقِ ... زِیْنَةِ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ

www.Bhalli.Info

وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِى الْحَقَائِقِ يَدْعُوْ اِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ
لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِيْنُ سَارِقٍ وَلَا بَدَتْ مَظْلِمَةٌ مِنْ فَاسِقٍ

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا ترجمہ کریں، مقامہ ثالثہ دیناریہ کا خلاصہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مقامہ ثالثہ کا خلاصہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ ہلاکت ہو اس کیلئے یعنی دھوکہ دینے والے، ملاوٹ کرنے والے زرد و وجمین کیلئے مثل منافق کے، ظاہر کرتا ہے دو وصفوں کو دوست کی آنکھ کیلئے یعنی معشوق کی زینت کو اور عاشق کے رنگ کو اور اسکی محبت اہلِ حقائق کے ہاں بلاتی ہے خالق کے غصے کے ارتکاب کی طرف، اگر نہ ہوتا وہ تو نہ کاٹا جاتا چور کا دایاں ہاتھ اور نہ ظاہر ہوتا ظلم فاسق سے۔

(۳) مقامہ ثالثہ کا خلاصہ:۔ تیسرے مقامہ میں حریری نے اشعار میں دینار کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف بھی کی ہے اور مذمت بھی کی ہے اور دینار کی تعریف و مذمت ہی اس مقامہ کی ادبی خصوصیت اور مقصد ہے، قصہ کو یوں ترتیب دیا گیا ہے کہ حارث چند دوستوں کے ساتھ شعر و شاعری کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے، اتنے میں بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آتا ہے اور بڑے پُردرد اور فصیح اسلوب میں اپنی بدحالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کرتا ہے، حارث اس کے بلیغ اسلوب سے بڑا متاثر ہوتا ہے اور ایک درہم نکال کر اسے کہتا ہے کہ اگر تم نظم میں اس کی تعریف کردو تو یہ تمہیں دے دیا جائے گا وہ برجستہ گیارہ شعروں میں اس کی تعریف کر دیتا ہے، حارث ایک دوسرا درہم نکال کر کہتا ہے کہ اس کی مذمت بیان کردو تو یہ بھی تمہیں مل جائے گا وہ فی البدیہہ نو شعروں میں اس کی مذمت و برائی بیان کرتا ہے اور اس طرح دونوں درہم وصول کر لیتا ہے، حارث کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا بننا مکر و فریب ہے، اس کے پاس جا کر کہتا ہے "صحیح چال چلو، میں نے تمہیں پہچان لیا کہ تم کون ہو اور کیوں لنگڑا بنے ہو" ابوزید تین شعروں میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کر دیتے ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾ ...... نَتَحَاذَى فِى الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰى نَأْمَنَ التَّغَابُنَ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ وَالْاَلَمَ اَعُلُّكَ وَتُعِلُّنِىْ وَاُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِىْ وَاَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِىْ وَاَسْرَحُ اِلَيْكَ وَتُسَرِّحُنِىْ وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ اِنْصَافٌ بِضَيْمٍ.

عبارت کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں، اپنے الفاظ میں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق (۳) عبارت کا خلاصہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ برابر رہیں گے ہم کام میں مثل جوتوں کی برابری کے ت... خوف ہو جائیں ہم ایک دوسرے کو نقصان دینے سے اور کفایت دیے جائیں باہم کینہ رکھنے سے ورنہ پس کیوں... سیراب کروں میں تجھ کو اور بیمار کرے تو مجھ کو اور برداشت کروں میں تجھ کو اور قلیل سمجھے تو مجھ کو اور کماؤں میں تیرے لئے... کرے تو مجھ کو اور قریب ہوں میں تیری طرف اور چھوڑے تو مجھ کو اور کیسے کھینچ لایا جائے گا انصاف ظلم کے ساتھ۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔

"نتحاذی" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر تحاذیا (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کے مقابل...

"النعال" یہ عربی کی جمع ہے بمعنی جوتے۔

"التغابن" یہ مصدر ہے (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کو دھوکہ دینا۔

"نکفی" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع مجہول از مصدر کفایة (ضرب) بمعنی کفایت کرنا۔

"التضاغن" مصدر ہے (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ حسد و کینہ رکھنا۔

"اعلك" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر عَلًّا (نصر) بمعنی سیراب کرنا، سیراب ہونا۔

"تعلّنی" صیغہ واحد مذکر مخاطب بحث مضارع معلوم از مصدر اعلال (افعال) بمعنی بیمار کرنا، مریض بنا...

"اقلك" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر اقلال (افعال) بمعنی بلند کرنا، اٹھانا۔

"تستقلنی" صیغہ واحد مذکر مخاطب بحث مضارع معلوم از مصدر استقلال (استفعال) بمعنی کسی چیز کو حقیر و قلیل...

"اسرح" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر سرحاً (سمع) بمعنی اپنے کام کے لئے نکلنا۔

"یجتلب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع مجہول از مصدر اجتلاب (افتعال) بمعنی کھینچ لانا۔

(۳) عبارت کا خلاصہ:۔ کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۸...

﴿الشق الثانی﴾ ...... قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعُذُوْبَةِ نُطْقِهِ وَعَلِمْنَا مَاوَرَاءَ... اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيَّا وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّأَ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِىْ اَحَ... ذَرَاكُمْ لَاتَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ.

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا ترجمہ کریں، مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اع... (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲...

(۳) مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ:۔ پانچویں مقامہ میں علامہ حریری نے اشعار میں فقیر کی صدا لگائی ہے، ک...

www.Bhalli.Info

کی ترتیب یوں ہے کہ حارث بن ہمام کوفہ میں چند ساتھیوں کے ساتھ رات کو قصہ گوئی میں مشغول تھا کہ ایک فقیر دروازہ پر آ کر صدا لگانے لگا اور ان سے ٹھکانہ اور کھانا طلب کیا، انہوں نے دروازہ کھولا، فقیر کو کھانا کھلایا تو دیکھا کہ وہ ابوزید سروجی تھا، اس سے مطالبہ کیا کہ ہمیں اپنا کوئی قصہ بیان کر دیجئے، سروجی نے اپنا ایک عجیب واقعہ سنایا کہ کل رات میں ایک گھر کے پاس جا کر اشعار میں صدا لگانے لگا تو ایک بچہ نکلا اور اس نے اشعار ہی میں جواب دیا کہ ہمارے پاس خود کھانے کیلئے کچھ نہیں فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں، ابوزید بچہ کی برجستگی سے بڑا متاثر ہوا، اس سے پوچھا کہ بیٹے! آپ کا تعارف؟ کہنے لگا، میرا نام زید ہے اور میں فید کا رہنے والا ہوں اور یہاں میں مسافر ہوں، میرے باپ نے شادی کی، بیوی جب امید سے ہوگئی تو وہ غائب ہوگیا، معلوم نہیں کہ اب وہ زندہ ہے کہ مردہ؟ ابوزید نے کہا، میں نے جان لیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی، یہ عجیب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے سروجی سے پوچھا کہ آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا جب کچھ رقم ہاتھ آئے گی تب ملوں گا، فقر کی حالت میں ملنے سے کیا فائدہ؟ حاضرین میں سے ہر ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے دیدی، وہ روانہ ہوا تو حارث بھی ساتھ جانے لگا کہ بیٹے سے اس کی بھی ملاقات ہو، ابوزید نے حارث کی طرف دیکھا، قہقہہ لگایا اور اشعار میں کہا کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، یہ رقم بٹورنے کا ایک حربہ ہے جو میں استعمال کرتا ہوں۔

﴿الورقة الاولى فى التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٥ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... واذقال موسٰى لقوم[ـه ان] الله يامركم ان تذبحوا بقرة قالوا اتتخذنا هزوا قال اعوذ بالله ان اكون من الجاهلين قال[وا اد]ع لنا ربك يبين لنا ماهى قال انه يقول انها بقرة لافارض ولابكر عوان بين ذلك فافعلوا ما[تؤمر]ون O

آیات کریمہ کا ترجمہ کریں، شانِ نزول تحریر کرنے [کے بعد] سورة البقرہ کی وجہ تسمیہ کی وضاحت کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار ا[مور] توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شانِ نزول (۳) سورة البقرہ کی وجہ تسمیہ (۴) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و[صر]فی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) آیات کا ترجمہ:۔ [او]ر (یاد کرو اس وقت کو کہ) جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم سے کہ ذبح کرو تم ایک گائے، [انہو]ں نے کہا کہ کیا تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے؟ فرمایا موسیٰ نے کہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس بات سے کہ ہوں میں [ج]اہلوں میں سے۔ انہوں نے کہا کہ دعا کر تو اپنے رب سے ہمارے لئے کہ بیان کرے وہ کہ کیسی ہو وہ گائے، موسیٰ نے کہا [ک]ہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بن بیاہی۔ درمیان میں ہو ان کے (بڑھاپا اور جوانی کے) بس کر ڈالو (ا[س کا]م) جو تم حکم دیئے گئے ہو۔

(۲) آیات کا شانِ نزول:۔ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک شخص مارا گیا تھا اور اس کے قاتل کے [بارے] میں کچھ علم نہ تھا کہ کس نے قتل کیا ہے۔ تو موسیٰ نے فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اس کے گوشت کا ٹکڑا اس مردے کو مارو۔ جس کے نتیجہ میں وہ مردہ زندہ ہو جائے گا اور اپنے قاتل کے بارے میں نشاندہی کر دے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا [کہ] گائے ذبح کر کے اس کے گوشت کا ٹکڑا مردہ کے جسم پر مارا گیا تو اس مردہ نے اپنے وارثوں کے قاتل ہونے کی نشاندہی [کی]۔ تو یہ آیات اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئیں۔

(۳) **سورة البقرہ** کی وجہ تسمیہ:۔ اس سورة کے اندر خاص طور پر بنی اسرائیل کے اس گائے وا[لے واقعہ کا] ذکر ہے تو اسی گائے کے نام پر سورة کا نام سورة البقرہ رکھ دیا گیا۔ اسے تسمیۃ الکل باسم الجزء کہتے ہیں یعنی جزء کا نام بقر[ہ] اس کے نام پر کل کا نام بقرۃ رکھ دیا گیا ہے۔

(۴) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"تَذْبَحُوا" صیغہ جمع مذکر حاضر، مضارع معروف از مصدر اَلذَّبْحُ (فتح) بمعنی ذبح کرنا۔

"اَتَتَّخِذُنَا" صیغہ واحد مذکر حاضر مضارع معروف از مصدر اِتِّخَاذٌ (افتعال) بمعنی پکڑنا، بنانا۔

"هُزُوًا" یہ مصدر ہے (سمع) بمعنی ٹھٹھا کرنا۔

"يُبَيِّنْ" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف، از مصدر تبیین (تفعیل) بمعنی بیان کرنا، ظاہر وواضح کر[نا]۔

"فَارِضٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر فُرُوْضًا و فَرَاضَةً (ضرب وکرم) بمعنی گائے کا عمر رسید[ہ ہونا]۔

"بِكْرٌ" اسم جامد بمعنی کنواری اور ہر چیز کا اول اس کی جمع اَبْكَارٌ ہے۔

"عَوَانٌ" اسم جامد بمعنی ادھیڑ عمر۔ اس کی جمع عُوْنٌ ہے۔

"تُؤْمَرُوْنَ" صیغہ جمع مذکر حاضر مضارع مجہول از مصدر الامر (نصر) بمعنی حکم کرنا۔

﴿الشق الثانى﴾...... يـاايها الذين آمنوا كتب عليكم الـقصاص فى القتلى الحر [بالحر] والعبد بالعبد والانثى بالانثى فمن عفى لـه من اخيه شيئ فاتباع بالمعروف واداءٌ اليه با[حسان] ذلك تـخـفيف من ربكم ورحمة فمن اعتدى بـعـد ذلك فله عذاب اليم O ولكم فى القصاص [حيوة] ياولى الالباب لعلكم تتقون O

سورۃ البقرہ # 178

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں، آیات کریمہ میں مذکور احکام کی وضاحت کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق [کریں]۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا نچوڑ تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات میں مذکور [احکام کی] وضاحت (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) آیات کا ترجمہ:۔ اے ایمان والو! فرض کیا گیا ہے تم پر قصاص (برا[بری]) مقتولوں میں، آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے مقابلے میں عورت ہے۔ پھر وہ شخص [جس]

www.Bhalli.Info

اعتبار نہیں تو اس کی صفت غنی اور تونگری کا بھی اعتبار نہیں ہے اس لیے اس میں حولانِ حول کی بھی شرط نہیں ہے کیونکہ یہ شرط نما حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے اور زمین کی کل پیداوار ہی نما ہے۔ پس زمین کی پیداوار خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو باقی رہنے والی ہو یا باقی رہنے والی نہ ہو۔ بہر صورت اس پر عشر واجب ہے۔

(۴) عشری اور خراجی زمین میں فرق:۔ جو زمین یا علاقہ کفار سے لڑائی کے ذریعہ حاصل کیا جائے اور مسلمان بادشاہ اس زمین کو مسلمانوں میں بطور غنیمت تقسیم کر دے یہ عشری زمین ہے۔ اور اگر کفار تسلیم ہو جائیں اور صلح کر لیں یا مسلمان فتح حاصل کر لیں مگر وہ مسلمانوں میں تقسیم نہ کی جائے بلکہ کفار کے قبضہ میں ہی دیدی جائے یہ خراجی زمین ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **وَيُعْتَبَرُ فِى الْمَرْأَةِ اَنْ يَكُوْنَ لَهَا مَحْرَمٌ تَحُجُّ بِهٖ اَوْزَوْجٌ وَلَا يجوز لَهَا اَنْ تَحُجَّ بِغَيْرِهِمَا اِذَاكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَاِذَا وَجَدَتْ مَحْرَمًا لَمْ يَكُنْ لِلزَّوْجِ مَنْعُهَا.**
عبارت پر اعراب لگائیں۔ دونوں مسئلوں میں امام شافعیؒ کا قول ذکر کریں حج افراد تمتع اور قران کی تعریف کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مسائل مذکورہ میں امام شافعیؒ کے اقوال (۳) حج افراد، تمتع وقرآن کی تعریف۔

﴿جواب﴾ ...... **(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفاً۔**

(۲) مسائل مذکورہ میں امام شافعیؒ کے اقوال:۔

پہلا مسئلہ متعلقہ بالمسافت:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر حج کا ارادہ کرنے والی عورت کو محرم میسر ہو تو شوہر اس کو سفرِ حج سے منع کر سکتا ہے یا نہیں؟

ہمارے نزدیک شوہر عورت کو فریضۂ حج ادا کرنے سے منع نہیں کر سکتا اور امام احمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ زوج عورت کو سفرِ حج سے منع کر سکتا ہے انکی دلیل یہ ہے کہ عورت کے سفرِ حج پر جانے سے زوج کا حق فوت ہوتا ہے اور حق العباد حقوق اللہ پر مقدم ہوتا ہے۔ اس لیے شوہر اپنی عورت کو فریضۂ حج سے منع کر سکتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ شوہر کا حق فرائض کے حق میں ظاہر نہیں ہوگا چنانچہ شوہر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نماز پڑھنے یا رمضان کے روزے رکھنے سے منع کرے۔ پس حج بھی فرائض دین سے ہے اس لیے شوہر کو یہ اختیار نہیں کہ عورت کو اس کی ادائیگی سے منع کرے۔

(۳) حج افراد تمتع وقران کی تعریف:۔

کما مر فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **الفروض المقدرة فی کتاب اللّٰہ تعالٰی** ......
فرائض بیان کرنے کے بعد اصحاب فرائض کی تعیین کریں، جدِ صحیح کی تعریف کرنے کے بعد حکم جاری کریں، اَب کے احوال ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) فرائض کی وضاحت (۲) اصحاب فرائض کی تعیین (۳) جدِ صحیح کی تعریف (۴) اَب کے احوال۔

﴿جواب﴾ ...... **(۱) فرائض کی وضاحت:۔**

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

(۲) اصحاب فرائض کی تعیین:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) جدِ صحیح کی تعریف:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

(۴) اَب کے احوال:۔

کما سیأتی فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اُم، اَخ خیفی، اُخت خیفیہ، بنت، بنت الابن کے احوال لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ ...... **مذکورہ ورثاء کے احوال:۔**

کما سیأتی فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... عصبہ بنفسہٖ کی تعریف اقسام اور وجوہ ترجیح لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عصبہ بنفسہٖ کی تعریف (۲) عصبہ بنفسہٖ اقسام (۳) وجوہ ترجیح۔

﴿جواب﴾ ...... **(۱و۲) عصبہ بنفسہٖ کی تعریف وکی اقسام:۔**

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

www.Bhalli.Info

(۳) وجوہ ترجیح:۔ کمامرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اخت عینیہ، اُخت علاتیہ، جدہ صحیحہ، زوج اور جد کے احوال لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

کما سیأتی فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل والثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِنَّهَا تَعُوْلُ اِلٰى سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَّاحِدًا كَمَا فِى الْمَسْئَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ وَهِىَ اِمْرَاَةٌ وَّبِنْتَانِ وَاَبَوَانِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز تشریح کیجئے، مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔

کمامرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

(۳) مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ:۔ حضرت علیؓ سے منبر پر چڑھتے ہوئے خطبہ دینے کی حالت میں یہ مسئلہ ان سے دریافت کیا گیا تھا اور انہوں نے یہ جواب دیا تھا اس لئے اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہا جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل مسئلہ کو حل کریں۔ ۴ بنات، ۳ جدات، ۱۳ اعمام۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلہ کا حل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ مسئلہ کا حل:۔

مسئلہ ۶ مضروب ۳ تصح ۱۸

میت

۴ بنات	۳ جدات	۱۳ اعمام
ثلثان	سدس	سدس
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

﴿الورقۃ الخامسۃ فی البلاغۃ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَالتَّعْقِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ الْكَلَامُ خَفِىَّ الدَّلَالَةِ عَلَى الْمَعْنَى الْمُرَادِ وَالْخِفَاءُ اِمَّا مِنْ جِهَةِ اللَّفْظِ كَقَوْلِ الْمُتَنَبِّىْ، جَفَخَتْ وَهُمْ لَا يَجْفَخُوْنَ بِهَابِهِمْ ٥ شِيَمٌ عَلَى الْحَسَبِ الْاَغَرِّ دَلَائِلُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے، تعقید کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔ تعقید کی اقسام بیان کرنے کے بعد بتائیے کہ مذکورہ شعر کس کی مثال ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) تعقید کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۴) تعقید کی اقسام (۵) ممثل لہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور تعقید یہ ہے کہ کلام اپنا معنیٰ مرادی صاف اور واضح طور پر نہ بتائے اور کلام کا یہ خفاء (معنیٰ کو صاف اور واضح طور پر نہ بتانا) کبھی تو لفظ کی طرف سے آتا ہے جیسے متنبی کے اس شعر میں ہوا ہے۔ جفخت الخ ترجمہ فخر کیا حالانکہ وہ لوگ ان پر فخر نہیں کرتے ہیں، ان لوگوں پر ایسے اچھے اخلاق نے جو معزز حسب و نسب پر دلالت کرنے والے ہیں۔

(۳و۴) تعقید کی لغوی و اصطلاحی تعریف و تعقید کی اقسام:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

(۵) ممثل لہ کی نشاندہی:۔ متنبی کا یہ شعر تعقید لفظی کی مثال ہے کہ لفظی ہیر پھیر اور تقدیم و تاخیر کی وجہ سے معنیٰ مرادی واضح نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَالثَّانِيَةُ مَوْضُوْعَةٌ لِمُجَرَّدِ ثُبُوْتِ الْمُسْنَدِ لِلْمُسْنَدِ اِلَيْهِ نَحْوُ الشَّمْسُ مُضِيْئَةٌ وَقَدْ تُفِيْدُ الْاِسْتِمْرَارَ بِالْقَرَائِنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِىْ خَبَرِهَا فِعْلٌ نَحْوُ الْعِلْمُ نَافِعٌ ٥

وَالْاَصْلُ فِى الْخَبَرِ اَنْ يُّلْقٰى لِاِفَادَةِ الْمُخَاطَبِ الْحُكْمَ الَّذِىْ تَضَمَّنَتْهُ الْجُمْلَةُ

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب بیان کریں، اغراض خبر میں سے چار اغراض کو مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مطلب (۳) خبر کے استعمال کی چار اغراض مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲و۳) عبارت کا مطلب اور خبر کے استعمال کی چار اغراض مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا التَّمَنِّیْ فَهُوَ طَلَبُ شَیْءٍ مَحْبُوْبٍ لَا یُرْجٰی حُصُوْلُهٗ لِکَوْنِهٖ مُسْتَحِیْلًا اَوْبَعِیْدَ الْوُقُوْعِ کَقَوْلِهٖ

اَلَالَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یَوْمًا ... فَاُخْبِرَهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِیْبُ

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ادوات تمنی کیا کیا ہیں مثالوں کیساتھ تحریر کیجئے، تمنی اور ترجی میں فرق واضح کیجئے۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہر حال تمنی وہ کسی ایسی محبوب و پسندیدہ چیز کو طلب کرنے کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کی امید نہ ہو۔ کیونکہ وہ محال یا قریب بمحال ہو۔ جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔ الا لیت الشباب یعود الخ

ترجمہ:۔اے کاش کہ جوانی کسی دن لوٹ آتی تاکہ میں اسے بتاتا کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(۳) ادوات تمنی کی نشاندہی مع امثلہ:۔ ادوات تمنی چار ہیں۔ایک اصلی ہے اور وہ لیت ہے جیسے شعر میں ہے اور تین غیر اصلی ہیں، ان میں سے ایک "هل" ہے جیسے فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا (اے کاش ہمارے لئے سفارش کرنے والے ہوتے کہ وہ ہماری سفارش کرتے) دوسرا حرف لَوْ ہے جیسے فلو ان لنا کرة فنکون من المؤمنین (کاش کہ ہمیں دنیا میں آنا دوبارہ نصیب ہوتا تو ہم ایمانداروں میں سے ہوتے) اور تیسرا حرف لعلّ ہے جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔

اَسِرْبَ الْقَطَا هَلْ مَنْ یُعِیْرُ جَنَاحَهٗ ... لَعَلِّیْ اِلٰی مَنْ قَدْ هَوِیْتُ اَطِیْرُ

اے قطا نامی پرندوں کی جماعت کیا کوئی مجھے اپنا پر عارت پر دے گا کاش کہ میں اپنے محبوب کے پاس اڑ کر پہنچ جاؤں

(۴) تمنی و ترجی میں فرق:۔ تمنی کہ آدمی کسی ایسی محبوب چیز کو طلب کرے کہ اس شیئ مطلوب کا حصول ناممکن ہو یا خارج میں بعید ہو اس کو تمنی کہتے ہیں۔اور ترجی کہ آدمی کسی ایسی محبوب چیز کو طلب کرے کہ اس شیئ مطلوب کا حصول متوقع ہو اس کو ترجی کہتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾......

فَقَالَ لِیْ کَیْفَ اَنْتَ قُلْتُ عَلِیْلُ ... سَهَرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِیْلُ
فَنَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَ اَنْتَ بِمَا ... عِنْدَكَ رَاضٍ وَ الرَّاْیُ مُخْتَلِفٌ
قَدْ طَلَبْنَا فَلَمْ نَجِدْلَكَ فِی السُّؤْدُدِ ... وَالْمَجْدِ وَ الْمَکَارِمِ مَثَلًا

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ واضح کیجئے۔مندرجہ بالا اشعار میں محذوف اشیاء کی تعیین کرتے ہوئے انکے دواعی حذف بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ اشعار میں محذوف اشیاء کی تعیین (۴) دواعی حذف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مجھ سے پوچھا کیسا حال ہے تیرا میں نے کہا بیمار ہوں دائمی بیداری اور طویل رنج ہے۔ہم اپنی رائے سے راضی ہیں اور تو اپنی رائے پر خوش ہے، حالانکہ دونوں رائیں الگ الگ ہیں۔ہم نے تلاش کیا مگر سرداری، بزرگی اور نیک اخلاق میں تیرا مماثل ہم کو نہ ملا۔

(۳و۴) مذکورہ اشعار میں محذوف اشیاء کی تعیین اور دواعی حذف کی وضاحت:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَمَّا الضَّمِیْرُ فَیُؤْتٰی بِهٖ لِکَوْنِ الْمَقَامِ لِلتَّکَلُّمِ اَوِالْخِطَابِ اَوِ الْغَیْبَةِ مَعَ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ اَنَا رَجَوْتُكَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ اَنْتَ وَعَدْتَنِیْ بِاِنْجَازِهٖ وَالْاَصْلُ فِی الْخِطَابِ ......

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔والاصل فی الخطاب سے کیا کہنا چاہتے ہیں وضاحت کریں اسم علم اور اسم ضمیر کے فوائد میں کیا فرق ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) والاصل فی الخطاب سے غرض مصنف کی وضاحت (۴) اسم علم اور اسم ضمیر کے فوائد میں فرق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲و۳) عبارت کی تشریح، والاصل فی الخطاب سے غرض مصنف کی وضاحت:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

(۴) اسم علم اور اسم ضمیر کے فوائد میں فرق:۔ اسم ضمیر کو کلام میں ذکر کرنے کا فائدہ محض کلام میں اختصار کرنا ہوتا ہے، کہ اگر ضمیر کی بجائے اسم علم کے ذریعہ تکلم، خطاب یا غیوبت والا معنی ادا کیا جائے تو کلام طویل ہو جاتی ہے حالانکہ کلام میں اختصار پسندیدہ ہے اور اسم علم کو کلام میں ذکر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اسم علم کے ذریعہ کسی چیز کے تصور کو مخاطب کے ذہن میں اسکے خاص نام کیساتھ راسخ کردیا جائے، اگر اسم علم کو ذکر نہ کیا جائے تو پھر مخاطب کے ذہن میں صحیح طور پر اسکا تصور ممکن نہ ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾...... ومنها الالتفات وهو نقل الکلام ...... ومنها التغليب وهو ......

التفات کی تعریف کریں۔التفات کی قسمیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔تغلیب کی تعریف کرنے کے بعد اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) التفات کی تعریف و اقسام مع امثلہ (۲) تغلیب کی تعریف و اقسام مع امثلہ۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱) التفات کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔ التفات کلام کو تکلم یا خطاب یا غیوبت میں سے ایک کو دوسرے کی طرف منتقل کرنا ہے یعنی پہلے متکلم کا صیغہ استعمال کیا پھر متکلم کی بجائے خطاب یا غیوبت کا صیغہ استعمال کرلیا۔ اسی طرح بقیہ میں بھی۔ التفات کی کل چھ صورتیں وقسمیں ہیں۔

۱......نقل الکلام من التکلم الی الخطاب جیسے ومالی لااعبدالذی فطرنی والیہ ترجعون یہاں لا اعبد متکلم کے بعد "ترجعون" مخاطب کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۲......نقل الکلام من التکلم الی الغیبۃ جیسے انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر یہاں انا اور اعطینا دونوں متکلم کے صیغوں کے بعد "لربک" میں ضمیر خطاب کو استعمال کیا گیا ہے۔

۳......نقل الکلام من الخطاب الی التکلم جیسے اتطلب وصل ربّات الجمال. وقد سقط المشیب علی قذالی۔ اس میں تطلب مخاطب کے بعد قذالی میں ضمیر متکلم مستعمل ہے۔

۴......نقل الکلام من الخطاب الی الغیبۃ جیسے ربنا انک جامع الناس لیوم لاریب فیہ ان اللہ لایخلف المیعاد اس میں انک ضمیر خطاب کے بعد ان اللہ میں غیب کے صیغہ کا استعمال ہے۔

۵...... نقل الکلام من الغیبۃ الی التکلم جیسے ھوالذی ارسل الریاح بشربین یدی رحمتہ وانزلنا من السماء ماء طھورا۔ اس میں ھو اور ارسل صیغہ غائب کے بعد انزلنا صیغہ متکلم کو لایا گیا ہے۔

۶...... نقل الکلام من الغیبۃ الی الخطاب جیسے واذاخذنا بنی اسرائیل لاتعبدون الا اللہ اس میں بنی اسرائیل صیغہ غائب کے بعد تعبدون صیغہ خطاب مستعمل ہے۔

﴿الورقۃ السادسۃ فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَاَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ وَلَاتُضْحِنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ وَلَاتَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْكَنَةِ وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ وَفَضْلَكَ الَّذِيْ عَمَّ بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں۔ سلیس ترجمہ کیجئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں بھی مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱تا۳) عبارت پر اعراب، ترجمہ وتحقیق:۔
کمامرّ فی الورقۃ السادسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱٤۱۸ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهٗ فِيْ جَيْبِهٖ فَاَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِنْ سَيْبِ[...] اِصْرِفْ هٰذَا فِيْ نَفَقَتِكَ اَوْفَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَتَقَبَّلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَاَنْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا وَجَعَلَ يُ[...] يُشَيِّعُهٗ لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهٗ وَيَسْرُبُ مَنْ يَتْبَعُهٗ۔

عبارت پر اعراب لگائیں۔ سلیس ترجمہ کیجئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت[...] (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ تو داخل کیا ہر ایک نے ان میں سے اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں پس پُر کر[...] ڈول کو اپنے عطیے سے اور کہا (ہر ایک نے) کہ خرچ کر اس کو اپنے خرچے میں یا تقسیم کر اس کو اپنے ساتھیوں پر پس قبو[...] کو ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور مُڑا ان سے تعریف کرتے ہوئے اور لگا الوداع کہنے اس شخص کو جو پیروی کرنے[...] تاکہ مخفی ہو جائے اس پر اس کا (واضح) راستہ اور لگا جدا کرنے اس شخص کو جو پیچھا کرتا اس کا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"فافعم" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر افعام (افعال) بمعنی پُر کرنا۔

"سجلا" یہ مصدر ہے از باب نصر بمعنی اوپر سے پھینکنا یہاں معنی ہے ڈول۔

"سیبه" یہ مصدر ہے از باب ضرب بمعنی پانی کا ہر طرف کو بہنا۔

"فرقه" صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معروف از مصدر تفریق (تفعیل) بمعنی جدا کرنا۔

"رفقتك" اس کی جمع رِفَقٌ آتی ہے عِنَبٌ کی طرح اور رُفَقٌ بھی آتی ہے غُرَفٌ کی طرح اور رِفَاقٌ بمعنی[...] کتابٌ کی طرح اور مصدر از باب کرم بمعنی ساتھی ہونا۔

"مغضیا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اغاضۃ (افعال) بمعنی آنکھ بند کرنا۔

"مثنیا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اثناء (افعال) بمعنی تعریف کرنا۔

"یودع" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر تودیع (تفعیل) بمعنی الوداع کہنا، رخص[...]

"یشیعه" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر تشییع (تفعیل) بمعنی رخصت کرنے[...] کے ساتھ چلنا، پیچھے پیچھے چلنا۔

"مهیعه" صیغہ واحد مذکر بحث اسم ظرف اس کی جمع مَهَايِعُ ہے۔ از مصدر ھیعًا وھیاعًا (ضرب)[...] ہونا یہاں معنی واضح راستہ ہے۔

"یسرب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر تسریب (تفعیل) بمعنی [...] کرنا۔

www.Bhalli.info

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......وَاسْتَسَرَّ عَنِّي حِيْنًا لَا أَعْرِفُ لَهٗ عَرِيْنًا وَلَا أَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا أُبْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ إِلٰى مَنْبِتِ شُعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَكُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ۔

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ ذولحیة کثة سے کون شخص مراد ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) ذولحیة کثة کی مراد۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** اور مخفی رہا مجھ سے ایک زمانہ کہ نہیں پہچانتا تھا میں اسکے کچھار کو اور نہیں پاتا تھا میں اسکے متعلق کوئی مخبر، پس جب لوٹا میں اپنے سفر سے اپنی شاخ کے اگنے کی جگہ کی طرف تو حاضر ہوا میں اسکے دار الکتب میں کہ وہ ادیبوں کی محفل ہے اور جائے ملاقات ہے مقیم لوگوں کی ان میں سے اور مسافروں کی تو داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا۔

(۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔**

واستسرّ صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر استسرار (استفعال) بمعنی پوشیدہ ہونا۔

عرینا اس کی جمع عرائن آتی ہے بمعنی وہ جھاڑی جہاں شیر، بھیڑیے اور سانپ چھپ کر رہتے ہیں۔

اُبتُ بروزن قلت صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر اَوْبًا و اِیَابًا (نصر) بمعنی رجوع کرنا، لوٹنا۔

غربتی یہ مصدر ہے از باب کرم بمعنی سفر، دور ہونا۔

القاطنین صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر قُطُوْنًا (نصر) بمعنی وہ لوگ جو مقیم ہوں مسافر نہ ہوں۔

المتغربین صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر تَغَرُّبٌ (تفعل) بمعنی مسافر ہونا۔

کثة اس کی جمع کثاث آتی ہے (سمع) بمعنی گھنی، بہت بال۔

رثة اس کی جمع رِثَثٌ ورِثَاثٌ آتی ہے (ضرب) بمعنی پرانا ہونا، پراگندہ ہونا۔

(۴) **ذولحیة کثة کی مراد:۔** اس سے مراد ابوزید سروجی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِيْ قَلْبِيْ بِأَنَّهٗ أَبُوْزَيْدٍ وَأَنَّ تَعَارُجَهٗ لِكَيْدٍ فَاسْتَعَدْتُّهٗ وَقُلْتُ لَهٗ قَدْ عُرِفْتَ بِوَشْيِكَ فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِإِكْرَامٍ وَحَيِيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، سلیس ترجمہ کیجئے، حارث ابن ہمام اور ابوزید کون ہیں، جس قصہ کی طرف عبارت میں اشارہ ہوا ہے اس کی وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (
حارث ابن ہمام اور ابوزید کا تعارف (۴) قصہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** کہتا ہے حارث بن ہمام کہ پھر سرگوشی کی مجھ سے میرے دل نے اس بات کی کہ
شک وہ ابوزید ہے اور اس بات کی کہ یقیناً اس کا لنگڑا پن البتہ مکر ہے پس لوٹنے کو کہا میں نے اس کو اور کہا میں نے اس کو کہ تحقی
پہچان لیا گیا ہے تو اپنی طمع سازی کی وجہ سے پس سیدھا ہو جا اپنی چال میں پس کہا اس نے کہ اگر ہے تو ابن ہمام تو س
دیا جائے تو عزت کے ساتھ اور زندہ رہے تو شرفاء کے درمیان۔

(۳) **حارث ابن ہمام اور ابوزید کا تعارف:۔**

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

(۴) قصہ کی وضاحت:۔ **کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ ضمن**

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰى وَنَتَنَوَّرُ نِيْرَانَ الْقِرٰى فَلَمَّا رَ
أَبُوْزَيْدٍ امْتِلَاءَ كِيْسِهٖ وَانْجِلَاءَ بُؤْسِهٖ، قَالَ لِيْ إِنَّ بَدَنِيْ قَدِ اتَّسَخَ وَدَرَنِيْ قَدْ رَسَخَ. أَفَتَأْذَنُ لِيْ فِيْ قَ
قَرْيَةٍ لِأَسْتَحِمَّ وَأَقْضِيَ هٰذَا الْمُهِمَّ فَقُلْتُ إِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ .

سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، آخری خط کشیدہ جملہ کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی ل
وصرفی تحقیق (۳) آخری خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت کا ترجمہ:۔** اور تھے ہم آخر رات کو اترنے کی جگہ میں کہ ظاہر ہوتے تھ
اس (جگہ) سے مثل بستیوں کی عمارت کے اور روشن ہوتے تھے مثل مہمانی کی آگوں کے پس جب دیکھا ابوزید نے اپنی
کے بھر جانے کو اور اپنی تنگی کے کھل جانے کو تو کہا مجھ کو کہ بے شک میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میری میل راسخ ہو چکی ہے
اجازت دے گا مجھ کو بستی کے ارادہ کرنے میں تاکہ حمام میں داخل ہو جاؤں اور پورا کروں میں اس اہم کو پس میں نے ک
جب چاہے تو تو لازم پکڑ جلدی کو جلدی کو اور لازم پکڑ لوٹنے کو لوٹنے کو۔

(۲) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔**

بمعرس صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر تعریس (تفعیل) بمعنی شادی کرنا، رات کے آخر میں اتر

بنیان باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی گھر بنانا، عمارت بنانا، اسم بمعنی عمارت۔

www.Bhalli.Info

"القریٰ" یہ قریة کی جمع ہے بمعنی بستی۔

"تتنوّر" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر تنوّر (تفعّل) بمعنی آگ دیکھنا، بعد میں یہ مطلق دیکھنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا آج کل بولتے ہیں تنوّر روشن ہونا، روشن ضمیر ہونا، روشن خیال ہونا۔

"امتلاء" یہ مصدر ہے از باب افتعال بمعنی بھرنا۔

"اتسخ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اتساخ (افتعال) بمعنی میلا ہونا۔

"دونی" مفرد ہے اور اس کی جمع آدوان ہے بمعنی میل۔

"أستحم" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر استحمام (استفعال) بمعنی گرم پانی سے نہانا۔

"الشرعة" یہ باب کرم کا مصدر ہے بمعنی جلدی کرنا۔

"الرجعة" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی لوٹنا۔

(۳) آخری خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ.

﴿الشق الثانی﴾......

یَالَمَنْ تَظَنَّنِی السَّرَابَ مَاءً — لَـمَّا رَوَیْتُ الَّذِیْ رَوَیْتُ

مَاخِلْتُ اَنْ یَسْتَسِرَّ مَکْرِیْ — وَاَنْ یُخِیْلَ الَّذِیْ عَنَیْتُ

وَاللّٰهِ مَابُرَّةٌ بِعِرْسِیْ — وَلَالِیَ ابْنٌ بِهِ اکْتَنَیْتُ

وَاِنَّمَا لِیَ فُنُوْنُ سِحْرٍ — اَبْدَعْتُ فِیْهَا وَمَا اقْتَدَیْتُ

سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، آخری شعر کی نحوی ترکیب کرکے بتائیے کہ ان اشعار میں کس حکایت کی طرف اشارہ ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۳) آخری شعر کی ترکیب (۴) حکایت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار کا ترجمہ:۔ اے وہ شخص کہ جس نے گمان کرلیا چمکتی ریت کو پانی جب روایت کی میں نے وہ چیز جس کی روایت کی میں نے نہیں خیال کیا میں نے اس بات کا کہ چھپ جائے گا میرا مکر اور یہ کہ مشتبہ ہو جائے گی وہ چیز جو مراد لی میں نے اللہ کی قسم نہ کوئی بڑھیا میری دلہن ہے اور نہ کوئی میرا بیٹا ہے کہ جس کے ساتھ میں نے کنیت اختیار کی ہو اور جز ایں نیست کہ میرے لئے جادو کے فنون ہیں جدّت پیدا کی میں نے ان میں اور اقتداء نہیں کی میں نے۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"تظنّنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تظنّن (تفعّل) ایک نون کو خلاف قیاس یاء سے

تبدیل کیا بمعنی گمان کرنا، یقین کرنا۔

"السراب" سراب اس ریت کو کہتے ہیں جو مسافر کو دھوپ اور چاندنی میں دور سے بہتے ہوئے پانی کی مانند معلوم ہوتی

"ماخلت" خلت صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر خیلاً خیلة (سمع) بمعنی خیال کرنا، گمان کر

"یستسر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر استسرار (استفعال) بمعنی چھپنا۔

"یخیل" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر اخالة (افعال) بمعنی مشتبہ ہونا۔

"اکتنیت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر اکتناء (افتعال) بمعنی کنیت رکھنا۔

"ابدعت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر ابداع (افعال) بمعنی نئی چیز بنانا، بے مثال ایجاد کرنا۔

(۳) آخری شعر کی ترکیب:۔ اِنَّمَا اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ماکافہ ہے لِیْ جار مجرور کائنٌ کے متعلق کر خبر مقدم ہے فنون مضاف سحر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف ابدعت فعل بافاعل فیھا جار ملکر ابدعت کے متعلق، ابدعت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ما نافیہ اقتد فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوکر صفت ہے موصو اپنی صفت سے ملکر مبتداء مؤخر ہے مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) حکایت کی وضاحت:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی.

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾......یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ۰ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا یقبل منها شفاعة ولا یؤخذ منها ولاھم ینصرون ۰

دونوں آیتوں کا عمدہ ترجمہ کریں، ان آیات کی بہترین تفسیر سپرد قلم کریں، آیات میں یوما سے کون سا یوم مراد

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) یوما کی

﴿جواب﴾......(۱) آیات کا ترجمہ:۔ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری ان نعمتوں (احسانات) کو جو میں نے تم پر انعام کی اور (یاد کرو) اس بات کو کہ فضیلت دی میں نے تمہیں تمام عالم پر اور ڈرو اس دن سے کہ نہیں کام آئیگا اس دن کوئی کسی کے کچھ بھی اور نہ قبول کی جائے گی اس کی طرف سے سفارش اور نہ لیا جائے گا اسکی طرف سے بدلا اور نہ وہ مدد کئے جائیںگے

(۲) آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں بنی اسرائیل کو کمال ایمان اور تقویٰ حاصل کرنے کا حکم تھا اور

www.Bhalli.Info

ہماری دلیل یہ ہے کہ پہننے سے مقصود راحت ہے۔اور اس میں ایک مدت کا اعتبار ضروری ہے تاکہ راحت علی سبیل الکمال حاصل ہو جائے اور وہ مدت ایک دن ہے کیونکہ عادۃً دن میں لباس پہنا جاتا ہے اور پھر اتار دیا جاتا ہے۔لہٰذا ایک دن سے کم میں جنایت قاصر ہونے کی وجہ سے صرف صدقہ واجب ہے اور پورا ایک دن پہننے میں جنایت کامل ہونے کی وجہ سے دم لازم ہے۔

(۴) حج کا لغوی وشرعی معنی:۔حج کا لغوی معنی کسی معظم اور بڑی چیز کا ارادہ کرنا ہے اور اصطلاح شریعت میں حج مخصوص مکان کا مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص زمانہ میں ارادہ ونیت کرنا ہے۔

﴿الورقة الرابعة: فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... بَابُ مَعْرِفَةِ الْفُرُوْضِ وَمُسْتَحِقِّيْهَا اَلْفُرُوْضُ الْمُقَدَّرَةُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ سِتَّةٌ...... وَاَصْحَابُ هٰذِهِ السِّهَامِ اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا.

عبارت پر اعراب لگائیں۔فروض مقدرہ سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے۔ان فروض کے مستحقین میں کتنے افراد شامل ہیں کتنے مرد اور کتنی عورتیں، ہر ایک کو بیان کریں۔اخت عینیہ، اخت علیہ اور زوجہ کے احوال لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) فروض مقدرہ کی وضاحت (۳) فروض کے مستحقین کی تعداد وتعیین (۴) اخت عینیہ، اخت علیہ اور زوجہ کے احوال۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔**کمامرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) فروض مقدرہ کی وضاحت:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

(۳) فروض کے مستحقین کی تعداد وتعیین:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۴) اخت عینیہ، اخت علیہ اور زوجہ کے احوال:۔

اخت عینیہ کے احوال:۔اخت عینیہ کے پانچ حال ہیں۔

۱......ایک بہن ہو تو وہ نصف کی حقدار ہے۔

۲......دو یا زائد بہنیں ہوں تو وہ ثلثین کی حقدار ہیں۔

۳......حقیقی بھائی کے ذریعہ حقیقی بہن عصبہ بن کر بھائی کی نصف مقدار کی مستحق ہوتی ہے۔

۴......میت کی بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ میت کی بہنیں عصبہ بن جاتی ہیں یعنی میت کی بیٹی اور پوتی کو حصہ دینے کے بعد جو بچے گا وہ بہنوں میں تقسیم ہوگا۔

۵......میت کا باپ یا بیٹا یا پوتا ہو تو پھر یہ بہنیں بالاتفاق محروم ہیں اور اگر میت کا دادا ہے تو امام صاحب کے [illegible] اب بھی بہنیں محروم ہوں گی۔

اخت علاتیہ کے احوال:۔علاتی بہنوں کے سات احوال ہیں۔

۱......اگر علاتی بہن ایک ہے تو اس کے لئے نصف ہے۔

۲......اگر علاتی بہن دو یا دو سے زائد ہیں تو ثلثان ہوں گے بشرطیکہ حقیقی بہنیں نہ ہوں۔

۳......اگر علاتی بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہے تو ان کے لئے سدس ہوگا ثلثین کو مکمل کرنے کے لئے۔

۴......اگر علاتی بہنوں کے ساتھ دو حقیقی بہنیں ہیں تو ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا اس لئے کہ ثلثین مکمل ہو چکے ہیں

۵......اگر علاتی بہنوں کے ساتھ دو حقیقی بہنیں ہیں اور ایک علاتی بھائی بھی ہے ان کے ساتھ تو وہ علاتی بھائی بہنوں کو عصبہ بنا دے گا ثلثین حقیقی بہنوں کیلئے ہوں گے اور ایک ثلث ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔ للذکر مثل حظ الان[ثیین] کے تحت۔

۶......اگر علاتی بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں، پوتیاں یا پڑپوتیاں ہیں تو علاتی بہنیں عصبہ بن جائیں گ[ی] [illegible] کا حصہ نکالنے کے بعد باقی مال ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔

۷......علاتی بھائی، علاتی بہنیں یہ حقیقی بھائی اور حقیقی بہن کی وجہ سے محروم ہو جائیں گی لیکن حقیقی بہن کے [illegible] ساقط تب ہوں گی جب یہ عصبہ بن جائے۔

زوجہ کے احوال:۔زوجہ کے دو احوال ہیں۔

۱......میت کی اولاد اور اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو تو پھر زوجہ کے لئے ربع ہے۔

۲......میت کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد ہو تو زوجہ کے لئے ثمن ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... اب، جد، ام، جدہ، اخ خیفی، اخت خیفیہ، زوج، بنت اور بنت الابن کے احوال تفصیلاً تحر[یر] [illegible]

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

اب کے احوال:۔اب کی تین حالتیں ہیں۔

۱......مطلق حصہ اور وہ سدس ہے جبکہ میت کا بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا موجود ہو۔

۲......حصہ ملنا اور عصبہ بننا دونوں ایک ساتھ اور یہ میت کی بیٹی، پوتی یا پڑپوتی وغیرہ کے ساتھ ہے اگرچہ یہ سلسلہ نیچے تک چلا [illegible]

۳......فقط عصبہ بننا اور یہ میت کی اولاد اور اولاد ابن نہ ہونے کی صورت میں ہے۔

جد کے احوال:۔اب کے نہ ہونے کی صورت میں جد کی بھی اب والی مذکورہ تین حالتیں ہی ہیں۔

www.Bhalli.Info

ام کے احوال:۔ ام کی تین حالتیں ہیں۔

۱......میت کے بیٹے، بیٹی یا پوتے پوتی یا پڑپوتے پڑپوتی کے ساتھ یا دو بھائی بہن یا زیادہ بھائی بہنوں کی ماں کیلئے سدس ہے خواہ وہ عینی بھائی بہن ہوں یا علاتی یا اخیافی یا مخلوط۔

۲......ان کے نہ ہونے کی صورت میں ماں کے لئے کل ترکہ کا ایک ثلث ہے۔

۳......احد الزوجین کے حصہ کے بعد جو باقی بچے اسکا ثلث ہے۔

جدہ کے احوال:۔ جدہ کیلئے کل ترکہ کا سدس ہے خواہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ہو خواہ ایک ہو یا زیادہ، جب یہ جدات صحیحہ ہوں اور درجہ میں سب برابر ہوں۔

اخ خیفی اخت خیفیہ کے احوال:۔ اخ خیفی اور اخت خیفیہ کی تین حالتیں ہیں۔

۱......اخیافی بھائی یا بہن کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملتا ہے جبکہ میت کے اصول وفروع میں سے کوئی نہ ہو۔

۲......دو اخیافی بھائی بہن یا دو سے زیادہ اخیافی بھائی بہن کو ترکہ کی تہائی ملتی ہے۔

۳......میت کی اولاد یا میت کے بیٹے کی اولاد زندہ رہنے کی صورت میں میت کا باپ یا دادا زندہ رہنے کی صورت میں اخیافی بھائی اور بہن بالاتفاق ساقط ہو جاتے ہیں۔

زوج کے احوال:۔ زوج کی دو حالتیں ہیں۔

۱......زوجہ میتہ کی اولاد یا بیٹے کی اولاد زندہ نہ رہنے کی صورت میں زوج نصف ترکہ کا حقدار ہوتا ہے۔

۲......زوجہ میتہ کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد زندہ رہنے کی صورت میں زوج چوتھائی ترکہ کا حقدار ہوتا ہے۔

بنت کے احوال:۔ بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں۔

۱......صرف ایک بیٹی کے لئے ترکہ کا نصف ہے۔

۲......دو یا زیادہ بیٹیوں کے لئے ترکہ کے دو تہائی ہیں۔

۳......بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور بیٹا بیٹیوں کو عصبہ بنا دیتا ہے۔

بنت الابن کے احوال:۔ پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں۔

۱......پوتی کیلئے ترکہ کا نصف ہے جب بیٹی نہ ہو۔

۲......دو پوتیاں یا زیادہ کیلئے ترکہ کی دو تہائی ہیں بیٹیاں نہ ہونے کی صورت میں۔

۳......ایک بیٹی کیساتھ پوتیوں کیلئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے دو تہائی کو پورا کرنے کیلئے۔

۴......دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں وارث نہیں ہوتی۔

۵......یہ پوتیوں کے برابر یا ان سے نیچے کوئی پوتا یا پڑپوتا ہو تو وہ پوتیوں کو عصبہ بنا دیتا ہے اور جو ترکہ باقی بچے وہ ان کے درمیان مرد کے لئے دو عورتوں کے حصے کے برابر والے ضابطے پر منقسم ہوگا۔

۶......میت کے بیٹے کے ذریعے پوتیاں ساقط ہو جاتی ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾...... الحجب علی نوعین۔

حجب کی تعریف کیجئے، حجب کی اقسام بیان کیجئے، ان ورثاء کے نام تحریر کریں جن میں حجب حرمان کبھی نہیں کون سے ورثاء ہیں جن میں حجب نقصان ہوتا ہے۔ محجوب اور محروم کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حجب کی تعریف (۲) حجب کی اقسام ورثاء جن میں حجب حرمان نہیں ہوتا (۴) وہ ورثاء جن میں حجب نقصان ہوتا ہے (۵) محجوب اور محروم کے درمیان فرق

﴿جواب﴾...... (۱تا۵) حجب کی تعریف، اقسام، عدم حجب حرمان والے ورثاء، حجب نـ والے ورثاء، محجوب اور محروم میں فرق:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۱۸ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... مَنْ صَالَحَ عَلٰی شَیْئٍ مِنَ التَّرِكَةِ فَاطْرَحْ سِهَامَه مِنَ التَّصْحِيـ اقْسِمْ مَابَقِيَ مِنَ التَّرِكَةِ عَلٰی سِهَامِ الْبَاقِيْنَ كَزَوْجٍ وَّاُمٍّ وَعَمٍّ فَصَالَحَ الزَّوْجُ عَلٰی مَافِيْ ذِمَّتِه وَ الْمَهْرِ وَخَرَجَ مِنَ الْبَيْنِ۔

عبارت پر اعراب لگایئے، عبارت کی واضح تشریح کیجئے، تخارج کی تعریف کیجئے، خط کشیدہ عبارت میں موجـ کو حل کیجئے، مسئلہ حل کریں، زوجہ، اربعہ بنین (ان میں سے ایک ابن نے کسی چیز پر صلح کرلی ہے)۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی (۳) تخارج کی تعریف (۴) مذکورہ مسئلوں کا حل۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کی تشریح:۔ **کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱**

(۳) تخارج کی تعریف:۔ تخارج باب تفاعل کا مصدر ہے جو خروج سے ماخوذ ہے اور اصطلاح فرائض اس کے معنی ہیں وارثوں کا صلح کر لینا اس بات پر کہ وارث ترکہ سے کوئی شئی معین لیکر وارثین کی گنتی سے نکل جائے۔

(۴) مذکورہ مسئلوں کا حل:۔

مسئلہ ا:۔ ایک عورت کا انتقال ہوا اور اس نے تین وارث چھوڑے، شوہر، ماں، چچا۔ مسئلہ چھ سے بنایا گیا ۳ شوہر کے اور ۲ ماں کے اور ایک چچا کا ہوا اگر شوہر دین مہر پر مصالحت کر کے علیحدہ ہو گیا تو شوہر کے تین حصوں کو کاٹ کر تین عدد کو بقیہ ورثاء کی تصحیح سمجھا جائے یعنی اب کل مال کے تین حصے کر کے اس میں سے ۲ ماں کو اور ایک چچا کو ملے گا۔ جیسے

www.Bhalli.Info

مسئلہ ۶ تصحیح ۳

میت

زوج	ام	عم
۳	۲	۱
صالح علی مہر		

مسئلہ۲:۔ زوجہ، اربعۃ بنین (ایک بیٹے نے کسی چیز پر صلح کرلی) اس میں ورثاء زوجہ اور چار لڑکے ہیں مسئلہ آٹھ سے بنایا گیا آٹھ میں سے ایک بیوی کو اور سات چار لڑکوں کو ملے، ان چار لڑکوں اور ان کے سہام کے درمیان تباین ہے لہٰذا چار کو اصل مسئلہ آٹھ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۳۲ ہوا۔ ۳۲ میں سے چار بیوی کو اور سات ہر بیٹے کو ملے گا مگر ایک بیٹا ایک مکان پر مصالحت کرکے دستبردار ہوگیا تو اس کا حصہ کاٹ دیا گیا۔ ۳۲ میں سے سات نکلنے کے بعد ۲۵ باقی رہے اب اس ۲۵ کو بقیہ وارثین کی تصحیح سمجھا جائے گا اس ۲۵ میں سے چار بیوی کو اور سات سات ہر بیٹے کو ملیں گے، جیسے۔

مسئلہ ۸ مضروب ۴ حاصل ضرب ۳۲ تصحیح ۲۵

میت

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن
۴	۷	۷	۷	۷
				صالح علی بیت

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِنَّهَا تَعُوْلُ اِلٰی سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَاحِدًا كَمَافِی الْمَسْئَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ وَهِیَ اِمْرَاَةٌ وَّبِنْتَانِ وَاَبَوَانِ وَلَايُزَادُ عَلٰی هٰذَا اِلَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ عِنْدَهٗ تَعُوْلُ اِلٰی اَحَدٍ وَّثَلٰثِيْنَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر عول کی تعریف کیجئے، عبارت کی بمعہ مثال تشریح کیجئے، اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کیوں کہا جاتا ہے، جن مخارج میں عول نہیں ہوتا انہیں بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عول کی تعریف (۳) عبارت کی تشریح (۴) مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ (۵) وہ مخارج جن میں عول نہیں۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عول کی تعریف:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

(۳و۵) عبارت کی تشریح وعدمِ عول والے مخارج:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

(۴) مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وأما العصبة بغيره فاربع من النسوة وهن اللاتی فر... النصف والثلثان يصرن عصبة باخوتهن كما ذكرنا فی حالاتهن ومن لافرض لهامن ... واخوها عصبة لاتصير عصبة باخيها كالعم والعمة المال كله للعم دون العمة۔

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے، مذکورہ عبارت کی بے غبار تشریح کیجئے، عصبہ کی اقسام تحریر کیجئے، خط کشیدہ عبار... جن عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے نام تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت ک... (۳) عصبہ کی اقسام (۴) خط کشیدہ عبارت میں مذکور عورتوں کے نام۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور عصبہ بغیرہ چار قسم کی عورتیں ہیں اور وہ وہ عورتیں ... کا حصہ نصف اور دو تہائی ہیں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ذریعے جس طرح ذکر کیا ہم نے ان کے حالات ... جن عورتوں کا کوئی حصہ مقرر نہیں اور ان کا بھائی عصبہ ہے نہیں ہوتی وہ عصبہ اپنے بھائی کے ذریعے جیسے چچا اور پھوپھی ک... چچا کے لئے ہے نہ کہ پھوپھی کے لئے۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ فرائض کا ایک مسئلہ ہے کہ میت کی بنت اور اس کے نہ ہونے کی صورت م... الابن اسی طرح میت کی اخت حقیقی اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں اخت علاتی کا حصہ ایک ہونے کے وقت نصف ... ہونے کے وقت ثلثان ہیں لیکن بنت کے ساتھ اگر ابن موجود ہو یا بنت الابن کے ساتھ ابن الابن موجود ہو یا اخت ح... ساتھ اخ حقیقی یا اخت علاتی کے ساتھ اخ علاتی موجود ہو تو ان عورتوں میں سے کوئی نصف وغیرہ حصہ مقررہ کی حقدار نہ... بلکہ اپنے بھائی کے ذریعے ہر عورت عصبہ بن جاتی ہے اور ان کو عصبہ بغیرہ کہا جاتا ہے اور میت کی رشتہ دار عورتوں میں ... کا حصہ مقرر نہیں مثلاً میت کی پھوپھی کہ اس کا کوئی حصہ مقرر نہیں اور اس کا بھائی یعنی میت کا چچا یا تایا یہ سب عصبہ ... سے پھوپھی عصبہ نہ ہوگی بلکہ کل مال کا حقدار چچا اور تایا ہو جائیں گے۔

(۳) عصبہ کی اقسام:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰...

(۴) خط کشیدہ عبارت میں مذکور عورتوں کے نام:۔ میت کی بیٹی، پوتی۔

﴿الورقة الخامسة فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَالْ...

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کیجئے۔ تنافر حروف، مخالفت قیا... غرابت کی تعریف کرکے ان کی مثالیں ذکر کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امر مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف (۴) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کلمہ کی فصاحت اس (کلمہ) کا تنافر حروف مخالفت قیاس (لغوی) اور غرابت (فی السمع) سے محفوظ رہنا ہے۔

(۳و۴) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور تنافرِ حروف، مخالفتِ قیاس وغرابت کی تعریف مع امثلہ:۔ **کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔**

﴿الشق الثانی﴾...... **اَلْاِنْشَاءُ اِمَّا طَلَبِیٌّ اَوْ غَیْرُ طَلَبِیٍّ فَالطَّلَبِیُّ مَایَسْتَدْعِیْ مَطْلُوْبًا غَیْرَ حَاصِلٍ وَقْتَ الطَّلَبِ وَغَیْرُ الطَّلَبِیِّ مَالَیْسَ کَذَالِکَ وَالْاَوَّلُ یَکُوْنُ بِخَمْسَۃِ اَشْیَاءَ۔**

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے، انشاءِ طلبی پانچ امور کے لئے آتی ہے۔ ان پانچ امور کی تعریف ذکر کیجئے اور ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) انشاءِ طلبی کے امور خمسہ کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ انشاء یا تو طلبی ہوگی یا غیر طلبی، طلبی وہ انشاء ہے جو کسی ایسے مطلوب کو چاہے جو بوقتِ طلب حاصل شدہ نہ ہو اور جس میں یہ بات نہ ہو وہ انشاء غیر طلبی ہے۔

اس عبارت میں کلام کی دوسری قسم یعنی انشاء کی قسموں کو بیان کیا جارہا ہے کہ انشاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک انشاء طلبی دوسری انشاء غیر طلبی۔

انشاء طلبی وہ کلام ہے جس کے ذریعے کوئی متکلم ایک ایسے مطلوب کو چاہے جو بوقت طلب غیر موجود ہو۔

انشاء غیر طلبی وہ کلام ہے جس میں کسی ایسے مطلوب کو نہ چاہا جائے جو بوقت طلب غیر حاصل ہو۔

(۳) انشاء طلبی کے امورِ خمسہ کی تعریف بمع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾......**وَاَمَّا الْعَلَمُ فَیُؤْتٰی بِهٖ لِاِحْضَارِ مَعْنَاهُ فِیْ ذِهْنِ السَّامِعِ بِاسْمِهِ الْخَاصِ نَحْوُ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمَاعِیْلُ وَقَدْ یُقْصَدُ بِهٖ مَعَ ذَالِکَ اَغْرَاضٌ اُخْرٰیO**

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے، عَلَم دوسری اغراض کے لئے بھی آتا ہے مذکورہ

غرض کے علاوہ ان اغراض کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... [اس] سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت [کا ترجمہ] (۳) عبارت کی تشریح (۴) عَلَم کے استعمال کی اغراض مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ بہرحال عَلَم پس اس کو لایا جاتا ہے اس کے معنی کو سننے والے کے ذہن میں نام کے ساتھ حاضر کرنے کے لئے جیسے **واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل** اور کبھی قصد کیا جاتا ہے اس علم کے ساتھ اس غرض مذکورہ کے ساتھ اور اغراض کا بھی۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی دوسری قسم عَلَم ہے۔ کلام میں اس کا استعمال اس لئے کیا جاتا ہے کہ شیٔ کے تصور کو ذہنِ مخاطب میں اس کے خاص نام کے ساتھ جمادیا جائے جیسے **واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل** (یاد کرو اس وقت کو جب ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کعبۃ اللہ کی بنیادوں کو اٹھارہے تھے) اس آیت میں مذکور ہوئے ہیں تاکہ ان سے مخصوص پیغمبر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کی پاکیزہ ذات کا تصور ذہن سامع میں جم جائے۔ اگر یہ اسم علم نہ لایا جاتا تو بنائے کعبہ کا فاعل کوئی بھی غیر متعین دو افراد مراد ہو سکتے

(۴) عَلَم کے استعمال کی اغراض مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... **وَقَدْ تُخْرَجُ اَلْفَاظُ الْاِسْتِفْهَامِ عَنْ مَعْنَاهَا الْاَصْلِیِّ لِمَعَانٍ اُ[خْرٰی تُسْتَفَادُ] مِنْ سِیَاقِ الْکَلَامِ کَالتَّسْوِیَۃِ نَحْوُ سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔**

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے، استفہام کے الفاظ جن دوسرے معانی کے لئے آتے [ہیں ان می]ں سے چھ الفاظ کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت [کا ترجمہ] (۳) الفاظ استفہام کا غیر معنی اصلی میں استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور کبھی الفاظ استفہام اپنے حقیقی معنی سے نکل کر ایسے دوسرے معنوں [میں] استعمال کیے جاتے ہیں جو اسلوب بیان سے خود بخود معلوم ہوجایا کرتے ہیں مثلاً تسویہ جیسے **سواء علیهم النذر[تهم ام لم]** **تنذرهم** ان کے حق میں برابر ہے چاہے آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔

(۳) الفاظ استفہام کا غیر معنی اصلی میں استعمال مع امثلہ:۔

۱...... تسویہ میں جیسے **سواء علیهم النذرتهم ام لم تنذرهم** ان کے حق میں آپ کا ڈرانا اور نہ ڈرانا بر[ابر ہے]

www.Bhalli.Info

۲......نفی کے معنی میں جیسے هل جزاء الاحسان الاالا حسان احسان کا معاوضہ احسان کے سوا کچھ نہیں۔

۳......انکار کے معنی میں جیسے اغیر الله تدعون کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟

۴......امر کے معنی میں جیسے فهل انتم منتهون سواب بھی تم باز آؤ گے اور أسلمتم کیا تم بھی تابع ہوتے ہو یہ بمعنی انتهوا اور اَسْلِمُوْا ہے۔

۵......نہی کے معنی میں جیسے اتخشو نَهم فالله احق ان تخشوه کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ سب سے زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اس کے معنی یہ ہوئے کہ تم ان لوگوں سے نہ ڈرو۔

۶......مخاطب کو رغبت اور شوق دلانے کے معنی میں جیسے هل ادلكم علىٰ تجارة تنجيكم من عذاب اليم کیا میں تم لوگوں کو ایسا کاروبار بتلاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے رہا کرے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا الْمَوْصُوْلُ فَيُؤْتٰى بِهٖ اذا تعَيَّنَ طَرِيْقاً لِاِحْضَا رِمَعْنَاهُ كَقَوْلِكَ " اَلَّذِىْ كَانَ مَعَنَا اَمْسِ مُسَافِرٌ " اِذَالَمْ تَكُنْ تَعْرِفُ اِسْمَهٗ اَمَّا اِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ طَرِيْقاً لِذَالِكَ فَيَكُوْنُ لِاَ غْرَاضٍ اُخْرٰى.

عبارت پر اعراب لگایئے، عبارت کا معنی خیز ترجمہ کر کے تشریح کیجئے، موصول دیگر اغراض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے ان اغراض میں سے تین کا ذکر مثالوں کے ساتھ کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) موصول کے استعمال کی تین اغراض مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ كما مرفى السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہر حال موصول یہ اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے اور تصور جمانے کیلئے بطور ایک طریقے کے متعین ہو جائے جیسے کہ تیرا قول الـذی کان معنا امس مسافر (جو شخص کل ہمارے ساتھ تھا وہ مسافر تھا) جبکہ تم اس کا نام نہ جانتے ہو بہ خلاف جبکہ وہ بطور کسی طریقے کے اس کے لئے متعین نہ ہو تو اس وقت وہ دوسرے اغراض ومقاصد کے لئے ہوگا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ معرفہ کی چوتھی قسم اسم موصول ہے کلام میں اس کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ ذہن سامع میں اس کا تصور جمانے کے لئے ایک ہی طریقہ اور ذریعہ متعین ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو جیسے کہ آپ اور آپ کے دوست کی گذشتہ کل کسی اجنبی سے ملاقات ہوئی تھی اور آپ کا دوست تو اس سے بالکل ناواقف ہے اور آج آپ کا یہ دوست اس شخص کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ کل جس صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی تھی وہ کون تھے یا آپ ہی خود اسے بتانا چاہتے ہیں مگر آپ بھی اس کا نام وسکونت اور دیگر تفصیلات وغیرہ نہیں جانتے ہیں البتہ اتنا جانتے ہیں کہ وہ ایک مسافر شخص تھے اس شہر کے باشندے نہیں تھے تو اس صورت میں آپ یہی جواب دیں گے کہ الـذی کـان معنا امس

مسافر دیکھئے آپ الـذی کی صورت میں تعریف اس مجبوری کی وجہ سے کر رہے ہیں کہ نہ تو وہ صاحب قریب ہیں کہ ان جانب اشارہ کرتے، نہ ہی ان کا علم وغیرہ جانتے ہیں کہ جس کا سہارا لے کر آپ اپنے سامع کے ذہن میں اس شخص کا تص لاتے آپ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی جانتے ہیں" وہ صاحب کل ہمارے ساتھ تھے تو آپ اب اسی کے سہارے یعنی الذی لا اپنے دوست کے ذہن میں اس شخص کے تصور لانے پر مجبور ہوں گے۔ یہ فائدہ یا غرض اسم موصول کے استعمال کرنے کی اور یہی اصلی اور حقیقی غرض ہے۔

مگر جب وہ بحیثیت ایک طریقے اور ذریعے کے متعین نہ ہو بلکہ تعریف کے دوسرے طریقے بھی ممکن ومقصود ہو ہوں، تاہم ان دوسرے طریقوں کا استعمال نہ کیا جائے اور اسم موصول ہی کا استعمال کیا جائے تو اس صورت میں اسم موص کے استعمال کی غرضیں اس پہلی غرض کے علاوہ دوسری ہوں گی۔

(۴) موصول کے استعمال کی تین اغراض مع امثلہ:۔

۱......اسم موصول کے استعمال کی پہلی غرض کسی شیئ کی علت اور وجہ بیان کرنا ہوتا ہے جیسے ان الـذيـن أمـنـ وعملوا الصالحات كانت لهم جنّٰت الفردوس نزلا (بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے کے لئے ٹھنڈی چھاؤں کے باغات ہوں گے بطور مہمانی کے) یعنی ایمان اور اعمال صالحہ وجہ اور علت ہوئی دخول جنت کی یہ علت نہ پائی جاتی تو جنت میں داخلے کا مستحق قرار نہ پاتے (دیکھئے یہ فائدہ ہوا اسم موصول اور اس کے صلہ کے استعمال کا)

۲......دوسری غرض اپنے مخصوص مخاطب کے علاوہ دوسروں سے کسی بات کا مخفی رکھنا مقصود ہوتا ہے جیسے اخـــ ماجاد الامير به وقضيت حاجاتى كما هوا هوى (حاکم نے جو کچھ دیا میں نے لے لیا اور میں نے حسب مرضی ضرورتوں میں خرچ کیا) دیکھئے یہاں دی ہوئی چیز کا نام نہیں لیا گیا تا کہ مخاطب ومتکلم کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔

۳......تیسری غرض مخاطب کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنا ہوتا ہے۔

جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ تَرَوْنَهُمْ اِخْوَانَكُمْ ٥ يَشْفِىْ غَلِيْلَ صُدُوْرِهِمْ اَنْ تُصْرَعُوْا (وہ لوگ جن کو تم اپنا سمجھتے ہو وہ تو آپ کے دشمن ہیں۔ ان کے دلوں کی پیاس تب بجھے گی جب تم پچھاڑے جاؤ) یعنی تم حوادثات کا شکار ہو ہلاک ہو جاؤ، ظاہر ہے کہ یہاں "الذين ترونهم" کی شکل میں جو صلہ اور موصول کا استعمال ہوا ہے اس سے اس شاعر کی اپنے مخاطبین کو ان کی غلطی پر متنبہ اور خبردار کرتا ہے۔ کہ تم دشمن کو دوست اور بدخواہ کو خیر خواہ سمجھ رہے ہو۔ اب اگر یہ دوست نما ان دشمنوں کے نام یا تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقے کا استعمال کرتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

﴿الشق الثانى﴾...... اَلْاِ يْجَازُ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ بِتَضَمُّنِ الْعِبَارَةِ الْقَصِيْرَةِ مَعَانِىَ كَثِيْرَةً وَ اَنْ يَكُوْنَ بِحَذْفِ كَلِمَةٍ اَوْ اَكْثَرَ مَعَ قَرِيْنَةٍ تُعَيِّنُ الْمَحْذُوْفَ.

عبارت کا ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگایئے، عبارت میں ایجاز کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ ایجاز کی ا مثالوں کی روشنی میں بیان کیجئے، ایجاز کی تعریف تحریر کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ایجاز کی اقسام مع امثلہ (۴) ایجاز کی تعریف۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ ایجاز کبھی تو مختصر عبارت کے اپنے اندر معانی کثیرہ کو متضمن وشامل ہونے کی شکل میں ہوتا ہے، اور کبھی ایجاز ایک کلمہ یا ایک جملہ یا زیادہ جملوں کو کسی ایسے قرینے کی موجودگی میں حذف کرنے سے ہوتا ہے جو محذوف کو متعین کرے۔

(۳و۴) ایجاز کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

﴿الورقة السادسة فی الأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ إِنَّهُ لَبَّدَ عَجَاجَتَهُ وَغَيَّضَ مُجَاجَتَهُ وَاعْتَضَدَ شَكْوَتَهُ وَتَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ إِلٰى تَحَفُّزِهِ وَرَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهِ أَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهُ فِيْ جَيْبِهِ فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهِ۔

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر اس نے اپنے پھیلے ہوئے غبار کو سمیٹ کر بٹھایا اور اپنے لعاب کو خشک کیا اور اپنے مشکیزے کو بازو میں لیا اور اپنی لاٹھی کو بغل میں لیا، جب جماعت نے کودنے کیلئے اس کی آمادگی کو دیکھا اور اپنے مرکز سے جدا ہونے کیلئے اسکی تیاری کو محسوس کیا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی جیب میں ہاتھ داخل کیا اور اپنی بخشش سے اس کیلئے تھیلا بھر دیا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"لَبَّدَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تلبید (تفعیل) بمعنی بالوں کو گوند سے چپکا دینا۔

"عجاجة" یہ مفرد ہے اس کی جمع عَجَاج ہے جیسے سَحَابَة کی جمع سَحَاب ہے بمعنی غبار۔

"غیض" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تغییض (تفعیل) بمعنی کم کرنا خشک کرنا۔

"مجاجة" بمعنی تھوک، رال، ماش کے دانے۔

اعتضد: صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اعتضاد (افتعال) بمعنی بازو میں لینا۔

"شکوتة" یہ مفرد ہے اس کی جمع شَکَوَات، وشِکَاء ہے بمعنی مشکیزہ۔

"تأبط" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تأبط (تفعل) بمعنی بغل میں لینا۔

"هراوته" یہ مفرد ہے اس کی جمع هِرَاوَات، هَرَاوىٰ ہے بمعنی ڈنڈا۔

"رَنَتْ" بروزن دَعَتْ رُنُوًّا (نصر) بمعنی ٹکٹکی باندھ کر مسلسل دیکھنا۔

"تحفزه" یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی زانو پر یا سرین کے بل بیٹھنا، کودنے کے لئے آمادہ ہونا۔

"تأهبه" یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی تیاری کرنا۔

"لمزایلة" یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی جدائی ومفارقت۔

"فَأَفْعَمَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ا... لم (افعال) بمعنی بھرنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَتَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِهِ لِخَصَائِصِ آدَابِهِ وَنَافَسْتُ فِيْ مُصَافَاتِهِ لِنَ... صِفَاتِهِ شعر

فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَأَجْتَلِيْ ۔۔۔ زَمَانِيْ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الْجَنَا

أَرَى قُرْبَهُ قُرْبٰى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً ۔۔۔ وَرُؤْيَتَهُ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے مذکورہ عبارت کس کا کلام ہے اور کس شخص کے بارے میں ہے۔ عبارت پر ا... لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا... (۳) قائل ومتعلقہ شخص کی نشاندہی (۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۵) مقامہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اس لئے میں اس کے (ان) آداب کی خصوصیات (ادبی خاصیت) کی وجہ سے... دامن سے چمٹ گیا اور اسکی نفیس (وعمدہ) صفات کی وجہ سے اسکی دوستی میں بڑھنے کی خواہش کرنے لگا، شعر، میں اسکے ذ... (اسکی وجہ سے) اپنے غموں کو دور کرتا تھا اور اپنے زمانے کو خوش کھا اور روشن دیکھتا تھا، اور اس کی قربت ونزدیکی کو قرابت داری) اور اس کے گھر کو باعث استغناء اور اسکے دیدار کو سیرابی اور اسکی زندگی کو اپنے لئے بارش (اور تروتازگی) سمجھتا تھا۔

(۳) قائل ومتعلقہ شخص کی نشاندہی:۔ مذکورہ عبارت حارث بن ہمام کا کلام ہے اور ابوزید سروجی کے بارے میں...

(۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"فَتَعَلَّقْتُ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر تعلق (تفعل) بمعنی پکڑنا، تعلق قائم کرنا۔

"بأهدابه" اس کا مفرد هُدْبٌ ہے اور هُدْب کا مفرد هُدْبَة ہے بمعنی دامن، پھندنا، نیز اهداب پلکوں کو بھی کہتے ہی...

"لخصائص" خاصِيَة کی جمع ہے بمعنی خصوصیات، امتیاز۔

www.Bhalli.Info

"تنافست" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر منافسة (مفاعلة) بمعنی مقابلہ کرنا، مبالغہ کرنا، بڑھنے کی خواہش کرنا۔

"مصافاته" باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی خالص محبت اور دوستی۔

"لنفائس" نفیس کی جمع ہے بمعنی عمدہ اور بہتر۔

"صفاته" صفت کی جمع ہے بمعنی خوبی، ہر وہ چیز جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔

"اجلو" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر جَلْوًا (نصر) بمعنی غم دور کرنا۔

"همومی" هَمٌّ کی جمع ہے بمعنی غم۔

"اجتلی" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معروف از مصدر اجتلاء (افتعال) بمعنی دیکھنا۔

(۵) مقامہ کی نشاندہی:۔ یہ عبارت المقامة الثانية وهي الحلوانية سے لی گئی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْأَسَانِيْدِ إِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِيْ مِشْيَتِهِ قَزَلٌ فَقَالَ يَا أَخَايِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعَمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا إِلٰى مَنْ كَانَ ذَانَدِيٍّ وَنَدًى۔

عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں مذکورہ بالا تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱ تا ۳) عبارت پر اعراب، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أَبْذُلَ وَتَخْزُنَ وَأَلِيْنَ وَتَخْشُنَ وَأَذُوْبَ وَتَجْمُدَ وَأَذْكُوَ وَتَخْمُدَ لَا وَاللّٰهِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَنَتَحَاذٰى فِي الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰى نَأْمَنَ التَّغَابُنَ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ۔

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کس نے یہ فیصلہ کیا کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو جمع کرتا رہے، میں نرم ہوتا رہوں اور تو سخت ہوتا رہے، میں پگھلتا رہوں اور تو جمتا رہے میں بھڑکتا رہوں اور تو بجھتا رہے، نہیں خدا کی قسم ہم ایک دوسرے کے ساتھ بات (اور طرز تکلم) میں مثقال کے وزن کی مانند برابری کریں گے جوتوں کی برابری کی طرح کام کرنے میں ہم برابر تقسیم کریں گے یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے کو دھوکہ دینے سے محفوظ ہو جائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھنے سے کفایت کر دیے جائیں۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۸ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... قَالَ فَبَرَزَ إِلَيَّ جُؤْذُرٌ عَلَيْهِ شَوْذَرٌ وَقَالَ شِعْرًا

وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرٰى   وَأَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ أُمِّ الْقُرٰى

مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرٰى   سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرٰى

وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفٰى عَنْهُ الْكَرٰى   طَوًى بَرٰى أَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰى

اشعار کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ اشعار پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ مقامات کے پانچوں مقاموں کے نام بالترتیب تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں بھی مذکورہ بالا چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامات کے پانچوں مقاموں کے نام۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) اشعار پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) اشعار کا ترجمہ:۔ کمامرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"فبرز" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر بُرُوْزًا (نصر) بمعنی میدان کی طرف نکلنا، ظاہر ہونا

"جؤذر" اس کی جمع جاذِر ہے، نیل گائے کے بچے کو کہتے ہیں، یہاں خوبصورت لڑکا مراد ہے۔

"شوذر" اس کی جمع ہے شَوَاذِر ہے بمعنی چھوٹی چادر۔

"القِرٰی" باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی مہمانی کرنا۔

"اسّس" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تَاسِيْسٌ (تفعیل) بمعنی بنیاد رکھنا۔

"المحجوج" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر حجًا بمعنی قصد کرنا المحجوج سے بیت اللہ شریف مراد ہے۔

www.Bhalli.Info

"ام القری" یہ قریۃ کی جمع ہے بمعنی بستی اس سے مکہ مکرمہ مراد ہے۔
"طارق" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر طُرُوْق (نصر) بمعنی رات کو آنا۔
"عری" صیغہ مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر عَرْوًا (نصر) بمعنی پیش آنا، سامنے آنا، لاحق ہونا۔
"الذری" اسم ہے بمعنی گھر کا صحن اور اطراف۔
"یقری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر قِرًی و قَرَاءً (ضرب) بمعنی مہمانی کرنا۔
"الکری" اسم ہے بمعنی اونگھ مصدر کری (سمع) بمعنی اونگھنا۔
"طوی" باب سمع کا مصدر ہے بمعنی بھوکا ہونا۔
"بری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر بَرْیًا (ضرب) بمعنی تراشنا و چھیلنا۔
"اعظم" عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی۔
"انبری" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اِنْبِرَاءٌ (انفعال) بمعنی سامنے آنا، پیش آنا۔

(۴) مقامات کے پانچوں مقاموں کے نام:۔ (۱) المقامة الاولی الصنعانیة (۲) المقامة الثانیة الحلوانیة (۳) المقامة الثالثة الدیناریة (۴) المقامة الرابعة الدمیاطیة (۵) المقامة الخامسة الکوفیة.

﴿الشق الثانی﴾...... فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا اِلٰی اَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَکَمُلَ سُعُوْدُهَا۔ اِنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا وَلَا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ وَقَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَلِنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ۔

عبارت کا دل نشین ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ فقضیناھا میں ھا ضمیر کا مرجع کیا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) فقضیناھا میں ھا ضمیر کا مرجع۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ ہم نے وہ رات گزاری، ایسی رات جس کے حوادث غائب ہو گئے یہاں تک کہ اس کی زلفیں سفید ہو گئیں اس کی برکت وخوشحالی مکمل ہو گئی، یہاں تک کہ اس کی لکڑی پھٹ گئی (اور صبح ہو گئی) چنانچہ جب سورج کی کرن طلوع ہوئی تو وہ ہرنی کے کودنے کی طرح کودا اور کہنے لگا ہمارے ساتھ اٹھیں تا کہ ہم عطیات کو قبضہ کر لیں اور حوالہ کیے ہوئے قرضوں کو نقد بنا لیں۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔
"غابت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر غُیُوْبًا وغَیْبُوْبَةً (ضرب) بمعنی چھپنا، غائب ہونا۔
"شوائبھا" شائبةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جو خالص نہ ہو۔
"شابت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر شَیْبًا (ضرب) بمعنی بالوں کا سفید ہونا، بوڑھا ہونا۔
"ذوائب" ذُوَابَةٌ کی جمع ہے بمعنی ہر شئی کے اوپر کا حصہ، سر کے اگلے حصے کے بال۔
"سعودھا" باب فتح کا مصدر ہے، بمعنی بابرکت ہونا۔
"انفطر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اِنْفِطَارٌ (انفعال) بمعنی پھٹ جانا۔
"عود" اس کی جمع عواد ہے بمعنی لکڑی، رات کی لکڑی پھٹ گئی یعنی صبح ہوئی۔
"ذرّ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ذرورا (نصر) بمعنی ظاہر ہونا طلوع ہونا۔
"قرن" مفرد ہے اس کی جمع قِرَانٌ و قُرُوْنٌ ہے بمعنی سینگ۔
"الغزالة" سورج کا نام ہے۔
"طمر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر طُمُوْرًا (نصر) بمعنی کودنا۔
"الغزالة" اسم ہے بمعنی ہرن۔
"الصلات" صلة کی جمع ہے بمعنی عطیہ وانعام۔
"لنستنض" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معلوم از باب استفعال بمعنی تھوڑا تھوڑا فائدہ حاصل کرنا۔
"الاحالات" سے وہ قرضے مراد ہیں جن کے وعدے رات کے وقت کیے تھے۔
(۴) فقضیناھا میں ھا ضمیر کا مرجع:۔ ھا ضمیر کا مرجع لیلة (رات) ہے۔

227

﴿الورقة الاولی: فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

226

﴿الشق الاوّل﴾...... للذین یؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر فان فاء وافان الله غفور رحیم۰وان عزموا الطلاق فان الله سمیع علیم.

(۱) دونوں آیتوں کا عمدہ ترجمہ کیجئے (۲) ایلاء کی شرعی تعریف کر کے اس کا حکم تحریر کیجئے (۳) چار ماہ کے اختتام پر خود بخود طلاق واقع ہوگی یا شوہر کے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوگی اس میں امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا اختلاف ضرور لکھئے

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں:۔ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) ایلاء کی تعریف (۳) چار ماہ کے اختتام پر وقوع طلاق میں ائمہ کا اختلاف۔

www.Bhalli.Info

کمامر فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۰ھ۔

پہلے مسئلہ میں اختلاف مع الدلائل:۔

کمامرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ امام قدوریؒ نے فرمایا کہ اور عورت کے حق میں معتبر یہ ہے کہ اس کے لیے محرم ہو جس کے ساتھ وہ حج کرے، یا زوج ہو، اور اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کے بغیر حج کرے جب کہ اس کے درمیان اور مکہ کے درمیان تین دن کی مسافت ہو اور جب عورت نے کوئی محرم پایا تو زوج کے لیے اس کو حج سے منع کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ يُقْسَمُ الْبَاقِيْ بَيْنَ وَرَثَتِهٖ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاِجْمَاعِ الْأُمَّةِ فَيُبْدَأُ بِاَصْحَابِ الْفَرَائِضِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَهُمْ سِهَامٌ مُقَدَّرَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ بِالْعَصَبَاتِ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ...... ثُمَّ بِالْعَصَبَةِ مِنْ جِهَةِ السَّبَبِ۔

عبارت پر اعراب لگائیے۔ عبارت کی تشریح کیجئے۔ اصحاب فروض کل کتنے ہیں۔ ترکہ کو ورثاء میں ترجیح کے ساتھ کس طرح تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) اصحاب فروض کی تعداد (۴) ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کرنے کی ترتیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ تجہیز و تکفین، دیون و قرض اور وصیت سے فراغت کے بعد میت کے بقیہ مال کو میت کے ان ورثاء کے درمیان تقسیم کیا جائیگا جن کا وارث ہونا قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ پس ورثاء میں سے سب سے پہلے ترکہ اصحاب فرائض یا ذوی الفروض کو ملے گا اور اصحاب فرائض وہ ورثاء ہیں جن کے حصے شریعت میں متعین ہیں۔

ذوی الفروض واصحاب فرائض کے بعد ترکہ عصبہ نسبی کو ملے گا اور عصبہ نسبی میت کے وہ رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض کی موجودگی میں بقیہ ترکہ لے لیتے ہیں۔ اور ذوی الفروض کی غیر موجودگی میں سارا ترکہ لے لیتے ہیں۔

ذوی الفروض وعصبہ نسبی نہ ہوں تو ترکہ عصبہ نسبی کو ملے گا اور عصبہ نسبی غلام کو آزاد کرنے والا (مولی العتاقہ) ہے۔

(۳) اصحاب فروض کی تعداد:۔ کمامر فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۴) ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کرنے کی ترتیب:۔ درجہ ذیل ترتیب سے ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کریں گے،

(۱) اصحاب فرائض (۲) عصبہ نسبی (۳) عصبہ سببی (۴) معتق کا معتق (۵) اصحاب فرائض پر رد (۶) ذوی الارحام (۷) مولی الموالات (۸) مقرلہ بالنسب علی الغیر (۹) موصی لہ زائد علی الثلث (۱۰) بیت المال۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَطَرِيْقُ مَعْرِفَةِ الْمُوَافَقَةِ وَالْمُبَايَنَةِ بَيْنَ الْعَدَدَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ يُنْقَصُ مِنَ الْاَكْثَرِ بِمِقْدَارِ الْاَقَلِّ مِنَ الْجَانِبَيْنِ مَرَّةً اَوْ مِرَارًا حَتّٰى اِتَّفَقَا فِيْ دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنِ اتَّ... فِيْ وَاحِدٍ فَلَا وَفْقَ بَيْنَهُمَا وَاِنِ اتَّفَقَا فِيْ عَدَدٍ فَهُمَا مُتَوَافِقَانِ بِذٰلِكَ الْعَدَدِ فَفِي الْاِثْنَيْنِ بِالنِّصْفِ وَ... الثَّلٰثَةِ بِالثُّلُثِ وَفِي الْاَرْبَعَةِ بِالرُّبُعِ هٰكَذَا اِلَى الْعَشَرَةِ۔

تماثل، توافق، تداخل اور تباین کی تعریف مع امثلہ پر قلم کیجئے۔ مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیے۔ مخا... کل کتنے ہیں اور مخارج سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں ۔(۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع ا... (۲) عبارت پر اعراب (۳) مخارج کی تعداد اور مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا

(۳) مخارج کی تعداد اور مراد:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... درج ذیل ورثاء میں سے چار کے احوال بیان کیجئے۔

زوج، زوجة، أخت لاب وأم، أم، جده صحيحه، أب، بنت۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

کما مر فی الورقة الرابعة الشق الاول و الثانی من السوال الاول ۱۴۲۶ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلرَّدُّ ضِدُّ الْعَوْلِ مَا فَضَلَ عَنْ فَرْضِ ذَوِی الْفُرُوْضِ وَلَا مُسْتَحِقَّ يُرَدُّ عَلٰى ذَوِی الْفُرُوْضِ بِقَدْرِ حُقُوْقِهِمْ اِلَّا عَلَى الزَّوْجَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

عبارت پر اعراب لگائیے۔ رد کی تعریف کیجئے۔ عبارت کی تشریح کیجئے۔ کن ورثاء پر رد ہوتا ہے اور کن پر نہیں ہو... بیان کیجئے۔ درج ذیل مسئلہ حل کیجئے۔ بنت بنت بنت بنت ام۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں ۔(۱) عبارت پر اعراب (۲) رد کی تعریف (۳) عبارت کی تشریح (۴) رد اور عدم رد والے ورثاء کی وضاحت (۵) مذکورہ مسئلہ کا حل۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرفی السوال آنفا

(۲،۴) رد کی تعریف اور رد وعدمِ رد والے ورثاء کی وضاحت:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں رد کی تعریف اور رد وعدم رد والے ورثاء کی تفصیل ہے جس کی وضاحت کا حوالہ ابھی ذکر کردیا گیا ہے

(۵) مذکورہ مسئلہ کا حل:۔

مسئلہ ۴
میت

بنت	بنت بنت	أم
۳	محروم	۱

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... الحجب علی نوعین...... وهو حجب عن سهم الی سهم.

حجب کی تعریف ذکر کیجئے، حجب کی اقسام بیان کیجئے، ان ورثاء کے نام تحریر کیجئے جن میں حجب حرمان کبھی نہیں ہوتا، وہ کون سے ورثاء ہیں جن میں حجب نقصان ہوتا ہے، محجوب اور محروم کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) حجب کی تعریف (۲) حجب کی اقسام (۳) عدم حجب حرمان والے ورثاء (۴) حجب نقصان والے ورثاء (۵) محجوب ومحروم میں فرق۔

﴿جواب﴾......(۱تا۵) حجب کی تعریف ، اقسام ،عدم حجب حرمان اور حجب نقصان والے ورثاء، محجوب ومحروم میں فرق:۔**کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۸ھ۔**

﴿الشق الثانی﴾...... وَاَمَّاالْعَصَبَةُ بِغَيْرِهٖ فَاَرْبَعٌ مِنَ النِّسْوَةِ وَهُنَّ اللَّاتِیْ فَرْضُهُنَّ النِّصْفُ، وَالثُّلُثَانِ يَصِرْنَ عَصَبَةً بِاِخْوَتِهِنَّ كَمَاذَكَرْنَا فِیْ حَالَاتِهِنَّ وَمَنْ لَافَرْضَ لَهَا مِنَ الْاِنَاثِ وَاَخُوْهَا عَصَبَةٌ لَا تَصِيْرُعَصَبَةً بِاَخِيْهَا كَالْعَمِّ وَالْعَمَّةِ وَالْمَالُ كُلُّهٗ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ.

عبارت پر اعراب لگائیے۔ عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ مذکورہ عبارت کی بے غبار تشریح کیجئے۔ عصبہ کی اقسام تحریر کیجئے۔ خط کشیدہ عبارت میں جن عورتوں کا ذکر ہے ان کے نام تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) عصبہ کی اقسام (۵) عبارت مخطوطہ میں مذکور عورتوں کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرفی السوال آنفا۔

(۲،۳،۵) عبارت کا ترجمہ، تشریح، اور عبارت مخطوطہ میں مذکور عورتوں کی نشاندہی:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۶ھ۔

(۴) عصبہ کی اقسام :۔ **کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔**

﴿الورقة الخامسة فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... والتعقيد ان يكون الكلام خفی الدلالة علی المعنی المراد و اما من جهة اللفظ بسبب تقديم اوتاخير اوفصل ويسمی تعقيدا لفظيا...... واما من جهة المعن

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ عبارت کی تشریح کیجئے اور تعقید لفظی اور معنوی ک کے ساتھ واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) کی تشریح (۴) تعقید لفظی ومعنوی کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱تا۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب وتشریح:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

(۴) تعقید لفظی ومعنوی کی وضاحت مع امثلہ:۔

ابھی مذکورہ حوالہ کے تحت تعقید لفظی کی وضاحت مع امثلہ بھی گزرچکی ہے۔

تعقید معنوی: یہ ہے کہ کلام اپنا معنی مرادی صاف اور واضح طور پر نہ بتلائے اور کلام کا یہ اخفاء معنی کلام میں کثیرہ اور کنایات بعیدہ کے استعمال کی وجہ سے ہو، جیسے **نشر الملك السنة فی المدينه** (بادشاہ نے اپنے جاسو پھیلادیے) یہاں پر متکلم نے **السنه** (زبان) بول کر عیون (آنکھیں) مراد لیا ہے، کیونکہ جاسوسی کرنا آنکھوں ک ہے، زبانوں کا کام نہیں ہوتا، تو یہاں **السنه** کا لفظ بولنے کی وجہ سے کلام کا معنی مخفی ہوگیا ہے اور یہ اخفاء معنی کی وجہ سے وجہ سے اس کو تعقید معنوی کہتے ہیں۔

نیز دوسری مثال **کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔**

﴿الشق الثانی﴾...... كُلُّ كَلَامٍ فَهُوَ اِمَّا خَبَرٌ اَوْ اِنْشَاءٌ وَالْخَبَرُ مَا يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ لِقَ صَادِقٌ فِيْهِ اَوْ كَاذِبٌ كَسَافَرَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِیٌّ مُقِيْمٌ.

عبارت کا عمدہ ترجمہ کرکے اعراب لگائیے۔ عبارت کی تشریح کیجئے، خبر کی تین مثالیں لکھ کر ان پر خبر کی تعریف

www.Bhalli.Info

کیجئے۔کلام انشائی کی تعریف کرکے مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے۔صدق خبر اور کذبِ خبر سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حاصل پانچ امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح مع امثلہ (۴) کلام انشائی کی تعریف مع مثال (۵) صدق وکذبِ خبر کی مراد۔

﴿جواب﴾ ......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ ہر کلام یا خبر ہوگی یا انشاء ہوگی، اور خبر وہ کلام ہے کہ اس کے قائل کو اس کلام میں سچا یا جھوٹا کہنا صحیح ہو جیسے "سافر محمد وعلی مقیم" (محمد نے سفر کیا اور علی مقیم ہے)

(۲) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳،۴) عبارت کی تشریح اور کلام انشائی کی تعریف مع مثال:۔ اس عبارت میں کلام کی دو اقسام کلام خبری وانشائی کا ذکر ہے، جس کی مکمل وضاحت گزر چکی ہے، تفصیله کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۱۸ھ۔

(۵) صدق وکذبِ خبر کی مراد:۔ صدقِ خبر کا مطلب یہ ہے کہ وہ خبر واقع نفس الامر کے مطابق ہو اور کذبِ خبر کا مطلب یہ ہے کہ وہ خبر واقع نفس الامر کے مطابق نہ ہو، پس جس کلام میں واقع نفس الامر کے مطابق ہونے اور نہ ہونے کے دونوں احتمال موجود ہوں وہ کلام خبری کہلاتی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... وَ اَمَّا النَّهْيُ فَهُوَ طَلَبُ الْكَفِّ عَنِ الْفِعْلِ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَ لَهٗ صِيْغَةٌ وَهِيَ الْمُضَارِعُ مَعَ لَا النَّاهِيَةِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَقَدْ تَخْرُجُ صِيْغَتُهٗ عَنْ مَعْنَاهَا الْاَصْلِيِّ اِلٰى مَعَانٍ اُخْرٰى تُفْهَمُ مِنَ الْمَقَامِ وَ السِّيَاقِ۔

عبارت کا ترجمہ کرکے اعرا ئیے۔ عبارت کی تشریح کرتے ہوئے مثالوں کو اس پر منطبق کیجئے۔ نہی کا صیغہ دوسرے معانی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے ان معانی کو مثالوں کے ساتھ قلمبند کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح مع امثلہ (۴) نہی کے صیغہ کا مجازی معانی میں استعمال۔

﴿جواب﴾ ......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ نہی، پس وہ خود کو بڑا سمجھتے ہوئے کام سے رکنے کو طلب کرنا ہے اور اس کا ایک صیغہ ہے اور وہ فعل مضارع بلائے نہی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قول "ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها" اور کبھی اس کا صیغہ اپنے اصلی معنی سے دوسرے مجازی معانی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو معانی مقام وسیاق سے سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کی تشریح مع امثلہ اور نہی کے صیغہ کا مجازی معانی میں استعمال:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... واما المضاف لمعرفة فيؤتى به اذاتعين طريقا لاحضار م ايضا ككتاب سيبويه وسفينة نوح اما اذالم يتعين لذلك فيكون لاغراض اخرى كتعذر التعدا

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ مضاف الی المعرفہ کو دوسرے مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے تعذ خروج من حرج تقدیم البعض علی البعض، تعظیم مضاف وتحقیر مضاف اور اختصار، ان تمام مقاصد کو مثالوں کی روشنی میں تحری

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا (۳) مضاف لمعرفہ کا دوسرے مقاصد میں استعمال مع امثلہ

﴿جواب﴾ ......(۱،۳) عبارت پر اعراب اور مضاف لمعرفہ کا دوسرے مقاصد میں استعمال مع امثل کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مضاف لمعرفہ، یہ بھی اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس حاضر کرنے کے لیے بطور ایک طریقہ کے متعین ہو جائے جیسے "کتاب سیبویه وسفینة نوح" بہر حال جب یہ ک طریقہ کے لیے متعین نہ ہو تو یہ دوسری غرضوں کے لئے ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... يَجِبُ الْفَصْلُ فِيْ خَمْسَةِ مَوَاضِعَ الْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْجُ اِتِّحَادٌ تَامٌّ بِاَنْ تَكُوْنَ الثَّانِيَةُ بَدَلًا مِنَ الْاُوْلٰى اَوْ بِاَنْ تَكُوْنَ بَيَانًا لَهَا اَوْ بِاَنْ تَكُوْنَ مُؤَكِّدَةً لَهَا وَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ تَبَايُنٌ تَامٌّ۔

عبارت کا ترجمہ کرکے اعراب لگائیے۔ فصل اور وصل کی تعریف ذکر کیجئے۔ عبارت میں کمالِ اتصا الجملتین کی تین صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے دو مثالیں ذکر کیجئے۔ الثانی ان یکون بین الجملتین تام الی آخرہ میں کمال انقطاع بین الجملتین کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں مثالوں کے ساتھ ان کو تحریر ک

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (وصل کی تعریف (۴) کمال اتصال بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ (۵) کمال انقطاع بین الجملتین کی صورتیں مع ا

﴿جواب﴾ ......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ فصل کرنا واجب ہے پانچ جگہوں میں، پہلی جگہ یہ ہے کہ د میں کمال اتحاد ہو بایں طور کہ دوسرا جملہ پہلے سے بدل ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملہ کے لیے بیان ہو یا دوسرا جملہ پہلے جمل ہو، دوسری جگہ یہ ہے کہ دو جملوں میں کامل تباین وانقطاع ہو۔

www.Bhalli.Info

(٢) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(٣) فصل و وصل کی تعریف:۔ کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٢ھ۔

(٤) کمال اتصال بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ:۔ دو جملوں میں کمال اتصال کی پہلی صورت یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملے سے بدل ہو، جیسے "امدکم بما تعلمون ، امدکم بانعام وبنین " اس میں دوسرا جملہ "امدکم بانعام وبنین " پہلے جملہ "امدکم بما تعلمون " سے بدل ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کے لیے بیان ہو، جیسے "فوسوس الیہ الشیطن قال یاآدم ھل ادلک علی شجرۃ الخلد " اس مثال میں پہلا جملہ "فوسوس الیہ الشیطن " مبین ہے، اور دوسرا جملہ "قال یاآدم الخ" اس کے لیے بیان ہے۔

تیسری صورت کمال اتصال بین الجملتین کی یہ ہے کہ پہلا جملہ مؤکد ہے اور دوسرا جملہ اس کی تاکید ہو، جیسے "فمھل الکافرین امھلھم رویدا" اس میں مثال میں دوسرا جملہ "امھلھم رویدا" پہلے جملہ "مھل الکافرین "کیلئے تاکید ہے۔

(٥) کمال انقطاع بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ:۔ دو جملوں میں کمال انقطاع کی پہلی صورت یہ ہے کہ ان میں سے ایک جملہ خبریہ ہو اور دوسرا جملہ انشائیہ ہو، جیسے شاعر کا یہ شعر ہے

قَالَ رَائِدُھُمْ أَرْسُوْا نُزَاوِلُھَا   فَحَتْفُ كُلِّ امْرِءٍ يَجْرِيْ بِمِقْدَارِ

ان کے نمائندے نے کہا یہیں ٹھہر جاؤ ہم ان سے قتال کریں گے کیونکہ ہر نفس کی موت اپنے وقت پر آئے گی۔

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں أَرْسُوْا، نُزَاوِلُهَا یہ دو جملے ہیں، اور ان میں کمال انقطاع ہے بایں طور کہ ارسوا فعل امر ہونے کی وجہ سے جملہ انشائیہ ہے اور نزاولھا جملہ فعلیہ ہونے کی وجہ سے جملہ خبریہ ہے اس وجہ سے یہاں فصل کرنا ضروری ہے۔

کمال انقطاع بین الجملتین کی صورت یہ ہے کہ اگر چہ دونوں جملیں خبر اور انشاء ہونے کے اعتبار سے تو متفق و متحد ہوں مگر معنوی اعتبار سے ان میں کوئی مناسبت نہ ہو، جیسے علی کاتب ، الحمام طائر (علی کاتب ہے اور کبوتر اڑنے والا جانور و پرندہ ہے) یہ دونوں جملے اگر چہ خبر ہونے کے اعتٰ سے متفق ہیں مگر معنوی اعتبار سے ان میں کوئی تعلق و مناسبت نہیں ہے، کیونکہ علی کے کاتب ہونے اور کبوتر کے پرندہ ہونے میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی ﴾...... وَ الْإِطْنَابُ وَهُوَ تَأْدِيَةُ الْمَعْنٰى بِعِبَارَةٍ زَائِدَةٍ عَنْهُ مَعَ الْفَائِدَةِ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِي الزِّيَادَةِ فَائِدَةٌ سُمِّيَ تَطْوِيْلًا إِنْ كَانَتِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مُتَعَيَّنَةٍ وَ حَشْوًا إِنْ تَعَيَّنَتْ۔

عبارت کا ترجمہ کر کے اعراب لگائیے۔ مذکورہ عبارت میں اطناب، تطویل اور حشو کا ذکر ہے ان کو مثالوں سے واضح کیجئے۔ مساوات اور ایجاز کی تعریف کر کے ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال ذکر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال ﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (١) عبارت کا ترجمہ (٢) عبارت پر اعراب

(٣) اطناب، تطویل وحشو کی وضاحت مع امثلہ (٤) مساوات و ایجاز کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب ﴾......(١) عبارت کا ترجمہ:۔ اطناب وہ معنی مرادی کو اس کی نسبت زائد عبارت کے ساتھ … کرنا ہے کسی مخصوص فائدہ کے ساتھ، پس جب زیادتی میں کوئی فائدہ نہ ہو اور زیادتی غیر متعین ہو تو اس کا نام تطویل رکھا جا… ہے، اور اگر زیادتی متعین ہو تو اس کو حشو کہیں گے۔

(٢) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(٣) اطناب، تطویل وحشو کی وضاحت مع امثلہ:۔ اطناب کی تعریف یہ ہے کہ معنی مرادی کو ضرورت … زائد الفاظ کے ساتھ ادا کیا جائے اور ان زائد الفاظ کا کوئی فائدہ بھی ضرور ہو جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا "رب انـ… وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا " اس میں حضرت زکریا علیہ السلام اگر صرف "رب انی کبرت " کے … الفاظ ذکر کرتے تو طلب اولاد والا مقصد ادا ہو جاتا مگر اس کی جگہ "وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا " کے … الفاظ ذکر کیے اور یہ طویل کلام بے فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ مقام طلب ولد کا تھا بڑھاپا کی وجہ سے اس کے ظاہری اسباب م… نہیں تھے، اس لئے مقصد کے حصول کے لئے ایسی مؤثر اور درد انگیز دعا کی ضرورت تھی جس کی وجہ سے مخاطب کو ضرو… آجائے اور اس کا دل نرم ہو جائے، لہٰذا اس دعا کے زائد الفاظ خاص فائدہ کی وجہ سے ہیں۔

البتہ اگر کلام میں معنی مرادی سے زائد عبارت متعین ہو تو اس کو حشو کہتے ہیں، تطویل کی مثال "الفی قولھا کذ… مینا " (اس جذیمہ نامی بادشاہ نے زباء عورت کے نکاح والے قول کو جھوٹ وفریب پایا، اس میں شاعر نے مراد متکلم کی اد… کیلئے "کذبا ومینا " کے دو الفاظ ذکر کیے ہیں، صرف "کذبا" کہنے سے یا صرف "مینا" کہنے سے بات مکمل ہو سکتی ت… دو الفاظ ذکر کئے اور ان میں سے ایک بے فائدہ لفظ ہے مگر وہ متعین نہیں ہے، اس لئے اس کو تطویل کہیں گے۔

حشو کی مثال "واعلم علم الیوم والامس قبلہ " (میں آج اور کل گذشتہ کی خبر جانتا ہوں) اس مثال … متکلم نے معنی مرادی کی ادائیگی کے لئے الامس قبلہ کے دو الفاظ ذکر کئے ہیں، حالانکہ امس کا معنی کل گذشتہ ہی … اس کے بعد قبلہ کا لفظ زائد و بے فائدہ ہے اور یہ زیادتی متعین بھی ہے اس لئے اس کو حشو کہیں گے۔

(٤) مساوات و ایجاز کی تعریف مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢١ھ۔

﴿الورقۃ السادسۃ فی الأدب العربی ﴾

﴿السوال الاوّل ﴾ ١٤٢٧ھ

﴿الشق الاوّل ﴾...... وَاسْتَقِلَّكَ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِيْ فِيْهِ يَحَارُ الْفَهْمُ وَيَفْرُطُ الْوَهْمُ وَ… غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَبِيْنُ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ وَيُضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلٰى أَنْ يَكُوْنَ كَخَاطِبِ لَيْلٍ أَوْ…

www.Bhalli.Info

رِجْلٍ وَخَيْلٍ وَ قَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ.

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے،عبارت پر اعراب لگائیے،خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، ویضطر صاحبه میں صاحب کی ضمیر کا مرجع کیا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) "صاحبه" کی ضمیر کا مرجع۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور معافی طلب کی میں نے اس مقام سے جہاں انسان کی فہم حیران ہوجاتی ہے، وہم بڑھ جاتا ہے اور عقل کی گہرائی جانچی و پرکھی جاتی ہے اور آدمی کی قیمت فضیلت میں ظاہر ہوجاتی ہے اور مجبور ہوجاتا ہے، صاحب تصنیف اس بات کی طرف کہ وہ رات کو لکڑیاں چننے والی کی طرح یا پیادہ وسواروں کو کھینچنے والے کی طرح ہوجائے اور بہت کم محفوظ رہتا ہے زیادہ بولنے والا یا اس کی لغزش معاف کردی جاتی ہے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ كما مرّ فى السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"استقلت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر استقال (استفعال) بمعنی لغزش کی معافی مانگنا۔

"يحار" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر حيرت (سمع) بمعنی حیران ہونا و حیرت کرنا۔

"يفرط" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر فرطا (نصر) بمعنی بڑھنا و سبقت کرنا۔

"حاطب" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر حطبا (ضرب) بمعنی لکڑیاں جمع کرنا۔

"ليل" اس کی مفرد جمع ليالى ہے بمعنی رات۔

"جالب" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر جلبا (نصر، وضرب) بمعنی کھینچنا و جمع کرنا۔

"رجل" یہ جمع ہے اس کا مفرد مستعمل نہیں ہے بمعنی پیدل چلنے والا۔

"خيل" یہ جمع ہے اس کا مفرد مستعمل نہیں ہے بمعنی شہسوار و گھوڑا۔

"اقيل" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول از مصدر اقالة (افعال) بمعنی درگزر کرنا و بیع فسخ کرنا۔

"عثار" یہ مصدر ہے از باب (نصر) بمعنی لغزش کرنا و پھسلنا۔

﴿الشق الثانى﴾...... فرأيت فى بهرة الحلقة شخصا شخت الخلقة عليه اهبة السياحة وله رنه النياحة وهو يطبع الاسجاع بجواهر لفظه ويقرع الاسماع بزواجر وعظه وقد احاطت به اخلاط الزمر احاطة الهالة بالقمر والاكمال بالثمر.

عبارت کا با محاورہ ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، یہ عبارت کون سے مقامے سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔

كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱٤۱۸ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱٤۲۱ھ۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱٤۱۸ھ۔

جس کی مکمل وضاحت گزر چکی ہے، تفصيله كما مرّ فى الورقة الخامسة الشق الثانى من السوال الاوّل ۲۱، ۲۲، ۱٤۲٤ھ۔

(۵) مقامہ کی تعیین:۔ یہ عبارت مقامہ اولی صنعانیہ کی ہے۔

﴿السوال الثانى﴾ ۱٤۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيْطَتْ عَنِّيْ التَّمَائِمُ وَنِيْطَتْ بِيْ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ وَاُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً بَيْنَ الْاَنَا[ms] وَمُزْنَةً عِنْدَ الْاَوَامِ وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ وَالطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾............(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے حکایت بیان کی ہے کہ میں مشتاق [...] جب سے دور کئے گئے مجھ سے تعویذ اور باندھے گئے مجھے (میرے سر پر) عمامے، اس بات کا کہ حاضر ہوتا رہوں میں ادب [...] مجلس میں، اور لاغر کروں اس کی طرف طلب کی سواریوں کو، تا کہ حاصل کروں اس سے وہ چیز جو میرے لئے زینت ہو لوگو[ں] کے درمیان اور بارش والا بادل ہو پیاس کے وقت، اور ادب حاصل کرنے میں حرص کی زیادتی اور اس کے لباس کا کرتہ پہ[...] میں لالچ کی زیادتی کی وجہ سے میں کرتا تھا اور ہر بڑے اور چھوٹے سے

(۲) عبارت پر اعراب:۔ كما مر فى السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"سيطت" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول از مصدر حيطا (ضرب) بمعنی ہٹانا و دور کرنا۔

www.Bhalli.Info

"تمائم" یہ جمع ہے اس کا مفرد تمیمۃ ہے بمعنی تعویذ۔

"نیطت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی مجہول از مصدر نوطا ونیاطا (نصر) بمعنی لٹکانا۔

"عمائم" یہ جمع ہے اس کا مفرد عمامہ ہے بمعنی دستار و پگڑی۔

"انضی" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر انضاء (افعال) بمعنی کمزور و لاغر کرنا۔

"فرط" اسم ہے بمعنی شدت وحد سے تجاوز اور مصدر ہے (ضرب ونصر) بمعنی آگے بڑھنا و سبقت کرنا۔

"لہج" یہ مصدر ہے از باب (سمع) بمعنی دلدادہ ہونا اور عاشق ہونا۔

"جل" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر جلالا وجلالة (ضرب) بمعنی بڑا ہونا۔

"قل" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر قلة (ضرب) بمعنی کم ہونا و حقیر ہونا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......

تعارجت لارغبة فی العرج	ولکن لاقرع باب الفرج
والقی حبلی علی غاربی	واسلك مسلك من قد مرج
فان لامنی القوم قلت اعذروا	فلیس علی اعرج من حرج

اشعار کا عمدہ ترجمہ کیجئے، اشعار پر اعراب لگایئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے، یہ اشعار کس کے ہیں اور کس موقع پر کہے گئے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) شاعر کا نام اور موقعہ اشعار۔

﴿جواب﴾...... (۱، ۳) اشعار کا ترجمہ واعراب اور الفاظِ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السؤال الثانی ١٤٢٢ھ۔

(۴) شاعر کا نام اور موقعہ اشعار:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السؤال الثانی ١٤٢٣ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ١٤٢٧ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَاَسْرَيْنَا اِلٰى اَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتَ الصُّبْحُ خِضَابَهٗ فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرٰى وَمِلْنَا اِلَى الْكَرٰى صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ۔

عبارت کا دلنشین ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگایئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) **عبارت کا ترجمہ:** پس رات کو چلے ہم یہاں تک کہ رات نے اپنی جوانی کو کھینچ لیا اور صبح نے رات کے خضاب کو زائل کر دیا، پس جس وقت اکتا گئے ہم رات کو چلنے سے اور مائل ہوئے ہم اونگھنے کی طرف تو ہم نے اچانک ایک سرسبز و شاداب ٹیلوں والی دھیمی دھیمی خوشگوار باد صبا والی زمین پائی تو پسند کیا ہم نے اس کو اونٹوں کی جائے قیام کیلئے اور آخرت میں آرام کے واسطے پڑاؤ ڈالنے کیلئے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السؤال آنفا۔**

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"نضا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر نضوا (نصر) بمعنی کھینچنا۔

"سلت" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر سلتا (ضرب) بمعنی زائل کرنا و ختم کرنا۔

"مللنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معروف از مصدر ملا وملالة (سمع) بمعنی اکتانا۔

"سری" مصدر ہے از باب ضرب بمعنی رات کو چلنا۔

"ملنا" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معروف از مصدر میلا ومیلانا (ضرب) بمعنی مائل ہونا و جھکنا۔

"کری" اسم ہے بمعنی نیند و اونگھ اور مصدر ہے (سمع) بمعنی اونگھنا۔

"مخضلة" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر اخضلال (افعلال) بمعنی زمین کا سرسبز و شاداب ہونا اور زمین کا تر ہونا۔

"الربی" یہ جمع ہے اس کا مفرد ربوة ہے بمعنی ٹیلے۔

"معتلة" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول و فاعل از مصدر اعتلال (افتعال) بمعنی ہوا کا دھیما ہونا اور خوشگوار ہونا۔

"صبا" یہ مفرد ہے اس کی جمع اصباء اور صبوات آتی ہے، بمعنی مشرق کی جانب سے چلنے والی ہوا۔

"مناخا" صیغہ واحد بحث اسم ظرف از مصدر اناخا (افعال) بمعنی اونٹ بٹھانا۔

"العیس" یہ جمع ہے اس کا مفرد اعیس ہے بمعنی وہ اونٹ جس کے رنگ میں سرخی و سفیدی دونوں ہوں۔

"محطا" صیغہ واحد بحث اسم ظرف از مصدر حطا (نصر) بمعنی اترنا۔

"تعریس" مصدر ہے از باب تفعیل بمعنی دورانِ سفر رات کے آخری حصہ میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈالنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... اس سوال کا جواب 1419 کے پرچہ میں ہے

حییتم یااهل هذا المنزل	وعشتم فی خفض عیش خضل
ماعندکم لابن سبیل مرمل	نضو سری خابط لیل الیل

www.Bhalli.Info

کوئی چیز واجب نہ ہوگی، پس اگر کسی کے پاس اونٹ یا گائے یا بکری کے صرف ایک سال سے کم کے بچے ہوں اور بڑی عمر کا کوئی بچہ نہ ہو تو یہ شخص اگر انہی میں سے ایک بچہ بطور زکوۃ دیدیتا ہے تو یہ خلاف منصوص ہے کیونکہ نص میں زکوۃ کے لیے کم از کم ایک سال کا بچہ ہے اور یہ ایک سال سے کم والا جانور دے رہا ہے، اور اگر وہ نص کے مطابق بڑی عمر کا بچہ خرید کر زکوۃ ادا کرتا ہے تو اس صورت میں عمدہ مال دینا پڑتا ہے کیونکہ جانور چھوٹی عمر والے ہیں اور زکوۃ بڑے جانور کے ذریعہ ادا کر رہا ہے حالانکہ زکوۃ میں اوسط درجہ کا مال دیا جاتا ہے، پس اس وجہ سے کچھ بھی واجب نہ ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَيْسَ فِيْ قَتْلِ فِيْ الْغُرَابِ وَالْحِدَاةِ وَالذِّئْبِ وَالْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْفَارَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُوْرِ جَزَاءٌ وَلَيْسَ فِيْ قَتْلِ الْبَعُوْضِ وَالنَّمْلِ وَالْبَرَاغِيْثِ وَالْقُرَادِ شَيْئٌ۔

عبارت کا دلنشین ترجمہ کر کے اعراب لگائیے۔ عبارت کی وضاحت صاحب ہدایہ کے طرز پر دلائل کے ساتھ تشریح کیجئے، کلب عقور سے کیا مراد ہے؟ غراب سے کوے کی کوئی خاص قسم مراد ہے یا عام کوا مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی وضاحت (۴) کلب عقور کی مراد (۵) کوے کی تعیین۔

﴿جواب﴾...... **(۱) عبارت کا ترجمہ:۔** اور کوے، چیل، بھیڑیے، سانپ، بچھو، چوہے اور کٹ کھانے کتے کے قتل پر کوئی جزاء نہیں ہے اور مچھر، چیونٹی، پسو اور چیچڑی کے قتل پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کی وضاحت:۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ کوے، چیل، بھیڑیے، سانپ، بچھو، چوہے اور کٹ کھانے کتے کو مارنے کی وجہ سے محرم پر کوئی جزا لازم نہیں ہوگی، کیونکہ آپ ﷺ نے پانچ بدکار جانوروں کو حل وحرم میں قتل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اسی طرح محرم نے مچھر، چیونٹی، پسو یا چیچڑی کو مار ڈالا تو اس پر بھی کوئی ضمان لازم نہیں ہے کیونکہ یہ جانور نہ شکار ہیں اور نہ آدمی کے بدن سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ جانور شکار اس لئے نہیں ہیں کہ شکار وہ ہوتا ہے جو آدمی سے متوحش ہو اور یہ جانور آدمی سے متوحش نہیں ہوتے بلکہ آدمی کی طرف راغب ہوتے ہیں، پس یہ جانور زیادہ سے زیادہ طبعاً موذی ہوتے ہیں لہٰذا ان جانوروں کو قتل کرنے کی وجہ سے ضمان لازم نہ ہوگی۔

(۴) کلب عقور کی مراد:۔ اس سے مراد وہ کتا ہے جو جس کا دماغ خراب ہو چکا ہو (کوئی زہریلی چیز کھانے سے) اور دماغ کے خراب ہونے کی وجہ سے وہ ہر اس چیز کو جو سامنے آجائے کاٹنے کی طرف دوڑتا ہے۔

(۵) کوے کی تعیین:۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں غراب (کوے) سے مراد وہ کوا ہے جو کبھی نجاست کھاتا ہے اور کبھی دانہ کھاتا ہے، کیونکہ یہ نجاست سے ہی آغاز کرتا ہے اس لیے یہ نجاست خور کی مانند ہوا، اس لیے اس کے قتل

پر جزا نہیں ہے، عام کوا جو سفید وسیاہ ہوتا ہے اور اس کی آواز لفظ عق عق کے ساتھ ہوتی ہے، یہ حدیث میں مستثنیٰ نہیں ہے، ... کے قتل پر جزا لازم ہوگی کیونکہ یہ کوا دانہ کھاتا ہے اور دانہ ہی کو اپنی غذا میں ترجیح دیتا ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ قَالَ عُلَمَاؤُنَا رَحِمَهُمُ ا... تعالیٰ تَتَعَلَّقُ بِتَرِكَةِ الْمَيِّتِ حُقُوْقٌ اَرْبَعَةٌ مُرَتَّبَةٌ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ مذکورہ حدیث پوری ذکر کیجئے۔ فرائض کو نصف علم کہا ہے اس کی وجہ ذکر کیجئے... حقوق اربعہ مرتبہ جو ترکہ میت سے متعلق ہیں ان کو سپرد قلم کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا تر... (۳) حدیث کی تکمیل (۴) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجہ (۵) ترکہ سے متعلق حقوق اربعہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... **(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم فرائض سیکھو، ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ میت کے تر... کے ساتھ چار حقوق بالترتیب متعلق ہوتے ہیں۔

(۳ تا ۵) حدیث کی تکمیل، علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجہ اور ترکہ سے متعلق حقوق اربعہ کی نشاندہی...

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل ورثاء کے احوال تفصیلاً تحریر کیجئے۔

ام ، بنت ، بنت الابن ، زوجة ، زوج۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ اشخاص کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ اشخاص کے احوال:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل والثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **الحجب علی نوعین۔**

حجب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف قلم بند کیجئے۔ حجب کی اقسام بالتفصیل ذکر کیجئے۔ محروم اور محجوب میں فرق واضح ...

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) حجب کا لغوی واصطلاحی معنی (۲) حجب کی اقس... (۳) محجوب ومحروم میں فرق۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱تا۳) حجب کا لغوی واصطلاحی معنی حجب کی اقسام اور محجوب ومحروم میں فرق :۔

کمامرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱٤۱۸ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل مسئلے حل کیجئے۔

(۱) زوجہ، بنتان، اخ عینی، اخت عینیہ۔

(۲) زوج، ابن، اخ حقیقی۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ دونوں مسائل میراث کا حل مطلوب ہے۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۷۲ مضروب ۳

میت

زوجہ	بنتان	اخ عینی	اخت عینیہ
ثمن	ثلثان	عصبہ	عصبہ
۳/۹	۱۶/۴۸	(......۵/۱۵......)	
		۱۰	۵

مسئلہ ۴

میت

زوج	ابن	اخ حقیقی
ربع	عصبہ	محروم
۱	۳	

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اِعْلَمْ اَنَّ الْفُرُوْضَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَوْعَانِ : اَلْاَوَّلُ اَلنِّصْفُ ، وَالرُّبُعُ وَالثُّمُنُ وَالثَّانِيْ اَلثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ وَالسُّدُسُ عَلَى التَّضْعِيْفِ وَالتَّنْصِيْفِ ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ عبارت کی تشریح پوری تفصیل سے کیجئے نیز نوع اول کے نوع ثانی کے ساتھ اختلاط کا اصول بھی تحریر کیجئے۔ مصنف کے قول علی التضعیف والتنصیف میں کس طرح اشارہ ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) نوع اول وثانی کے اختلاط کا اصول (۵) مصنف ؒ کے قول کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب: ۔**کما مرّفی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔جان تو یہ بات کہ وہ فروض (حصے) جو کتاب اللہ میں مذکور ہیں وہ دو قسم پر ہیں، پہلی قسم نصف، رُبع اور ثمن ہیں اور دوسری قسم ثلثان ثلث اور سدس ہیں تضعیف وتنصیف کے طریقہ پر۔

(۳) عبارت کی تشریح: ۔مصنف ؒ اس عبارت میں فروض کی وضاحت فرما رہے ہیں، تو فرمایا کہ وہ فروض جو ورثاء کیلئے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر ہیں، پہلی قسم میں تین حصے نصف، رُبع اور ثمن شامل ہیں اور دوسری قسم

میں ثلثان، ثلث اور سدس شامل ہیں تضعیف وتنصیف کی خاصیت پر مشتمل یہ دو نوع ہیں جو چھ حصوں پر مشتمل ہیں۔ تضعیف
مطلب یہ ہے کہ ثمن کو دوگنا کریں تو رُبع بنے گا اور رُبع کو دوگنا کریں تو نصف بنے گا اسی طرح سدس کو دوگنا کریں تو ثلث
بنے گا اور ثلث کو دوگنا کریں تو ثلثان بنے گا، تنصیف کا مطلب یہ ہے کہ ثلثان کو نصف کریں تو ثلث بنے گا اور ثلث کو نصف
کریں تو سدس بنے گا۔ اسی طرح نصف کو نصف کریں تو رُبع بنے گا اور رُبع کو نصف کریں تو ثمن بنے گا۔

(۴) نوع اوّل وثانی کے اختلاط کا اصول: ۔نوع اول کے نصف کا اختلاط ہو جائے دوسری قسم کے کل
بعض حصوں سے تو مسئلہ چھ سے بنے گا اور جب رُبع کا اختلاط ہو جائے دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں سے تو مسئلہ بارہ سے
بنے گا۔ اور جب نوع اول کے ثمن کا اختلاط ہو جائے دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں سے تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا۔

(۵) مصنف ؒ کے قول کی وضاحت: ۔ابھی تشریح کے ضمن میں مصنف ؒ کے قول علی التضعیف والتنصیف کی
مراد بھی وضاحت کے ساتھ بیان کردی گئی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... تماثل، توافق، تداخل اور تباین بین العددین کی تعریف بمع امثلہ بیان کیجئے (۲) عول کی لغوی
اور اصطلاحی تعریف تحریر کیجئے (۳) رد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کیجئے (۴) سراجی کے مصنف کا نام ذکر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) نسب اربعہ بین العدد کی تعریف مع مثال
(۲) عول کا لغوی واصطلاحی معنی (۳) رد کا لغوی واصطلاحی معنی (۴) سراجی کے مصنف ؒ کا نام۔

﴿جواب﴾......(۱) نسب اربع بین العدد کی تعریف مع مثال: ۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۱۹ھ۔

(۲) عول کا لغوی واصطلاحی معنی: ۔**کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۱۸ھ**

(۳) رد کا لغوی واصطلاحی معنی: ۔**کمامرّفی الورقة الربعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۱۹ھ**

(۴) سراجی کے مصنف ؒ کا نام: ۔ابوطاہر سراج الدین محمد بن عبدالرشید حنفی سجاوندی ہے۔

﴿الورقة الخامسة :فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱٤۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾......فَبَلَاغَةُ الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهٗ لِمُقْتَضَى الْحَالِ مَعَ فَصَاحَتِهٖ وَ الْحَالُ وَيُسَمّٰ
بِالْمَقَامِ هُوَ الْاَمْرُ الْحَامِلُ لِلْمُتَكَلِّمِ عَلٰى اَنْ يُّوْرِدَ عِبَارَتَهٗ عَلٰى صُوْرَةٍ مَّخْصُوْصَةٍ وَ الْمُقْتَضٰى وَ يُسَمّٰ
اَلْاِعْتِبَارُ الْمُنَاسِبُ هُوَ الصُّوْرَةُ الْمَخْصُوْصَةُ الَّتِيْ تُوْرَدُ عَلَيْهَا الْعِبَارَةُ ۔

بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ حال اور مقتضی حال دونوں
تشریح مثالوں کے ساتھ کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنی (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) حال ومقتضی حال کی تشریح مع امثلہ۔

﴿جواب﴾……(۱) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنی:۔ بلاغت کا لغوی معنی پہنچنا ور کنا ہے، اور اصطلاحی طور پر بلاغت کی دو اقسام ہیں (۱) بلاغتِ کلام (۲) بلاغتِ متکلم اور مستقل طور پر ان دوقسموں کے علاوہ بلاغت کی کوئی اصطلاحی تعریف نہیں ہے، اور بلاغتِ کلام یہ ہے کہ کلام فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ حال کے مقتضی کے مطابق بھی ہو اور بلاغتِ متکلم وہ ملکہ وصلاحیت وقابلیت ہے جس کے ذریعہ متکلم کسی بھی غرض کیلئے کلام بلیغ کے ذریعہ اپنی مرادودل کی بات کہہ سکے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کا ترجمہ:۔ کلام کی بلاغت وہ اس کا فصاحتِ کلام کے ساتھ حال کے تقاضے کے مطابق بھی ہونا ہے، اور حال جسے مقام بھی کہا جاتا ہے وہ ایک ایسی بات ہے جو متکلم کو اپنی کلام کسی مخصوص صورت میں لانے پر آمادہ کرے۔ اور مقتضی جسے اعتبار مناسب بھی کہا جاتا ہے وہ مخصوص صورت ہے جس کے مطابق عبارت کو لایا جاتا ہے۔

(۴) حال ومقتضی حال کی تشریح مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

﴿الشق الثانی﴾…… الانشاء اما طلبی فالطلبی ما یستدعی مطلوبا غیر حاصل وقت الطلب وغیر الطلبی ما لیس کذالک۔

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت کی تشریح کیجئے۔ انشاء طلبی پانچ امور کیلئے آتی ہے۔ ان میں سے ہرایک کی ایک ایک مثال تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) انشاءِ طلبی کے امور خمسہ کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾……(۱، ۲) عبارت پر اعراب وترجمہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

(۳، ۴) عبارت کی تشریح اور انشاءِ طلبی کی امور خمسہ کی وضاحت مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… وَ اَمَّا الْاِسْتِفْهَامُ فَهُوَ طَلَبُ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ وَ اَدَوَاتُهُ اَلْهَمْزَةُ وَهَلْ وَ مَا وَ مَنْ وَ مَتٰى وَ اَيَّانَ وَ كَيْفَ و اَيْنَ وَ اَنّٰى وَ كَمْ وَ اَيٌّ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ ادوات استفہام میں سے ہرایک کی صرف ایک ایک مثال بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾…… اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا تر[جمہ] (۳) ادوات استفہام کی مثال۔

﴿جواب﴾……(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ استفہام، پس وہ کسی چیز کا علم طلب کرنا ہے اور اس کے ادوات یہ ہیں۔ همزه، [هل] ، ما، مَن، متی، ایان، کیف، این، انی، کم، ای۔

(۳) ادوات استفہام کی مثال:۔ ہمزہ کی مثال "اَسَافر عليّ" ، ھل کی مثال "هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ [...]" ما کی مثال "مَاالْاِنْسَانُ" ، مَن کی مثال "مَنْ فَتَحَ الْمِصْرَ" ، متٰی کی مثال "مَتٰى تَذْهَبُ" ، ایّان کی مثال "يَسْ[ئَلُ] [...] اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ" ، کیف کی مثال "كَيْفَ اَنْتَ" ، این کی مثال "اَيْنَ تَذْهَبُ" ، انّٰی کی مثال "اَنّٰى يُحْيِيْ [هٰذِهِ] اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا" ، کم کی مثال "كَمْ لَبِثْتُمْ" ، ایّ کی مثال "اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا"۔

﴿الشق الثانی﴾……واما العلم فیوتی به لاحضار معانه فی ذهن السامع باسمه الخا[ص] نحو واذا یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل وقد یقصد به مع ذالك اغراض اخری۔

عبارت کا سلیس ترجمہ کر کے تشریح کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ علم کبھی کبھی دوسرے مقاصد اور اغراض [میں] بھی استعمال ہوتا ہے جیسے تعظیم اہانت اور کنایہ ان کو مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبا[رت] پر اعراب (۴) علم کا مجازی اغراض میں استعمال مع مثال۔

﴿جواب﴾……(۱ تا ۳) عبارت کا ترجمہ، تشریح واعراب:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۶ھ۔

(۴) علم کا مجازی اغراض میں استعمال مع امثال:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… القصر تخصیص شیئ بشیئ بطریق مخصوص وینقسـ[م الی] حقیقی واضافی۔

قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف بیان کر کے ہرایک کی مثال قلم بند کیجئے۔ قصر حقیقی اور اضافی میں سے ہرا[یک کی] دو قسمیں ہیں ان کو مثالوں کے سپرد قلم کیجئے۔ قصر اضافی کی باعتبار حال مخاطب کے تین اقسام ہیں ان کو ذکر کیجئے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) قصر حقیقی واضافی کی تعریف مع امثلہ (۲) قصر حقیقی واضافی کی اقسام مع امثلہ (۳) قصر اضافی کی باعتبار حال مخاطب اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(او۳) قصر حقیقی واضافی کی تعریف مع امثلہ اور قصرِ اضافی کی باعتبار حال مخاطب اقسام مع امثلہ: کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

(۲) قصر حقیقی واضافی کی اقسام مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَ الْاِیْجَازُ هُوَ تَاْدِیَةُ الْمَعْنٰی بِعِبَارَةٍ نَاقِصَةٍ عَنْهُ مَعَ وَفَائِهَا بِالْغَرَضِ فَاِنْ لَّمْ تَفِ بِالْغَرَضِ سُمِّیَ اِخْلَالًا۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ ایجاز اور اخلال کی مثالیں تحریر کیجئے۔ مساوات کی تعریف کر کے مثال پیش کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ایجاز واخلال کی امثلہ (۴) مساوات کی تعریف مع مثال۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ وہ معنی مرادی کو معنی کے مقابلہ میں کم عبارت کے ذریعہ ادا کرنا ہے، باوجودیکہ غرض پوری ہو رہی ہو، پس اگر غرض پوری نہ ہو رہی ہو تو اس کا نام اخلال رکھا جاتا ہے۔

(۳) ایجاز واخلال کی مثال:۔

ایجاز کی مثال:۔ کما مرّ تفصیلہ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

اخلال کی مثال:۔ اَلْعَیْشُ خَیْرٌ فِیْ ظِلَالِ ۔۔۔ النُّوْکِ مِمَّنْ عَاشَ کَدًّا

جہالت وبیوقوفی کے سائے میں گزرنے والی خوشحال زندگی عقل وعلم کے سائے میں گزرنے والی تنگ دست زندگی سے بہتر ہے۔

یہاں پر معنی کے مقابلہ میں شعر کے الفاظ تو ضرور کم ہیں مگر یہ شعر مرادِ متکلم کو مکمل طور پر واضح نہیں کر رہا، کیونکہ العیش کی الرغد اور ممن عاش کدا کی قید فی ظلال العقل حذف کی گئی ہے۔ اور اس حذف پر کوئی قرینہ دال بھی نہیں ہے، لہٰذا یہ کلام تعقید لفظی کی وجہ سے کلامِ فصیح سے خارج ہے۔

﴿الورقۃ السادسۃ: فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وللہ در القائل۔

فَلَوْ قَبْلَ مَبْکَاهَا بَکَیْتُ صَبَابَةً ۔۔۔ بِسُعْدٰی شَفَیْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰکِنْ بَکَتْ قَبْلِیْ فَهَیَّجَ لِیَ الْبُکَا ۔۔۔ بُکَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَ اَرْجُوْا اَلَّا اَکُوْنَ فِیْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِیْ اَوْرَدْتُهٗ وَ الْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُهٗ کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ وَ الْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِکَفِّهٖ۔

عبارت مع اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ کالباحث عن حتفہ بظلفہ ضرب المثل ہے اس کی وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) ضرب المثل کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اللہ ہی کیلئے ہے قائل کی ماں کا دودھ (کیا خوب کہا ہے) پس اگر میں اس کے رونے سے پہلے "سعدی" کے ساتھ عشق کی وجہ سے رو پڑتا تو میں اپنے نفس کو ندامت سے پہلے ہی شفاء (تسلی) دیدیتا اور لیکن وہ مجھ سے پہلے روئی اور اس کے رونے نے میرے لیے رونے کو ابھارا، پس میں نے کہا کہ فضیلت پہلے کیلئے ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس بیہودہ گوئی میں جسے میں لایا ہوں اور اس گھاٹ میں جہاں میں اترا ہوں اپنے ہی کھر سے اپنی موت تلاش کرنے والے اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کا نرمہ کاٹنے والے کی مثل نہ ہوں گا۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"قائل" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر قول (نصر) بمعنی کہنا۔

"صبابۃ" مصدر ہے از باب (سمع) بمعنی عاشق ہونا، عشق کرنا۔

"فہیج" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تہییجا (تفعیل) بمعنی بھڑکنا، متحرک ہونا۔

"الھذر" مصدر ہے از باب نصر وضرب بمعنی ہذیان وبکواس بکنا۔

"الباحث" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر بحثا (فتح) بمعنی جستجو وتحقیق کرنا، تلاش کرنا۔

"الجادع" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر جدعا (فتح) بمعنی کاٹنا۔

(۴) ضرب المثل کی وضاحت:۔ کالباحث عن حتفہ بظلفہ "یہ ضرب المثل عام طور پر اس وقت پیش کی جاتی ہے جب کوئی شخص اپنی موت ونقصان کا خود ہی انتظام کرے اور اس کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا کہ کسی شخص نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا مگر اس کو چھری وغیرہ نہیں مل رہی تھی، بکری نے زور زور سے اپنے پاؤں کے ذریعہ زمین کو کرید تو اتفاقاً وہاں سے چھری نکل آئی اور اس شخص نے اس بکری کو ذبح کر دیا اور اردو زبان میں اس سے ملتی جلتی یہ ضرب المثل ہے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ حِیْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِهٖ وَهَدَرَتْ شَقَاشِقُ اِرْتِجَالِهٖ اَیُّ

www.Bhalli.Info

السَّادِرُ فِیْ غُلَوَائِہٖ اَلسَّادِلُ ثَوْبَ خُیَلَائِہٖ اَلْجَامِحُ فِیْ جَہَالَاتِہٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبِلَاتِہٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّکَ وَ تَسْتَمْرِئُ مَرْعٰی بَغْیِکَ وَحَتَّامَ تَتَنَاھٰی فِیْ زَھْوِکَ وَلَا تَنْتَھِیْ عَنْ لَھْوِکَ۔

عبارت کا با محاورہ ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس سنا میں نے اس کو کہتے ہوئے جس وقت وہ اپنی جولانگاہ میں دوڑ رہا تھا اور جس وقت اس کے فی البدیہہ کلام کے جھاگ آواز نکال رہے تھے اے اپنی جوانی اور مستی میں لاپرواہ آدمی! اپنے تکبر کے کپڑے کو لٹکانے والے! اپنی جہالتوں میں سرکشی کرنے والے! بے ہودہ باتوں کی طرف مائل ہونے والے! تو کب تک دائم رہے گا اپنی گمراہی پر؟ کب تک تو خوشگوار پائے گا اپنی بغاوت کی چراگاہ کو؟ کب تو انتہاء کو پہنچے گا اپنے تکبر میں، اور تو کب تک باز نہیں آئے گا اپنے کھیل کود سے؟

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"خب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر خبا و خببا (نصر) بمعنی تیز چلنا۔

"شقاشق" یہ جمع ہے اس کا مفرد شقشقۃ ہے بمعنی وہ جھاگ جو اونٹ مستی کے وقت بلبلاتے ہوئے نکالتا ہے۔

"سادر" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر سدرًا و سَدَارًا (سمع) بمعنی حیران ہونا اور بے پرواہ ہونا۔

"غلواء" اسم ہے بمعنی اول جوانی، نشاط و مستی، غلو مصدر (نصر) بمعنی غلو کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔

"خیلاء" اسم ہے بمعنی غرور و تکبر۔

"خزعبلات" یہ جمع ہے اس کا مفرد خزعبلۃ ہے بمعنی بکواس و باطل۔

"حتام" یہ لفظ حتی حرف جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔

"تتناھی" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر تناھی (تفاعل) بمعنی رکنا، انتہاء کو پہنچنا۔

(۴) مقامہ کی تعیین:۔ یہ عبارت مقامہ اولی صنعانیہ سے لی گئی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ......

وقع الشوائب شیب   والدھر بالناس قلب
وان دان یوما لشخص ففی غد یتغلب   فلا تثق بومیض

من برقہ فھو خلب   واصبر اذا ھو اضری
بک الخطوب والب

اشعار کا با محاورہ ترجمہ کیجئے۔ اشعار پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پر اعراب (۳) ال[illegible] مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱تا۳) اشعار کا ترجمہ، اعراب ولغوی صرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقۃ السادسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... حَتّٰی صَفِرَتِ الرَّاحَۃُ وَقَرِعَتِ السَّاحَۃُ وَ غَارَ الْمَنْبَعُ وَ نَبَا الْمَرْ[illegible] وَ اَقْوَی الْمَجْمَعُ وَ اَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَ اسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَ اَعْوَلَ الْعِیَالُ وَ خَلَتِ الْمَرَابِطُ وَ رَ[illegible] الْغَابِطُ وَ اَوْدَی النَّاطِقُ وَ الصَّامِتُ وَرَثٰی لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ۔

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اع[illegible] (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حتی کہ ہتھیلی خالی ہوگئی اور صحن فارغ ہوگیا اور چشمہ خشک ہو گ[illegible] گھر ناموافق ہوگیا اور محفل اُجڑ گئی اور خوابگاہ سخت ہوگئی اور حالت بدل گئی اور اہل وعیال نے آہ وبکا شروع کر دی اور ا[illegible] خالی ہوگئے اور رشک کرنے والے (اب) رحم کرنے لگے اور ہلاک ہوگیا بولنے والا اور خاموش مال اور رحم کھانے لگ[illegible] کرنے والا اور مصیبت پر خوش ہونے والا۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرفی السوال آنفا۔

"صفرت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معروف از مصدر صفرا و صفورا (سمع) بمعنی خالی ہونا۔

"قرعت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معروف از مصدر قرعا (سمع) بمعنی خالی ہونا۔

"غار" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر غورا (نصر) بمعنی پانی کا خشک ہونا۔

"نبا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر نبوا (نصر) بمعنی گھر کا ناموافق ہونا۔

"اقوی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اقواءً (افعال) بمعنی خالی ہونا۔

"اقض" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اقضاض (افعال) بمعنی خوابگاہ کا سخت ہونا۔

"اعول" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر اعوال (افعال) بمعنی شور کرنا، آہ وبکا کرنا۔

"خلت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معروف از مصدر خلوا (نصر) بمعنی خالی ہونا۔

www.Bhalli.Info

"مرابط" یہ مربط کی جمع ہے بمعنی اصطبل صیغہ جمع بحث اسم ظرف از مصدر ربطا (نصر وضرب) بمعنی باندھنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِابْنِهٖ بَدَارِ بَدَارِ وَلَمْ نَخَلْ اَنَّهٗ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهٗ رِقْبَةَ الْاَعْيَادِ وَنَسْتَطْلِعُهٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ اِلٰى اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ النَّهَارِ يَنْهَارُ۔

عبارت کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ مقامات حریری میں سے تین اشعار زبانی لکھئے (سوالیہ پرچے میں درج اشعار کے علاوہ)۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامات حریری کے تین اشعار۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر وہ میدان میں عمدہ گھوڑے کے دوڑنے کی طرح دوڑا اور اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جلدی کر، اور ہم نے یہ خیال نہ کیا کہ اس نے دھوکہ دیا ہے، اور اس نے بھاگنے کو طلب کیا ہے، پس ٹھہرے ہم اس کا انتظار کرتے ہوئے مثل عید کے انتظار کرنے کے، اور ہم اس کو دریافت کر رہے تھے آگے جانے والوں سے اور گھاس پانی تلاش کرنے والوں سے، یہاں تک کہ دن بوڑھا ہو گیا اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ گر جائے (دن ختم ہونے کے قریب ہو گیا)

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"استن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر استنان (افتعال) بمعنی گھوڑے کا تیز دوڑنا۔

"غر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر غرا و غرورا (نصر) بمعنی دھوکہ دینا۔

"المفر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث اسم ظرف از مصدر فرارًا (ضرب) بمعنی بھاگنا۔

"اعیاد" یہ عید کی جمع ہے بمعنی وہ دن جس میں کسی بڑے واقعہ کی یادگار منائی جائے۔

"نستطلعه" صیغہ جمع متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر استطلاع (استفعال) بمعنی دریافت کرنا۔

"طلائع" یہ طلیعة کی جمع ہے بمعنی مقدمة الجیش جسے لشکر سے پہلے دشمن کے احوال معلوم کرنے کیلئے بھیجا جائے

"ینهار" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معلوم از مصدر انهیار (انفعال) بمعنی منہدم ہونا، گر پڑنا۔

(۴) مقامات حریری کے تین اشعار:۔ متعدد اشعار اس الجواب میں موجود ہیں۔

کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی والثالث ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الثانی﴾...... حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْلَوْنَيْنِ وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ

النِّسْيَانِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يُتَحَفَّظُ مِنْهُ وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَلَا يَمِيْلُ عَنْهُ۔

عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعرا (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) "سحبان" کے ضرب الامثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے حکایات بیان کی کہا کہ قصہ گوئی کی میں کوفہ میں ایک ایسی رات میں جس کا چمڑا دو رنگوں والا تھا اور اس کا چاند چاندی کے تعویذ کی طرح تھا، ایسے رفیقوں (دوستو کے ساتھ جن کو بیان کے دودھ کے ساتھ غذا دی گئی تھی اور انہوں نے سحبان وائل (عرب کے فصیح وبلیغ خطیب) پر دامن فر کھینچ رہا تھا، نہیں تھا ان میں مگر صرف وہی آدمی جس سے یاد کیا جاتا ہے اور اس سے اجتناب نہیں کیا جاتا تھا اور ساتھی ا طرف مائل ہوتے اور اس سے اعراض نہیں کرتے تھے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"سمرت" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر سمرًا (نصر) بمعنی رات کو قصہ گوئی کرنا۔

"لجین" اسم ہے بمعنی چاندی۔

"رفقة" یہ مفرد ہے، اس کی جمع رفاق، رفق، رفق، ارفاق آتی ہے بمعنی ساتھیوں کی جماعت۔

"لبان" بمعنی دودھ، یہ لفظ صرف انسان کے دودھ کیلئے مستعمل ہے اور مصدر (نصر وضرب) بمعنی دودھ پلانا۔

"سحبوا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سحبا (نصر) بمعنی کھینچنا۔

"ذیل" یہ مفرد ہے اس کی جمع اذیال ہے بمعنی دامن، کنارہ، آخری حصہ، حاشیہ وغیرہ۔

(۴) سحبان کے ضرب المثل کی وضاحت:۔ سحبان بن زفر وائل فصاحت وخطابت میں ضرب ہیں، عرب کے اندر فصیح وبلیغ فن خطابت میں ان کا ثانی نہیں تھا۔

225

﴿الورقة الاولیٰ: فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

سورۃ البقرہ 224 آیت

﴿الشق الاوّل﴾...... ولاتجعلوا الله عرضة لايمانكم ان تبروا وتتقوا وتصلحوا الناس، والله سميع عليم○ لايؤاخذكم الله باللغو فى ايمانكم ولكم يؤاخذكم بما كسبت قلو والله غفور حليم○

دونوں آیتوں کا ترجمہ کیجئے، دونوں آیتوں کی واضح تفسیر بیان کیجئے، یمین لغو، غموس اور یمین منعقدہ کی تعریف

www.Bhalli.Info

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس دن نفلی روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے، بشرطیکہ اس دن اس کی روزہ رکھنا عادت نہیں تھی، اگر اس کی عادت تھی تو پھر مکروہ نہیں ہے۔

صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ مفتی بذات خود اس دن روزہ رکھے، تا کہ احتیاط پر عمل ہو سکے، مگر عوام الناس کو زوال تک انتظار کا حکم دے، اگر چاند کی تصدیق ہو جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ افطار کا حکم دے۔

۲...... یوم الشک کے روزہ کی نیت کی وصف میں تردد کرے، بایں طور کہ اگر کل رمضان ہوا تو رمضان کا ہی روزہ ہے اور اگر رمضان نہ ہوا تو پھر قضاء یا کفارہ وغیرہ کا روزہ ہے، یہ صورت بھی مکروہ ہے، کیونکہ جن دو روزوں کی نیت کر رہا ہے ان کا ذکر ۱۴۱۸ھ کے سوال میں گزر چکا ہے کہ وہ دونوں مکروہ ہیں البتہ اگر اس نے اس نیت سے روزہ رکھ لیا اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ رمضان تھا تو اصل نیت کے پائے جانے کی وجہ سے وہ رمضان کا روزہ درست ہو جائے گا، کیونکہ رمضان کا روزہ اصل نیت سے ادا ہو جاتا ہے۔

اور اگر ظاہر ہوا کہ وہ شعبان کی ۳۰ تاریخ ہے تو واجب آخر کا روزہ درست نہ ہوگا کیونکہ وصفِ نیت میں تردد کی وجہ سے واجب کا روزہ ادا نہیں ہوتا اس کے لیے تعیین ضروری ہوتی ہے۔

۳...... اگر اس نے یوم الشک میں نفلی روزہ اور رمضان کے روزہ کے درمیان نیت کو دائر کیا تھا تو یہ بھی مکروہ ہے، البتہ اگر اس نے روزہ رکھ لیا اور وہ رمضان ظاہر ہوا تو مذکورہ وجہ سے یہ درست ہے۔ اور اگر بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ شعبان کا ہی دن ہے تو نفسِ نیت کی وجہ سے نفلی روزہ بھی درست ہو جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَاَمَّا يَوْمُ النَّحْرِ فَاَوَّلُ وَقْتِ الرَّمْيِ فِيْهِ مِنْ وَقْتِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاِنْ اَخَّرَ اِلَى اللَّيْلِ رَمَاهُ وَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَاِنْ اَخَّرَهُ اِلَى الْغَدِ رَمَاهُ وَعَلَيْهِ دَم.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، رمی کا وقت یوم النحر کو کب شروع ہوتا ہے ایک اختلافی مسئلہ ہے دلائل کے ساتھ اس کو تحریر کیجئے، اگر یوم النحر کی رمی کو دوسرے دن تک مؤخر کر دیا تو کس کے ہاں دم واجب ہے اور کس کے ہاں دم نہیں ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) یوم النحر میں رمی کا وقت شروع ہونے میں اختلاف مع الدلائل (۴) یوم النحر کی رمی کو دوسرے دن تک مؤخر کرنے کی وجہ سے دم کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہر حال یوم النحر کو پس رمی کا ابتدائی وقت اس کے طلوع فجر سے ہے اور اگر مؤخر کیا رات تک تو رمی کر سکتا ہے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے اور اگر مؤخر کیا اس نے دوسرے دن تک تو پھر بھی رمی کرے اور اس پر دم لازم ہے۔

(۳) یوم النحر میں رمی کا وقت شروع ہونے میں اختلاف مع الدلائل:۔ ہمارے نزدیک [illegible] الحجہ کو رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک یوم النحر میں رمی کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے چرواہوں کو رات کے وقت رمی کی اجازت دی تھی اور اگر طلوع [illegible] سے پہلے رمی جائز [illegible] ہوتی تو آپ ﷺ چرواہوں کو اجازت نہ دیتے۔

ہماری دلیل آپ ﷺ کا قول ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رمی نہ کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ نہ رمی کرو مگر صبح میں داخل ہو تو یہ دوسری حدیث بیان جواز کے لیے ہے اور پہلی حدیث افضلیت کے لیے کہ افضل وقت طلوع شمس کے بعد ہے۔

ہماری دوسری دلیل یہ ہے کہ یوم نحر کی رات وقوف مزدلفہ کا وقت ہے اور رمی وقوف مزدلفہ پر مرتب [illegible] لئے رمی کا وقت وقوف کے بعد ہوگا اور وقوف کا وقت رات ہے، پس معلوم ہوا کہ رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد ہے۔

(۴) یوم النحر کی رمی کو دوسرے دن تک مؤخر کرنے کی وجہ سے دم کی وضاحت:۔ اگر حاجی نے جمرۂ عقبہ کی رمی کو دوسرے دن تک مؤخر کر دیا اور دوسرے دن رمی کی تو صاحبینؒ کے نزدیک اس پر کوئی چیز لازم نہیں [illegible] کہ گیارہ تاریخ بھی جنسِ رمی کا وقت ہے، لہٰذا دم واجب نہیں ہے۔

امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہے کیونکہ جمرۂ عقبہ کی رمی اپنے وقت سے مؤخر ہو گئی [illegible] امام صاحبؒ کے نزدیک نسکِ حج کا اپنے وقت سے مؤخر ہونا دم کو واجب کرتا ہے، لہٰذا دم واجب ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْمَانِعُ مِنَ الْاِرْثِ اَرْبَعَةٌ اَلرِّقُّ وَافِرًا كَانَ اَوْنَا قِصًا.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ موانع ارث کو تفصیل کے ساتھ سپرد قلم کیجئے۔ مانع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) موانع ارث کی تفصیل (۴) مانع کا لغوی و اصطلاحی معنی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ وراثت سے مانع چار چیزیں ہیں (پہلی چیز) رقیت، خواہ کامل ہو یا ناقص ہو۔

(۳) موانع ارث کی تفصیل:۔ کما مرّ فی الورقة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

(۴) مانع کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔ لغت میں مانع کا معنی روکنے والا ہے اور اصطلاح میں مانع اس سبب کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے وارث حقدار ہونے کے باوجود میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل افراد کے احوال قلم بند کیجئے۔

جدصحیح۔أولادالام (ماں شریک بہن بھائی) بنت۔أم۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾......عصبہ کی تعریف بیان کیجئے۔عصبہ کی تمام اقسام کے اسماء مع تعریف اور اُمثلہ کے ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل دوامر ہیں،(۱) عصبہ کی تعریف (۲) عصبہ کی اقسام مع تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱،۲) عصبہ کی تعریف واقسام مع تعریف وامثلہ:۔

کمامرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٠ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل مسئلہ حل کیجئے۔

(۱) زوجہ، بنتان، اُم، اب

(۲) ۲۴ کا عول کہاں تک ہوسکتا ہے، حضرت ابن مسعودؓ کے ہاں ۲۴ عول ۳۱ تک جانے کی وجہ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) مذکورہ مسئلہ کا حل (۲) ۲۴ کا عول (۳) حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک ۲۴ کا عول ۳۱ تک جانے کی وجہ:۔

﴿جواب﴾......(۱) مذکورہ مسئلہ کا حل:۔

کمامرّفی الورقة الرابعه الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٠ھ۔

(۲) ۲۴ کا عول:۔عندالجمہور ۲۴ کا عول صرف ۲۷ آتا ہے جیسا کہ مسئلہ منبریہ میں ہوا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ''عند الجمہور'' قاتل، کافر اور غلام وغیرہ محروم ہوتے ہیں دوسرے کیلئے حاجب نہیں بن سکتے اس صورت میں مسئلہ ۱۲ سے بنے گا اور عول ۱۷ تک ہوگا۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

میت

زوجہ	ام	اختان لاب وام	اختان لام	ابن کافر
ربع	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۲	۸	۴	

جبکہ حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک یہ خود محروم ہونے کے باوجود دوسروں کیلئے حاجب نقصان ہوتے ہیں۔ان کے

نزدیک مذکورہ مثال میں کافر یا قاتل لڑکا خود محروم ہے مگر اس کی وجہ سے بیوی کو ربع کی جگہ ثمن ملے گا اور ماں کو ثلث کی جگہ سدس ملے گا اور مسئلہ ۲۴ سے بنے گا اور عول ۳۱ تک ہوگا۔

مسئلہ ۲۴ عول ۳۱

میت

زوجہ	ام	اختان لاب وام	اختان لام
ثمن	سدس	ثلثان	ثلث
۳	۴	۱۶	۸

(۳) حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک ۲۴ کا عول ۳۱ تک جانے کی وجہ:۔اس کی تفصیل ابھی عول کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

﴿السول الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... تصحیح کی تعریف کیجئے اور درج ذیل مسئلہ حل کیجئے۔

زوج، ۶ بنات، اَب، اُم

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دوامر حل طلب ہیں (۱) تصحیح کی تعریف (۲) مذکورہ مسئلہ کا حل۔

﴿جواب﴾......(۱،۲) تصحیح کی تعریف ومذکورہ مسئلہ کا حل:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... (۱) مخارج کی تعریف ذکر کیجئے (۲) مخارج میں تقسیم ترکہ کا طریقہ مثالوں سے بیان کیجئے (۳) علم فرائض کا موضوع تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) مخارج کی تعریف (۲) مخارج میں تقسیم ترکہ کا طریقہ مع امثلہ (۳) علم فرائض کا موضوع۔

﴿جواب﴾......(۱،۲) مخارج کی تعریف ومخارج میں تقسیم ترکہ کا طریقہ مع امثلہ:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٦ھ۔

(۳) علم فرائض کا موضوع:۔**کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤١٩ھ۔**

﴿الورقة الخامسة: فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾......وبلاغة المتكلم ملكة يقتدربها على التعبير عن المقصود بكلام بليغ فی ای غرض كان.

www.Bhalli.Info

عبارت کا ترجمہ کرکے اعراب لگائیے۔ عبارت کی تشریح کریں۔ تنافر، مخالفت قیاس، ضعف تالیف، تعقید لفظی، غرابت اور تعقید معنوی کن کن علوم سے معلوم کئے جائیں گے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح (۴) مذکورہ اوصاف کی معرفت کے طریقے۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ متکلم کی بلاغت وہ ایسی صلاحیت وقابلیت ہے کہ اس کے ذریعہ متکلم کسی بھی غرض کے لئے کلام بلیغ کے ذریعہ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔

(۲ تا ۴) عبارت پر اعراب، تشریح اور اوصاف کی معرفت کے طریقے:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَمَّا الْاَمْرُ فَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ عَلٰی وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ، لَهُ اَرْبَعُ صِيَغٍ فِعْلُ الْاَمْرِ وَ الْمُضَارِعُ الْمَقْرُوْنُ بِاللَّامِ وَ اِسْمُ فِعْلِ الْاَمْرِ وَالْمَصْدَرُ النَّائِبُ عَنْ فِعْلِ الْاَمْرِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ امر کے لئے چار صیغے ہیں مثالوں کے ساتھ زیب قرطاس کیجئے۔ کبھی کبھی امر اپنے اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے دعاء، التماس، تمنی اور ارشاد ان کو مثالوں کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) امر کے صیغے مع امثلہ (۴) امر کا مجازی معانی میں استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ امر پس وہ خود کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا ہے، اور اس کے چار صیغے ہیں، فعل امر، وہ فعل مضارع جس کے ساتھ لام امر لگا ہو، اسم فعل امر، وہ مصدر جو فعل امر کا نائب ہو۔

(۳،۴) امر کے صیغے مع امثلہ اور امر کا مجازی معانی میں استعمال مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اذا ارید افادة السامع حکما فای لفظ یدل علی معنی فیه فالاصل ذکره وای لفظ علم من الکلام لدلالة باقیه علیه فالاصل حذفه واذا تعارض هذان الاصلان فلا یعدل عن مقتضی احدهما الی مقتضی الاخر الا لداع فمن دواعی الذکر.

عبارت کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ دواعی الذکر میں سے صرف تین کو مثالوں کیساتھ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) تین

دواعی ذکر کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جب سامع کو کسی حکم کا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کیا جائے تو جو لفظ اپنے معنی پر دلالت کرے (اپنا معنی بتلائے) تو اصل اس کا ذکر کرنا ہے اور جو لفظ کلام سے سمجھا جائے بوجہ بقیہ کلام کے اس دلالت کرنے کے تو اصل اس کا حذف کرنا ہے اور جب یہ دونوں اصل متعارض ہوگئے تو نہیں اعراض کیا جائے گا، ایک کے مقتضی سے دوسرے کے مقتضی کی طرف بغیر کسی داعی وسبب کے۔

(۲،۳) عبارت پر اعراب وتین دواعی ذکر کی وضاحت مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... واما اسم الاشارة فیوتی به اذا تعین طریقا لاحضار معناه کقولك بعنی هذا مشیرا الی شیئ لاتعرف له اسما ولاوصفا اما اذالم یتعین طریقا لذلك فیكون لاغراض اخری

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ اسم اشارہ مذکورہ غرض کے علاوہ دوسرے اغراض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اظہار، استغراب، کمال عنایت، بیان حالت فی القرب والبعد ان کو مثالوں کے ساتھ لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) اسم اشارہ کا مجازی اغراض میں استعمال مع امثلہ

﴿جواب﴾......(۱،۲) عبارت کا ترجمہ واعراب:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

(۳) اسم اشارہ کا مجازی اغراض میں استعمال مع امثلہ:۔ اسم اشارہ کے استعمال کی پہلی مجازی غرض کسی چیز کے انوکھے اور نادر ہونے کا اظہار ہوتا ہے، جیسے

کم عاقل عاقل اعیت مذاهبه　　وجاهل جاهل تلقاه مرزوقا
هذا الذی ترك الاوهام حائرة　　وصیر العالم النحریر زندیقا

کتنے عقلمند ایسے ہیں جن کو کسب معاش نے پریشان کررکھا ہے اور کتنے جاہل ہیں کہ تو ان کو غنی ومالدار دیکھے گا، اس چیز نے عقلوں کو حیران کررکھا ہے اور با کمال عالم کو کافر بنادیا ہے۔

اس شعر میں "هٰـذا" اسم اشارہ کا استعمال مجازی معنی (اظہار استغراب) میں ہورہا ہے یہ بڑی عجیب وغریب بات ہے کہ بڑے بڑے عقلمند لوگ غریب ومحتاج ہیں اور بالکل ان پڑھ وجاہل لوگ عیش وعشرت کی زندگی بسر کررہے ہیں۔

اسم اشارہ کے استعمال کی دوسری مجازی غرض مشارالیہ پر مکمل توجہ دینا اور اسے دوسرے ہم جنسوں سے ممتاز ونمایاں کرنا ہوتا ہے، جیسے فرزدق شاعر کا یہ شعر

هٰذا الذی تعرف البطحاء وطاته　　والبیت یعرفه والحل والحرم

www.Bhalli.Info

یہ وہ شخصیت ہیں جن کے نشانات قدم کو بطحاء کی پتھریلی زمین پہچانتی ہے، بیت اللہ اور مقام حل وحرم بھی انہیں پہچانتے ہیں۔

اس شعر میں شاعر نے امام زین العابدین کا نام ذکر کرنے کی بجائے ان کی شان عالی پر سامعین کی پوری توجہ مرکوز کرنے اور انہیں دوسرے دنیاوی باعزت لوگوں سے ممتاز کرنے کے لئے "ھذا" اسم اشارہ کو استعمال کیا ہے۔

اسم اشارہ کے استعمال کی تیسری مجازی غرض مشار الیہ کے قرب یا توسط یا بعد کے حال کو بیان کرنا ہوتا ہے "ھذا یوسف" (یہ یوسف ہے) اور "ذالك ابراهيم" (وہ ابراہیم ہے) ان دونوں مثالوں میں ھذا دونوں اسم اشارہ نے قرب اور بعد کے اعتبار سے اپنے مشار الیہ کے حال کو بیان کیا ہے۔

السوال الثالث ۱۴۲۹ھ

الشق الاول ...... مَوَاضِعُ الْوَصْلِ بِالْوَاوِ وَ يَجِبُ الْوَصْلُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ، اَلْاَوَّلُ إِذَا اتَّفَقَتِ الْجُمْلَتَانِ خَبَرًا أَوْ إِنْشَاءً وَ كَانَ بَيْنَهُمَا جِهَةٌ جَامِعَةٌ اَىْ مُنَاسَبَةٌ تَامَّةٌ وَلَمْ يَكُنْ مَانِعٌ مِنَ الْعَطْفِ......

عبارت کا دلنشین ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ وصل کے مذکورہ پہلے مقام کی مثالیں تحریر کیجئے۔ وصل کے دوسرے مقام کی تعریف کر کے مثال ذکر کیجئے۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) وصل کے مقام اوّل کی امثلہ (۴) وصل کے مقامِ ثانی کی تعریف مع امثلہ۔

جواب ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ وصل بالواؤ کے مواضع، وصل کرنا دو جگہوں پر واجب ہے، پہلی جگہ وہ مقام ہے جہاں دو جملے خبریہ یا انشائیہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں اور ان دونوں جملوں کے درمیان کوئی جامع جہت یا مناسبت تامہ پائی جائے اور مانع عطف کوئی سبب نہ پایا جائے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳،۴) وصل کے مقام اول وثانی کی تعریف مع امثلہ:۔

كما مرّ فى الورقة الخامسة الشق الثانى من السوال الثانى ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ...... وَ مِنْهَا التَّذْيِيلُ وَهُوَ تَعْقِيْبُ الْجُمْلَةِ بِأُخْرٰى تَشْتَمِلُ عَلٰى مَعْنَاهَا تَاكِيْدًا وَ هُوَ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ جَارِيًا مَجْرَى الْمَثَلِ لِاسْتِقْلَالِ مَعْنَاهُ وَ اسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ وَ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ غَيْرَ جَارٍ مَجْرَى الْمَثَلِ لِعَدَمِ اسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ۔

عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ عبارت کی تشریح مثالوں کی روشنی میں کیجئے۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح مع امثلہ۔

جواب ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ تذییل یہ ہے کہ کسی جملہ کو ایک جملہ کے بعد لایا جائے جو [...] کے معنی پر مشتمل ہو، اس کو پختہ کرنے کے لئے اور یہ دوسرا جملہ یا تو مثل وکہاوت کے قائمقام ہو اس کے مستقل بالمعنی اور [...] ماقبل سے مستغنی ہونے کی وجہ سے اور یا اپنے ماقبل سے مستغنی نہ ہونے کی وجہ سے مثل وکہاوت کے قائم مقام نہ ہو۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کی تشریح مع امثلہ:۔ اس عبارت میں اطناب کی آٹھویں قسم تذییل کا ذکر ہے، تذییل یہ [...] کہ کسی جملہ کے بعد ایک ایسا جملہ بڑھایا جائے جو پہلے جملہ کے معنی پر مشتمل ہو اور اس جملہ کو لانے کا مقصد پہلے جملہ کو پختہ [...] ہو پھر تذییل کی دو قسموں کا ذکر ہے، جاری مجری مثل اور غیر جاری مجری مثل۔

تذییل جار مجری مثل وہ دوسرا جملہ ہے جو مستقل بالمعنی اور ماقبل والے جملہ سے مستغنی اور حکم کلی کو متضمن ہونے کی [...] سے بطور مثال وکہاوت کے مستعمل ہو سکتا ہو جیسے "جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا" اس میں [...] جملہ "ان الباطل كا ن زهوقا" ماقبل کی تاکید ہے مستقل بالمعنی ہے اور عام بول چال میں بطور کہاوت مستعمل ہوتا ہے۔

تذییل غیر جاری مجری مثل وہ دوسرا جملہ ہے جو ماقبل سے مستغنی اور مستقل بالمعنی نہ ہونے کی وجہ سے بطور کہا[...] مثال کے مستعمل نہ ہو سکتا ہو، جیسے "ذلك جزينـاهم بما كفروا، وهل نجازى الاالكفور" اس میں دوسرا [...] "وهل نـجازى الا الكفور" ماقبل والے جملہ کی تاکید ہے مگر بطور کہاوت ومثال اس کا استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اس کا [...] ماقبل والے جملہ پر ہی موقوف ہے کیونکہ اس میں مذکور جزا سے وہی جزا مراد ہے جس کا ذکر ماقبل والے جملہ میں کیا گیا [...] وہ باغات کی تباہی ہے اور یہاں مطلق جزا مراد نہیں ہے ورنہ یہ بھی جاری مجری مثل کی مثال ہوگی۔

الورقة السادسة: فى الادب العربى

السوال الاوّل ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل ...... اللهم فحقق لناهذه المنية وانلنا هذه البغية ولاتضحنا عن [...] السابغ ولاتجعلنا مضغة للماضغ فقد مددنا اليك يد المسئلة وبخعنا بال استكانة لك والمسك[...]

عبارت کا بہترین ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ یہ [...] کتاب کی کس جگہ سے لی گئی ہے۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) کل عبارت کی نشاندھی۔

جواب ...... (۱ تا ۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب ولغوی وصرفی تحقیق:۔

كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

www.Bhalli.Info

(۴) محل عبارت کی نشاندہی:۔ یہ عبارت مقاماتِ حریری کے مقدمہ سے لی گئی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... يَوَاقِيتُ الصِّلَاتِ أَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ وَ مُغَالَاتُ الصَّدُقَاتِ آثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاتِ الصَّدَقَاتِ وَصِحَافُ الْأَلْوَانِ أَشْهٰى إِلَيْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْأَدْيَانِ وَدُعَابَةُ الْأَقْرَانِ آنَسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ۔

عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ عطیات کے یاقوت زیادہ لگاؤ والے ہیں تیرے دل کے ساتھ نماز کے اوقات سے اور مہروں کا مہنگا کرنا زیادہ راجح ہے تیرے نزدیک صدقات کے پے در پے کرنے سے اور مختلف رنگوں کے برتن زیادہ پسندیدہ ہیں تجھے دین کے صحیفوں سے، ہم عمروں کے ساتھ گپ شپ کرنا زیادہ مانوس ہے تجھے قرآن کریم کی تلاوت سے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"یواقیت" یہ یاقوت کی جمع ہے بمعنی قیمتی جوہر و موتی۔

"صلات" یہ صلۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ و انعام۔

"اعلق" صیغہ واحد مذکر بحث اسم تفضیل از مصدر علوقا، علقا وعلاقۃ (س) بمعنی محبت کرنا۔

"مواقیت" یہ میقات کی جمع ہے بمعنی وقت اور جگہ کو بھی میقات کہتے ہیں جیسے میقات حج۔

"مغالات" یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی قیمت بڑھا کر مہنگا کرنا۔

"صدقات" یہ صدقۃ کی جمع ہے بمعنی نکاح کا مہر۔

"موالات" یہ باب مفاعلہ کا مصدر بمعنی بار بار کرنا، پے در پے کرنا۔

"صدقات" یہ صدقۃ کی جمع ہے بمعنی صدقہ وخیرات، راہ خدا خرچ کرنا۔

"صحاف" یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنی درمیانہ درجہ کی پلیٹ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں۔

"صحائف" یہ صحیفۃ کی جمع ہے بمعنی کتاب۔

"ادیان" یہ دین کی جمع ہے بمعنی دین مذہب، ملت۔

"دعابۃ" اسم ہے مذاق ومذاح اور مصدر دعبا (ف) بمعنی مزاح کرنا۔

"اقران" یہ قرن کی جمع ہے بمعنی ہم عمر اور ہمسر۔

(۴) مقامہ کی تعیین:۔ یہ عبارت مقامہ اولی صنعانیہ سے لی گئی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ولبغنا علی ذالك برهة ينشئ لی كل يوم نزهة ويدرء عن شبهة الی أن جذحت له يد الاملاق كأس الفراق و اغراه عدم العراق بتطليق العراق و ل[...] معاوز الارفاق الی معاوز الآفاق۔

عبارت کا دلنشین ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پ[ر اعراب] (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱تا۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب اور لغوی وصرفی تحقیق:۔

كما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤١٩ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......

يَا حَبَّذَا نَضَارُهُ وَنَضْرَتُهُ ... وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهُ وَنُصْرَتُهُ
كَمْ آمِرٍ بِهِ اِسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهُ ... وَمُتْرِفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهُ
وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهُ ... وَبَدْرِ تَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهُ
وَمُسْتَشِيطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهُ ... اَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ

اشعار کا دلکش ترجمہ سپرد قلم کیجئے۔ تمام اشعار پر اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق [کیجئے]۔ اشعار میں شاعر کس چیز کی مدح کر رہا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پ[ر اعراب] (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) ممدوح کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) اشعار کا ترجمہ:۔ اے قوم! کس قدر اچھا ہے اس کا سونا اور اس کی شادابی اور [کس قدر] اچھی ہے اس کی مالداری اور اس کی مدد و نصرت، کتنے ہی حاکم ہیں کہ اسی وجہ سے ان کی حکومت قائم رہی، اور کتنے [ہی] لوگ ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا تو ان کی حسرت ہمیشہ رہتی، اور کتنے ہی غم کے لشکر ہیں کہ شکست دی ان اس کے حملے نے او[ر کتنے ہی] بدر تام کی صورت والے ہیں کہ اتار ان کو اس تھیلی نے، اور کتنے ہی ایسے غضبناک ہیں کہ جن کا انگارہ بھڑکتا ہے اس سے سرگوشی کی تو ان کی تیزی نرم ہوگئی۔

(۲) اشعار پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

www.Bhalli.Info

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"نضار" یہ نضرۃ کی جمع ہے بمعنی خالص سونا۔

"نضرۃ" اسم ہے بمعنی شادابی اور مصدر نضرۃ، نضرۃ، نضورا ونضارۃ (نصر، سمع، کرم) بمعنی شاداب ہونا۔

"اِسْتَتَبَّتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر استتباب (استفعال) بمعنی تام ومکمل ہونا۔

"بدرٌ" مفرد ہے، اس کی جمع بُدُوْرٌ ہے بمعنی چودھویں رات کا چاند۔

"مُسْتَشِيْطٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر استیشاط (استفعال) بمعنی بھڑکنا۔

"تَتَلَظّٰی" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معروف از مصدر تَلَظّٰی (تفعل) بمعنی بھڑکنا۔

(۴) ممدوح کی وضاحت:۔ حارث بن ہمام نے ابوزید سروجی کے سامنے ایک دینار نکال کر پیش کیا تھا کہ اگر تو ان کی مدح کرے تو یہ تیرا ہے تو ان اشعار میں ابوزید سروجی اس دینار کی مدح کر رہا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاول﴾...... اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ ظَعَنْتُ اِلٰی دِمْيَاطَ عَامَ هِيَاطٍ وَ مِيَاطٍ وَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوْقُ الْاِخَاءِ اَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَاَجْتَلِيْ مَعَارِفَ السَّرَاءِ فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ وَارْتَضَعُوْا اَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ۔

عبارت کا سلیس ترجمہ قلم بند کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ حارث بن ہمام سے کون مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) حارث بن ہمام کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے خبر دی ہے، یہ کہتے ہوئے کہ میں نے تنگی اور قحط والے سال میں دمیاط شہر کی طرف کوچ کیا، اور میں اس وقت خوشحالی میں منظور نظر بھائی چارے کے لیے محبوب تھا، میں کھینچتا تھا مالداری کی منقش چادروں کو اور میں دیکھتا تھا مسرت کے چہرے کے محاسن کو، پس رفیق بنایا میں نے ایسے ساتھیوں کو کہ تحقیق پھاڑ دیا تھا انہوں نے اختلاف کی لکڑی کو اور دودھ پیا تھا انہوں نے موافقت کا۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"ظَعَنْتُ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معروف از مصدر ظَعْنًا (فتح) بمعنی نکلنا وکوچ کرنا۔

"مَرْمُوْقٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر رَمْقًا (نصر) بمعنی دیکھنا۔

"مَوْمُوْقٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر وَمْقًا و مِقَةً (تفعل) بمعنی محبت کرنا۔

"مَطَارِفُ" یہ مُطْرَفٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چادر و کپڑا جس پر نقش ونگار کا کام ہوا ہو۔

"مَعَارِفُ" یہ مُعْرَفٌ کی جمع ہے بمعنی چہرے کے محاسن۔

"اَفَاوِيْقُ" یہ فِيْقَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ دودھ جو تھن سے ایک مرتبہ دودھ نکالنے کے بعد پھر اس میں جمع

"وِفَاقٌ" یہ باب (مفاعلہ) کا مصدر ہے بمعنی موافقت کرنا۔

(۴) حارث بن ہمام کی مراد:۔

كما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......

يامن تظنى السراب ماء ... لما رويت الذى رويت

ماخلت ان يستسر مكرى ... وان يخيل الذى عنيت

والله ما برة بعرسى ... ولالى ابن به اكتنيت

وانما لى فنون سحر ... ابدعت فيها وما اقتديت

اشعار کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ اشعار پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ س... فن میں ضرب المثل ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پر اعر... مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱ تا ۳) اشعار کا ترجمہ، اعراب اور لغوی وصرفی تحقیق:۔

كما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٥ھ۔

﴿الورقة الاولیٰ: فی التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ا... وكان من الكافرين وقلنا يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة وكلا منها رغدا حي... تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمين۔

دونوں آیتوں کا سلیس ترجمہ کیجئے، دونوں آیتوں کی جامع اور مختصر تفسیر ذکر کیجئے، کیا غیر اللہ کے لئے...

سورۃ ... 34

www.Bhalli.Info

عبارت کا عمدہ ترجمہ کرکے اعراب لگائیے، دونوں مسئلوں میں فرق کو دلیل کے ساتھ لکھئے، پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ سے وجوبِ کفارہ میں دوسرا قول بھی منقول ہے اس کو صاحب ہدایہ کی طرح دلیل کے ساتھ بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) دونوں مسئلوں میں فرق مع الدلیل (۴) پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کا دوسرا قول مع الدلیل۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور جس شخص نے کھایا رمضان میں بھول کر اور خیال کیا کہ اس کھانے نے اس کا روزہ توڑ دیا ہے پھر اس نے اس کے بعد جان بوجھ کر کھایا تو اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں ہے، اور اگر پچھنے لگوائے اور خیال کیا کہ اس نے اس کا روزہ توڑ دیا ہے پھر اس نے جان بوجھ کر کھایا تو اس پر قضاء و کفارہ لازم ہے۔

(۲) **عبارت پر اعراب**:۔ **کمامر فی السوال آنفا**۔

(۳) **دونوں مسئلوں میں فرق مع الدلیل**:۔ اگر کسی نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھالیا پھر یہ گمان کیا کہ بھول کر کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس نے جان بوجھ کر کھالیا تو اس پر صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں ہے، کیونکہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ باقی نہ رہنے کا شبہ قیاس کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، کیونکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بھول کر کھانے کی وجہ سے روزہ باقی نہ رہے کیونکہ روزہ کا رکن امساک ختم ہوگیا، اس کے بعد اس نے عمداً کھایا تو یہ کھانا گویا روزہ کی حالت میں نہ ہوا اور جب عمداً کھانا روزہ کی حالت میں نہ ہوا تو کفارہ بھی واجب نہ ہوگا کیونکہ کفارہ اس وقت لازم ہوتا ہے جب روزہ دار عمداً کھائے پیے، لہٰذا صرف قضاء لازم ہے۔

اگر کسی نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے پھر یہ گمان کیا کہ پچھنے لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس نے جان بوجھ کر کھالیا تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں، کیونکہ اس کا یہ گمان وظن کسی شرعی دلیل کی طرف منسوب نہیں ہے، بلکہ دلیل شرعی تو عدمِ فساد پر ہے اس لیے کہ پچھنے لگوانا رگوں سے خون نکلنے میں فصد کی مانند ہے اور فصد مفسدِ صوم نہیں ہے، لہٰذا پچھنے لگوانا بھی مفسدِ صوم نہ ہوگا، بہرحال جب اس کے اپنے گمان پر دلیل نہیں ہے تو فسادِ صوم کا شبہ نہ ہوا، جب فسادِ صوم کا شبہ نہ ہوا تو کفارہ ساقط نہ ہوگا، کیونکہ کفارہ شبہات کی وجہ سے ساقط ہوتا ہے اور یہاں پر شبہ نہیں ہے، لہٰذا یہاں پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں اور پہلے مسئلہ میں صرف قضاء لازم ہے۔

(۴) **پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کا دوسرا قول مع الدلیل**:۔ پہلے مسئلہ میں امام صاحبؒ کا ایک اور قول بھی منقول ہے اور یہی صاحبینؒ کا مذہب ہے کہ اس صورت میں بھی قضاء کے ساتھ کفارہ لازم ہے۔

دلیل یہ ہے کہ جب اسے معلوم ہوا کہ نسیان کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہے کہ حدیث کے مقابلہ میں قیاس متروک ہوتا ہے اور متروک کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں کرتا تو اس صورت میں بھی عدمِ صوم کا شبہ متحقق نہ ہوگا اور جب شبہ نہ پایا گیا تو کفارہ بھی ساقط نہ ہوگا، کیونکہ کفارہ شبہ کی وجہ سے ساقط ہوتا ہے پس اس صورت میں بھی قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... **الحج واجب على الاحرار البالغين العقلاء الاصحاء اذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلا عن المسكن ومالا بدمنه وعن نفقة عياله الى حين عوده وكان الطريق**

عبارت کا ترجمہ کرکے حج کا لغوی اور شرعی معنی سپرد قلم کیجئے، حج پوری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے اس کی دلیل ... کیجئے، حج کی فرضیت علی الفور ہے یا علی التراخی دلیل کی روشنی میں زیب قرطاس کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) حج کا لغوی وشرعی ... (۳) پوری عمر میں ایک مرتبہ حج کے فرض ہونے کی دلیل (۴) فرضیتِ حج علی الفور یا علی التراخی میں اختلاف مع الدلائل۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ: حج واجب (فرض) ہے آزاد، عاقل، بالغ اور تندرستوں پر جب کہ ... ہوں زاد وراحلہ پر (سفرِ خرچ وسواری) اس حال میں کہ یہ زائد ہوں اس کی سکونت سے اور ضروری چیزوں سے اور زا... اس کے اہل وعیال کے نفقہ سے، اس کے واپس آنے تک اور راستہ امن والا ہو۔

(۲) **حج کا لغوی وشرعی معنی**:۔ **کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ٢٦...**

(۳،۴) **پوری عمر میں ایک مرتبہ حج کے فرض ہونے کی دلیل اور فرضیتِ حج علی الفور یا علی التراخی میں اختلاف مع الدلائل**:۔ **کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٤ھ**

﴿الورقة الرابعة: فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾......وَاَصْحَابُ هٰذِهِ السِّهَامِ اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا اَرْبَعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ وَثَمَانٌ مِنَ ...

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ اصحاب فروض کل کتنے ہیں؟ ان کے نام تحریر کیجئے، اَب کے احوال تح... علم میراث کا موضوع اور غرض قلم بند کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت ... (۳) اصحاب فروض کی تعداد و نام (۴) اَب کے احوال (۵) علم میراث کا موضوع وغرض۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت پر اعراب**:۔ **کما مرفی السوال آنفا**۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور ان حصوں والے (وارث) بارہ افراد ہیں چار مردوں میں سے اور آٹھ عورتوں ...

(۳) **اصحاب فروض کی تعداد و نام**:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤١٨ھ۔

(۴) **اَب کے احوال**:۔ **کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ٢٦...**

(۵) **علم میراث کا موضوع وغرض**:۔ **کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ...**

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل افراد کے حالات بیان فرمایئے الأم، الزوجة، بنت الابن۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ ورثاء کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل والثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾......اَلْعَوْلُ اَنْ يُزَادَ عَلَى الْمَخْرَجِ شَيْئٌ مِنْ اَجْزَائِهٖ اِذَا ضَاقَ عَنْ فَرْضٍ اِعْلَمْ اَنَّ مَجْمُوْعَ الْمَخَارِجِ سَبْعَةٌ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا لَا تَعُوْلُ.

عبارت کا ترجمہ کر کے اعراب لگایئے، عول کی لغوی و اصطلاحی تعریف کیجئے، کن مخارج میں عول ہوتا ہے اور کن مخارج میں عول بالکل نہیں ہوتا بسط و تفصیل سے سپرد قلم کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (١) عبارت کا ترجمہ (٢) عبارت پر اعراب (٣) عول کا لغوی و اصطلاحی معنی (٤) عول وعدم عول والے مخارج کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(١) **عبارت کا ترجمہ:۔** عول یہ ہے کہ زائد کیا جائے مخرج پر کسی چیز کو اس کے اجزاء میں سے جب کہ تنگ ہو جائے وہ مخرج حصہ سے، جان تو یہ کہ مخارج کا مجموعہ سات ہے ان میں سے چار میں عول نہیں ہوتا۔

(٢) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّفی السوال آنفا۔

(٣) عول کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤١٨ھ۔

(٤) عول وعدم عول والے مخارج کی وضاحت:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل مسئلوں کو حل کیجئے۔

(١) بنات ١٠، اُم، اَب (٢) زوج، حقیقی بہن، اَخیافی بہنیں، اُم

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ مسائل کا حل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسائل کا حل:۔

مسئلہ ٦

(١) میت

بنات ١٠	اُم	اَب
ثلثان	سدس	سدس
٤	١	١

(٢) میت

زوج	حقیقی بہن	اَخیافی بہنیں	اُم

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاول﴾...... اِعْلَمْ اَنَّ الْفَرَائِضَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ نَوْعَانِ اَلْاَوَّلُ النِّصْفُ وَالرُّبُعُ وَالثُّمُنُ اَلثَّانِيْ اَلثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ وَالسُّدُسُ عَلَى التَّضْعِيْفِ وَالتَّنْصِيْفِ فَاِذَا جَاءَ فِي الْمَسَا... مِنْ هٰذِهِ الْفُرُوْضِ اَحَاداً اَحَاداً فَمَخْرَجُ كُلِّ فَرْضٍ سَمِيُّهٗ اِلَّا النِّصْفَ وَهُوَ مِنْ اِثْنَيْنِ.

ترجمہ کر کے اعراب لگایئے۔ خط کشیدہ عبارت میں کس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، نوع اول کے نوع ... کے ساتھ اختلاط کی صورت میں مسئلہ کس سے بنایا جائیگا۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (١) عبارت کا ترجمہ (٢) عبارت پر اعرا... (٣) عبارت مخطوطہ کی وضاحت (٤) نوع اوّل وثانی کے اختلاط کا اصول۔

﴿جواب﴾......(١) **عبارت کا ترجمہ:۔** جان تو یہ بات کہ وہ فرائض جو کتاب اللہ میں مذکور ہیں دو قسم... ہیں۔ پہلی قسم نصف ربع وثمن ہیں، دوسری قسم ثلثان، ثلث اور سدس ہیں تضعیف وتنصیف کے طریقہ پر، پس جب آ جا... مسائل میں ان فروض میں سے کوئی اکیلا اکیلا تو ہر فرض کا مخرج اس کا ہمنام عدد ہوگا مگر نصف کا مخرج اثنان (دو کا عدد) ہو...

(٢) عبارت پر اعراب:۔ کما مرفی السوال آنفا۔

(٣،٤) عبارت مخطوطہ کی وضاحت اور نوع اول وثانی کے اختلاط کا اصول:۔

کما مرّفی الورقة الربعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٨ھ۔

﴿الشـــق الثـــانی﴾...... مخارج کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع امثلہ بیان کیجئے۔ موانع ارث کی ... واصطلاحی تعریف بیان کر کے مصنف کے بیان کردہ چار موانع ارث مصنف کے انداز میں سپرد قلم کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (١) مخارج کا لغوی و اصطلاحی معنی مع ا... (٢) مانع ارث کی لغوی و اصطلاحی تعریف (٣) موانع ارث کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(١) **مخارج کا لغوی و اصطلاحی معنی مع امثلہ:۔**

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٦ھ۔

(٢) مانع ارث کی لغوی و اصطلاحی تعریف:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢٩ھ۔

(٣) موانع ارث کی وضاحت:۔ کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤١٩...

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الخامسة: فى البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **فبلاغة الكلام مطابقته لمقتضى الحال مع فصاحته والحال ويسمى بالمقام هو الامر الحامل للمتكلم على ان يورد عبارته على صورة مخصوصة والمقتضى ويسمى الاعتبار المناسب هو الصورة المخصوصة التى تورد عليها العبارة.**

عبارت کا ترجمہ کر کے اعراب لگائیے، فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ذکر کیجیے، عبارت کی تشریح کرتے ہوئے مثال سے اس کو واضح کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف (۴) عبارت کی تشریح مع امثال۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) عبارت کا ترجمہ واعراب:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاول ۱۴۲۸ھ۔

(۲) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاول ۱۴۲۱ھ

(۳) عبارت کی تشریح مع مثال:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاول ۱۴۲۰ھ۔

﴿الشق الثانى﴾...... **واما التمنى فهو طلب شيئ محبوب لايرجى حصوله لكونه مستحيلا او بعيد الوقوع كقوله الا ليت الشباب يعود يوما ...... فاخبره بما فعل المشيب، وقول المعسر ليت لى الف دينا.**

عبارت کا دلکش ترجمہ کر کے اعراب لگائیے، تمنی اور ترجی میں فرق واضح کیجیے، تمنی کے لئے چار الفاظ لیت، هل، لو اور لعل استعمال ہوتے ہیں آخری تینوں کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) تمنی وترجی میں فرق (۴) الفاظ تمنی کا ذکر مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱تا۴) عبارت کا ترجمہ، اعراب، تمنی وترجی میں فرق اور الفاظ تمنی کا ذکر مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانى ۱۴۲۵ھ۔

﴿السوال الثانى﴾ ۱۴۳۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **واما المضاف لمعرفة فيؤتى به اذا تعين طريقا لاحضار معنـ ككتاب سيبويه وسفينة نوح اما اذا لم يتعين لذالك فيكون لاغراض اخرى.**

عبارت کا نفیس ترجمہ کر کے اعراب لگائیے، مضاف دوسرے مقاصد اور اغراض کے لئے بھی آتا ہے، بیان کا حذر یا مشکل ہونا، بعض افراد کو بعض پر مقدم کرنے سے بچنے کے لئے، مضاف کی تعظیم کے لئے، مضاف ک لئے ان چاروں کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳ کا مجازی اغراض میں استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانى من السوال الثانى ۱۴۲۷ھ۔

(۲و۳) عبارت پر اعراب اور مضاف کا مجازی اغراض میں استعمال مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانى﴾...... وَاَمَّا النَّكِرَةُ فَيُؤْتٰى بِهَا اِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُتَكَلِّمُ عَنْهُ جِهَةَ تَعْرِيْفِ جَاءَ هٰهُنَا رَجُلٌ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَا يُعَيِّنُهُ مِنْ عَلَمٍ اَوْ صِلَةٍ اَوْ نَحْوِهِمَا وَ قَدْ يُؤْتٰى بِهَا لِاَغْرَاضٍ اُخْ

عبارت کا دلنشین ترجمہ کر کے اعراب لگائیے، نکرہ، مذکورہ مقصد کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لئے بھی ا ہے جیسے تکثیر وتقلیل، تعظیم وتحقیر اور عموم بعد النفی ان میں سے ہر ایک کی مثال ذکر کیجیے، مثالوں کی تشریح کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت (۳) نکرہ کا مجازی مقاصد میں استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ "نکرہ" پس اس کو اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ متکل تعریف وپہچان کی کوئی جہت معلوم نہ ہو، جیسے تیرا قول "جاء ههنا رجل" جب کہ اس کو معین کرنے والا کوئی علم معلوم نہ ہو اور کبھی نکرہ دوسری اغراض ومقاصد کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) نکرہ کا مجازی مقاصد میں استعمال مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانى ۱۴۱۸ھ۔

www.Bhalli.Info

«السوال الثالث» ۱۴۳۰ھ

«الشق الاول» ...... وَ اَمَّا النَّفْیُ فَالتَّقْيِيدُ بِهِ يَكُونُ بِسَلْبِ النِّسْبَةِ عَلٰى وَجْهٍ مَخْصُوصٍ مِمَّا تُفِيدُهُ اَحْرُفُ النَّفْيِ وَهِيَ سِتَّةٌ لَا وَ مَا وَ اِنْ وَ لَنْ وَ لَمْ وَ لَمَّا فَلَا لِلنَّفْيِ مُطْلَقًا وَمَا وَ اِنْ لِنَفْيِ الْحَالِ اِنْ دَخَلَا عَلَى الْمُضَارِعِ وَ لَنْ لِنَفْيِ الْاِسْتِقْبَالِ وَ لَمْ وَ لَمَّا لِنَفْيِ الْمُضِيِّ.

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے، عبارت پر صحیح اعراب لگائیے، لَم اور لما کے استعمال میں فرق کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجئے۔

«خلاصہ سوال» ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) لم ولما میں فرق مع امثلہ۔

«جواب» ...... (۱) عبارت کا ترجمہ: نفی اس کے ساتھ حکم کو مقید کرنا مخصوص طریقہ پر نسبت کو سلب کرنے کے لیے ہوتا ہے، جس کا حروف نفی فائدہ دیتے ہیں اور وہ چھ حروف ہیں لا ، ما، ان، لن ، لم ، لما پس "لا" مطلق نفی کے لئے آتا ہے، "ما، ان" حال کی نفی کے لئے آتے ہیں، جب وہ مضارع پر داخل ہوں، "لن" مستقبل کی نفی کے لئے آتا ہے "لم ولمّا" ماضی کی نفی کیلئے آتے ہیں۔

(۲) عبارت پر اعراب: کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۳) لَمْ ولَمّا میں فرق مع امثلہ: لَمْ ولمّا میں عموی طور پر تین فرق ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱...... لَمْ مطلق نفی ماضی کے لئے آتا ہے جیسے "لم یضرب" اس نے نہیں مارا اور لمّا استغراق نفی کے لئے آتا ہے "لما یضرب" اس نے وقت ولادت سے وقت تکلم تک کسی زمانہ میں نہیں مارا۔

۲...... لم میں فعل مضارع مجزوم کو حذف کرنا جائز نہیں ہے "ندم زید ولم" کہنا درست نہیں ہے اور لما کے بعد مضارع کو حذف کرنا جائز ہے "ندم زید ولما" کہنا درست ہے اصل میں ہے "ولما ینفعه الندامة" کہ زید شرمندہ ہوا مگر شرمندگی نے اس کو فائدہ نہ دیا۔

۳...... لم میں فعل منفی کے وقوع کی توقع نہیں ہوتی جبکہ لما میں فعل منفی کے وقوع کی توقع ہوتی ہے جیسے "لم یرکب" سوار نہیں ہوا "لما یرکب الامیر" ابھی تک امیر سوار نہیں ہوا مگر سوار ہونے کی توقع وانتظار ہے۔

«الشق الثانی» ...... والایجاز وهوتادیة المعنی بعبارة ناقصة عنه مع وفائها بالغرض نحوه قفا نبك من ذكری حبیب ومنزل: فاذا لم تف بالغرض سمی اخلالا۔

عبارت کا بہترین ترجمہ کرکے اعراب لگائیے، عبارت کی بے غبار تشریح کیجئے، اخلال کی مثال ذکر کرکے اسکی وضاحت کیجئے۔

«خلاصہ سوال» ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح (۴) اخلال کی وضاحت مع مثال۔

«جواب» ...... (۱ تا ۴) عبارت کا ترجمہ، اعراب، تشریح اور اخلال کی وضاحت مع مثال
کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۸ھ۔

«الورقة السادسة: فی الأدب العربی»

«السوال الاول» ۱۴۳۰ھ

«الشق الاول» ...... وَرَصَّعْتُهُ فِيهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ وَاللَّطَائِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَالْاَ
النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوَى اللُّغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُ
وَالْاَضَاحِيكِ الْمُلْهِيَةِ۔

عبارت کا ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، فیها میں ھـ
کا مرجع بیان کیجئے۔

«خلاصہ سوال» ...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳)
مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) ضمیر کا مرجع۔

«جواب» ...... (۱) عبارت کا ترجمہ: اور جڑدی میں نے ان میں عربی کہاوتیں، ادبی لطیفے، نحوی
لغوی فتاوی، نرالے رسالے، مزین خطبے، رلا دینے والی نصیحتیں اور غافل کردینے والی ہنسی کی باتیں۔

(۲) عبارت پر اعراب: کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:

"رَصَّعْتُ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر تَرْصِیع (تفعیل) بمعنی ملانا و جوڑنا۔

"لَطَائِف" یہ لطیفة کی جمع ہے بمعنی لطف والی حسین بات۔

"اَحَاجِیّ" یہ اُحْجِیَّةٌ کی جمع ہے بمعنی پہیلی وچیستان، وہ بات جس سے ذہن وعقل کی آزمائش ہو۔

"فَتَاوٰی" یہ فَتْوٰی کی جمع ہے بمعنی شرعی مسائل میں ماہر شریعت کا فیصلہ۔

"خُطَب" یہ خُطْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی تقریر و گفتگو۔

"مَوَاعِظ" یہ مَوْعِظَةٌ کی جمع ہے بمعنی وعظ ونصیحت۔

"مُبْكِيَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر ابکاء (افعال) بمعنی رلانا۔

"اَضَاحِیك" یہ اُضْحُوكَةٌ کی جمع ہے بمعنی ایسی بات جس کی وجہ سے ہنسی آئے۔

"مُلْهِيَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر اِلْهَاءٌ (افعال) بمعنی مشغول کرنا وغافل ہونا۔

(۴) ضمیر کا مرجع: ورصعته فیها میں ضمیر مجرور فیها کا مرجع علامہ حریری کے تحریر کردہ پچاس مقا

www.Bhalli.Info

کا ذکر ماقبل میں خمسین مقامۃ کے لفظ سے گزر چکا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اتظن ان ستنفعك حالك اذ أن ارتحالك او ينقذك مالك حين توبقك اعمالك أو يغني عنك ندمك اذا زلت قدمك او يعطف عليك معشرك يوم يضمك محشرك.

عبارت کا دلکش ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے، یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾ ...... (۱ تا ۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب اور لغوی وصرفی تحقیق:۔

كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الثانى من السوال الاوّل ١٤٢٠ھ۔

(۴) مقامہ کی تعیین:۔ یہ عبارت مقامہ اولی صنعانیہ سے لی گئی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... فدخل ذولحية كثة وهيئة رثة فسلم على الجلاس وجلس فى اخريات الناس ثم اخذ يبدى مافى وطابه ويعجب الحاضرين بفصل خطابه فقال لمن يليه ما الكتاب الذى تنظر فيه فقال ديوان ابى عبادة المشهودله بالاجادة.

عبارت بالا کا دلنشین ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگا کے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱ تا ۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب ولغوی صرفی تحقیق:۔

كما مرّ فى الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانى ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وانظروا الى من كان ذا ندى وندى وجدة وجدى وعقار وقرى ومقار وقرى فمازال به قطوب الخطوب وحروب الكروب وشرر شر الحسود وانتياب النوب السود.

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے، عبارت پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ، اعراب:۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"نَدِیٌّ" اسم ہے بمعنی مجلس، مصدر نَدْوًا (نصر) بمعنی جمع ہونا اور مجلس میں حاضر ہونا۔

"نَدًی" اسم ہے بمعنی جود وسخاوت، مصدر نَدَاوَةٌ وَ نَدًى (سمع) بمعنی تر کرنا، سخاوت کرنا۔

"جِدَةٌ" اسم ہے بمعنی مال ودولت مصدر جِدَةٌ (ضرب) بمعنی مال والا ہونا۔

"جَدْی" اسم ہے بمعنی عطیہ و بخشش۔ مصدر جَدْوًا (نصر) بمعنی بخشش دینا وعطاء کرنا۔

"عَقَارٌ" یہ مفرد ہے اس کی جمع عقارات ہے بمعنی جاگیر، زمین، گھر وغیرہ غیر منقولہ جائیداد۔

"قُرًى" یہ جمع ہے اس کا مفرد قَرْيَةٌ ہے بمعنی بستی۔

"مَقَارٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد مَقْرَيَةٌ ہے بمعنی بستی۔

"قِرًى" بمعنی جو چیز مہمان کے سامنے پیش کی جائے اور مصدر قِرًى (ضرب) بمعنی مہمان نوازی کرنا۔

"حُرُوْبٌ" یہ جمع ہے اس مفرد حَرْبٌ ہے بمعنی جنگ۔

"نُوَبٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد نَوْبَةٌ ہے بمعنی باری، بیماری کا حملہ، دورہ مصیبت۔

"سُوْدٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد سَوْدَاءُ ہے بمعنی "سیاہ، کالا، مصدر سَوَادًا (سمع) بمعنی کالا ہونا، سیا...

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ......

جَزَيْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّهُ ... جَزَاءَ مَنْ يَبْنِىْ عَلٰى اُسِّ...

وَكِلْتُ لِلْخِلِّ كَمَا كَالَ لِیْ ... عَلٰى وَفَاءِ الْكَيْلِ اَوْ بَخْسِ...

وَلَمْ اُخْسِرْهُ وَشَرُّ الْوَرٰى ... مَنْ يَوْمُهُ اَخْسَرُ مِنْ اَمْسِ...

اشعار کا بامعنی ترجمہ کیجئے، اشعار پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پر ا... مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) اشعار کا ترجمہ:۔ بدلہ دیا میں نے اس شخص کو جس نے میرے ساتھ... قائم کیا اس شخص کی طرح جو عمارت کو اپنی بنیاد پر بناتا ہے اور میں نے اپنے دوست کو اسی طرح وزن وکیل ک... اس نے مجھے پورا یا کم کرنے کے ساتھ دیا، حالانکہ میں نے اس کو خسارہ میں نہیں ڈالا، اور بدترین ہے مخلوق... جس کا آج اس کے کل گذشتہ سے زیادہ خسارہ والا ہو۔

(۲) اشعار پر اعراب:۔ كمامرّ فى السوال آنفا۔

www.Bhalli.Info

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"جَرَّيْتُ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر جَرٌّ (افعال) بمعنی مشغول کرنا وغافل ہونا۔

"اَغْلَقَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِغْلَاق (افعال) بمعنی تعلق قائم کرنا۔

"كِلْتُ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر كَيْلًا (ضرب) بمعنی کیل کرنا، وزن کرنا۔

"خُلٌّ" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَخْلَالٌ ہے بمعنی دوست۔

"بَخْسٌ" یہ مصدر ہے از باب (فتح) بمعنی کم کرنا، ظلم کرنا۔

"لَمْ اُخْسِرْ" صیغہ واحد متکلم بحث ماضی نفی جحد بلم از مصدر اِخْسَارٌ (افعال) بمعنی کسی کو خسارہ ونقصان میں ڈالنا۔

"وَرٰى" بمعنی وہ مخلوق جو فی الوقت زمین پر موجود ہو۔

"اَخْسَرُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم تفضیل از مصدر خَسَارَةٌ (سمع) بمعنی نقصان اٹھانا، وضائع کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾......

يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا ... وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اكْفَهَرَّا ... اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا

اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا ... حَتّٰى اَتَتْنِىْ مُخْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا

اشعار کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے، اشعار پر اعراب لگائیے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار کا ترجمہ:۔ اے اس گھر والو! بچائے جاؤ تم برائی وشر سے اور نہ ملو تم ضرور نقصان سے جب تک تم زندہ وباقی رہو، تحقیق بھیجا ہے اس رات نے جو سخت باریک ہوگئی ہے تمہارے صحن کی طرف ایسے شخص کو جو پراگندہ بالوں والا غبار آلود ہے، جو طویل سفروں والا ہے، اور لمبا ہو چکا ہے اس کا سفر، حتی کہ وہ واپس ہوا سفر سے کوزہ پشت اور زرد رنگ والا ہو کر۔

(۲) اشعار پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"مَغْنٰى" صیغہ واحد بحث اسم ظرف از مصدر غِنًى وَغِنَاءٌ (سمع) بمعنی مقیم ہونا، مالدار ہونا۔

"اِكْفَهَرَّا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِكْفِهْرَارٌ (افعلال) بمعنی رات کی تاریکی کا زیادہ ہونا۔

"مُغْبَرًّا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر اغبرار (افعلال) بمعنی غبار آلود ہونا۔

"اِسْبَطَرَّا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر اِسْبِطْرَارًا (افعلال) بمعنی لیٹنا ولمبا ہونا۔

"مُخْقَوْقِفًا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اِخْقِيْقَافٌ (افعیعال) بمعنی ٹیڑھا ہونا، کوزہ پشت ہونا

"مُصْفَرًّا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر اصفرار (افعلال) بمعنی زرد رنگ والا ہونا۔

﴿الورقة الاولٰى: فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... واذ قال ابراهيم رب ارنى كيف تحيى الموتٰى قال اولم تؤمن قـ
بلى ولكن ليطمئن قلبى قال فخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جـ
ثم ادعهن ياتينك سعيا واعلم ان الله عزيز حكيم. سورۃ بقرہ 260#

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کیجئے، کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال حیات بعد الموت کسی شک وشبہ سے تھا
جواب نفی میں ہے تو اصل سوال کا منشا بیان کیجئے، چاروں پرندوں کے نام ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) حضرت ابراہیمؑ کے سوا
منشاء (۳) "اربعہ من الطیر" کے نام۔

﴿جواب﴾......(۱) آیت کا ترجمہ:۔ اے پیغمبر ﷺ! اس وقت کے واقعہ کو بھی یاد کرو جب ابراہیمؑ نے
تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھلا دے کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تجھے یقین نہیں
انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں (یقین ہے) اور لیکن اس واسطے چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو
جانور پکڑ پھر ان کو اپنے ساتھ مانوس کر پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ٹکڑا پھر ان کو بلا، تو آئیں گے تیری طر
دوڑتے ہوئے اور جان لے یہ کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۲) حضرت ابراہیمؑ کے سوال کا منشاء:۔ حضرت ابراہیمؑ کا موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان ویقین
مگر زندہ کرنے کی مختلف صورتیں وکیفیتیں ہو سکتی ہیں اس لیے دل میں اس کی صورت وکیفیت جاننے کا شوق تھا تو دل
اطمینان وشوق کی وجہ سے اس کی کیفیت کے متعلق سوال کیا اور آیت کریمہ "قال بلى ولكن ليطمئن قلبى" اسی پر دال ہے

(۳) "اربعة من الطير" کے نام:۔ حضرت ابراہیمؑ جن چار پرندوں کو لائے تھے ان کے نام یہ
(مور، مرغ، کوا، کبوتر) (تفسیر عثمانی) 107 + 106 # سورۃ آل عمران

﴿الشق الثانی﴾...... يوم تبيض وجوه وتسود وجوه فاما الذين اسودت وجوه
اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون واما الذين ابيضت وجوههم ففى رحمة ا
هم فيها خلدون.

دونوں آیتوں کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے، بیاض وجوہ اور سواد وجوہ کی مراد متعین کیجئے، کن لوگوں کے چہرے سفید او

www.Bhalli.Info

مکاتب: وہ غلام ہے جسے مولیٰ نے کہا کہ تو اتنے وقت میں اتنا بدل کتابت ادا کر دے تو تو آزاد ہے۔

مدبر: وہ غلام ہے جسے مولیٰ کہے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔

ام ولد: وہ لونڈی ہے جس سے مباشرت کے نتیجہ میں اس کے مولیٰ کی اولاد ہو۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمَنْ طَافَ طَوَافَ الْقُدُوْمِ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَلَوْ طَافَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ شَاةٌ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَكَذَا اِذَا طَافَ اَكْثَرَهٗ جُنُبًا اَوْ مُحْدِثًا۔

عبارت پر اعراب لگا کر بہترین ترجمہ کیجئے، طواف کیلئے طہارت کے شرط ہونے اور نہ ہونے میں حنفیہ اور شافعیہ کا اختلاف صاحب ہدایہ کی طرف پر مدلل لکھئے۔ "**وکذا اذا طاف اکثرہ جنبا او محدثا**" میں تشبیہ کی وضاحت کرتے ہوئے مسئلہ لکھیے، عبارت میں فعلیہ صدقۃ سے کتنا صدقہ مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) طواف کے لئے طہارت کے شرط ہونے میں اختلاف مع الدلائل (۴) تشبیہ کی وضاحت مع مسئلہ (۵) صدقہ کی مراد

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ: ۔ اور جس شخص نے طواف قدوم محدث ہونے کی حالت میں کیا تو اس پر صدقہ ہے، اور اگر طواف زیارت محدث ہونے کی حالت میں کیا تو اس پر بکری ہے اور اگر جنبی ہونے کی حالت میں کیا تو اس پر ایک اونٹ لازم ہے اور اسی طرح حکم ہے جب اکثر طواف جنبی یا محدث ہونے کی حالت میں کیا۔

(۲) عبارت پر اعراب: ۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۳) طواف کیلئے طہارت کے شرط ہونے میں اختلاف مع الدلائل: ۔ ہمارے نزدیک طواف کیلئے طہارت نہ فرض ہے اور نہ شرط ہے بلکہ واجب یا سنت ہے، اور امام شافعیؒ کے نزدیک طواف کیلئے طہارت شرط ہے۔

امام شافعیؒ کی دلیل ارشاد نبوی ﷺ ہے "**الطواف صلوۃ الا ان اللہ اباح فیہ النطق**" پس جب طواف کیلئے نماز والا حکم ثابت ہوا تو اس کیلئے طہارت کا شرط ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

ہماری دلیل آیت کریمہ "**ولیطوفوا بالبیت العتیق**" ہے اس میں مطلق طواف کا حکم ہے طہارت کی قید نہیں ہے، پس خبر کی وجہ سے فرضیت و شرط ہونا معلوم نہیں ہوتا، پس زیادہ سے زیادہ طہارت کا سنت یا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس کے ہم بھی قائل ہیں۔

(۴) تشبیہ کی وضاحت مع مسئلہ: ۔ "**وکذا اذا طاف ..... جنبا او محدثا**" اس تشبیہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے طواف زیارت مکمل نہیں بلکہ اکثر چکر یعنی چار، پانچ یا چھ چکر محدث ہونے کی حالت میں لگائے تو اس پر بکری لازم ہے اور اگر اکثر چکر جنبی ہونے کی حالت میں لگائے تو اونٹ واجب ہے، اس لئے کہ "**للاکثر حکم الکل**" کے ضابطہ سے اکثر کیلئے بھی وہی حکم ہوتا ہے جو کل کیلئے ہوتا ہے۔

(۵) صدقہ کی مراد: ۔ صدقہ سے مراد صدقۂ فطر ہے یعنی نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور وغیرہ۔

﴿الورقۃ الرابعۃ فی الفرائض﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... جد صحیح اور جدہ صحیحہ کی تعریف کیجئے۔ اصحاب فروض میں جتنی عورتیں شامل ہیں ا[ن] کے صرف نام لکھئے۔ قرآن کریم میں ورثاء کیلئے کتنے حصے مقرر کیے گئے ہیں، ان کو اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے، ا[ن کی] انواع ہیں ان کے نام لکھئے اور ان کے درمیان کس قسم کی نسبت پائی جاتی ہے بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔ (۱) جد صحیح و جدہ صحیحہ کی تعریف (۲) اصحاب [فروض] میں سے عورتوں کے نام (۳) ورثاء کیلئے مقرر کردہ حصوں کی تعداد، اصطلاح، انواع و نام اور ان میں نسبت۔

﴿جواب﴾...... (۱) جد صحیح و جدہ صحیحہ کی تعریف: ۔ جد صحیح، میت کا وہ جد ہے جس طرف میت [کی نسبت] کرنے میں عورت کا واسطہ نہ ہو مثلاً دادا، پردادا۔ جدہ صحیحہ میت کی وہ جدہ ہے جس طرف میت کی نسبت کرنے میں ج[د فاسد کا] واسطہ نہ ہو جیسے دادی، پردادی۔

(۲) اصحاب فروض میں سے عورتوں کے نام: ۔

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) ورثاء کیلئے مقرر کردہ حصوں کی تعداد، اصطلاح، انواع و نام اور ان میں نسبت: ۔ ورثاء کیلئے مقرر کردہ حصوں کی تعداد چھ ہے۔ اور ان کو اصطلاح میں فروض کہتے ہیں اور ان کی دو نوع ہیں [پہلی نوع] میں نصف، ربع و ثمن ہیں اور دوسری نوع میں ثلثان، ثلث و سدس ہیں۔ اور ان میں تضعیف و تنصیف کی نسبت پائی جا[تی ہے]۔

﴿الشق الثانی﴾...... عصبہ کی کتنی اقسام ہیں عصبہ نسبیہ کی تمام اقسام کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔ اگر ورثاء میں ذوی الفروض اور عصبہ دونوں ہوں تو ترکہ کی تقسیم کی کیا صورت ہوگی اور اگر صرف عصبہ ہی ہوں تو کیا صور[ت] کی جائے گی۔ منع کی تعریف کیجئے اور موانع ارث کے صرف نام تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عصبہ کی اقسام کی تعداد (۲) عصبہ نسبیہ [کی اقسام] کی تعریف (۳) ذوی الفروض و عصبہ اور فقط عصبہ میں ترکہ کی تقسیم (۴) منع کی تعریف و موانع ارث کے نام۔

﴿جواب﴾...... (۱،۲) عصبہ کی اقسام کی تعداد اور عصبہ نسبیہ کی اقسام کی تعریف: ۔

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

(۳) ذوی الفروض و عصبہ اور فقط عصبہ میں ترکہ کی تقسیم: ۔ اگر میت کے ورثاء میں ذوی الفرو[ض اور عصبہ] دونوں ہوں تو اوّلاً ذوی الفروض کو ان کے حصوں کے حساب سے ترکہ ملے گا پھر جو بچ جائے گا وہ عصبہ کو دے دیا [جائے گا]۔ اگر میت کے ورثاء میں صرف عصبہ ہوں تو پھر سارا ترکہ ان کو ملے گا۔

(۴) منع کی تعریف و موانع ارث کے نام: ۔

www.Bhalli.Info

کمامرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢٩ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾......زوج زوجه اور اخت عینی کے احوال بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط زوج، زوجہ اوراخت عینی کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ ورثاء کے احوال:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل و الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......أولاد الأم (خیفی بھائی اورخیفی بہن) اورحقیقی بیٹی کے احوال بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط خیفی بہن وبھائی اور حقیقی بیٹی کے احوال مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......خیفی بہن وبھائی اور حقیقی بیٹی کے احوال:۔

کما مرّفی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾......العول ان یزاد علی المخرج شیئ من أجزائه اذا ضاق عن فرض اعلم ان مجموع المخارج سبعة اربعة منها لا تعول.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امورحل طلب ہیں۔(۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عول وعدم عول والے مخارج (۴) مسئلہ منبریہ کاحل۔

﴿جواب﴾......(۲،۱) عبارت پر اعراب وترجمہ:۔

کمامرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٣٠ھ۔

(۴،۳) عول وعدم عول والے مخارج اور مسئلہ منبریہ کاحل:۔

کمامرّفی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......مندرجہ ذیل دونوں مسئلے حل کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ دو مسئلوں کا حل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ دو مسئلوں کا حل۔

مسئلہ ۸ تصحیح ۴۰ باقی ۷ ردّ ۵

میـــــــــــت

زوجہ	بنات۴	ام
ثمن	ثلثان	سدس
۱/۵	۴/۲۸	۱/۷

مسئلہ ۸

میـــــــــــت

زوجہ	بنت	اخت عینیہ	اخت علاتیہ
ثمن	نصف	عصبہ	محروم
۱	۴	۳	

﴿الورقة الخامسة: فی البلاغة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَفَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَا الْغَرَابَةِ فَتَنَافُرُ الْحُرُوْفِ وَصْفٌ فِي الْكَلِمَةِ يُوْجِبُ ثِقْلَهَا عَلَى اللِّسَانِ وَعُسْرَ النُّطْقِ بِهَا نَحْوُ ال لِلْمَوْضِعِ الْخَشِنِ وَ الْهُعْخُعُ لِنَبَاتٍ تَرْعَاهُ الْإِبِلُ وَ النُّقَاخُ لِلْمَاءِ الْعَذْبِ الصَّافِيْ وَالْمُسْتَشْزِرِ لِلْمَفْتُ

عبارت پر اعراب لگائیے۔عبارت کی تشریح کیجئے۔فصاحت کالغوی واصطلاحی معنی بیان کیجئے۔غرابت کی ت مع مثال بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں(۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی (۳) فصاحت کالغوی اور اصطلاحی معنی (۴) غرابت کی تعریف مع مثال۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲ تا ۴) عبارت کی تشریح،فصاحت کالغوی واصطلاحی معنیٰ وغرابت کی تعریف مع مثال:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢١ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَ الْاَصْلُ فِي الْخَبَرِ اَنْ يُلْقٰى لِاِفَادَةِ الْمُخَاطَبِ الْحُكْمَ الَّذِيْ تَ الْجُمْلَةُ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ حَضَرَ الْاَمِيْرُ اَوْ لِاِفَادَةِ اَنَّ الْمُتَكَلِّمَ عَالِمٌ بِهٖ نَحْوُ اَنْتَ حَضَرْتَ اَمْسِ وَ يُ الْحُكْمُ فَائِدَةَ الْخَبَرِ وَكَوْنُ الْمُتَكَلِّمِ عَالِمًا بِهٖ لَازِمَ الْفَائِدَةِ وَ قَدْ يُلْقَى الْخَبَرُ لِاَغْرَاضٍ اُخْرٰى.

عبارت پر اعراب لگائیے۔عبارت کی تشریح کیجئے۔کبھی کبھی خبر مذکورہ مقصد کے علاوہ دیگر مقاصد کیلئے بھی ا ہوتی ہےان میں سے صرف تین مقاصد کو مثالوں کیساتھ سپرد قلم کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل تین امور ہیں(۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (کے تین مجازی مقاصد کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱): عبارت پر اعراب:۔کما مر فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔اس عبارت میں خبر کے اصل فائدہ ومقصد کو بیان کر رہے ہیں کہ خبر کا اصل مقص

www.Bhalli.Info

الخبر اور لازم فائدۃ الخبر ہے، تفصیلھا کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢١ھ ۔

(٣) خبر کے تین مجازی مقاصد کی وضاحت مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٤ھ ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... واما النھی فھو طلب الکف عن الفعل علی وجہ الاستعلاء، ولہ صیغۃ واحدۃ وھی المضارع مع لا الناھیۃ کقولہ تعالیٰ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وقد تخرج صیغتہ عن معناھا الاصلی الی معان اخری تفھم من المقام والسیاق۔

عبارت کا بہترین ترجمہ اور تشریح کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگایئے۔ نہی کا صیغہ کبھی کبھی اپنے اصلی معنی کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے غیر اصلی معنی میں استعمال کی تین صورتیں مع امثال کے بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حل چار امور ہیں (١) عبارت کا ترجمہ (٢) عبارت کی تشریح (٣) عبارت پر اعراب (٤) نہی کے صیغہ کا مجازی معنی میں استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (١،٣) عبارت کا ترجمہ و اعراب:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٧ھ ۔

(٢،٤) عبارت کی تشریح اور نہی کے صیغہ کا مجازی معنی میں استعمال مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢١ھ ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... واما العلم فیؤتی بہ لاحضار معناہ فی ذھن السامع باسمہ الخاص نحو واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل وقد یقصد بہ مع ذالک اغراض اخری۔

عبارت پر اعراب لگایئے۔ عبارت کا عمدہ ترجمہ و تشریح کیجئے۔ علم کبھی کبھی دوسری اغراض کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے ان میں سے تین اغراض کو مع امثلہ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (١) عبارت پر اعراب (٢) عبارت کا ترجمہ (٣) عبارت کی تشریح (٤) علم کے استعمال کی تین مجازی اغراض مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (١ تا ٣) عبارت پر اعراب، ترجمہ و تشریح:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٦ھ ۔

(٤) علم کے استعمال کی تین مجازی اغراض مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٢ھ ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... القصر تخصیص شیئ بشیئ بطریق مخصوص وین
حقیقی واضافی فالحقیقی ملکان الاختصاص فیہ بحسب الواقع والحقیقۃ لا بحسب
الی شیئ آخر نحو لاکاتب فی المدینۃ الاعلی اذا لم یکن غیرہ فیھا من الکتاب۔

عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے۔ قصر اضافی کی تعریف کیجئے اور اس کی باعتبار حال مخاطب تین اقسام مثال
ذکر کیجئے۔ قصر کے چار طرق کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (١) عبارت کا ترجمہ (٢) قصر اضافی
(٣) قصر اضافی کی باعتبار حال مخاطب تین اقسام مع امثلہ (٤) قصر کے چار طرق مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (١) عبارت کا ترجمہ:۔ قصر ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی مخصوص طری
منحصر کرنے کا نام ہے اور اس کی دو قسمیں حقیقی و اضافی ہیں، پس حقیقی وہ قصر ہے جس میں اختصاص و حصر صورت
حقیقت کے اعتبار سے ہو، نہ کہ کسی دوسری چیز کی طرف اضافت و نسبت کے اعتبار سے جیسے "لاکاتب فی ا
علیؓ" (اس شہر میں علی کے علاوہ کوئی کاتب نہیں ہے) جب کہ (واقع میں بھی) اس شہر میں علی کے علاوہ کوئی کا ت

(٢ تا ٤) قصر اضافی کی تعریف باعتبار حال مخاطب تین اقسام اور قصر کے چار طرق مع

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤١٨ھ ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... یجب الوصل فی موضعین الاوّل اذا اتفقت الجملتا
انشاء وکان بینھما جھۃ جامعۃ ای مناسبۃ تامۃ ولم یکن مانع من العطف نحو ان الابرا
وان الفجار لفی جحیم ونحو فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا۔

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ فصل اور وصل کی تعریف بیان کیجئے۔ وصل کے مقام ثانی کو مثال کی روشنی م

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (١) عبارت کا ترجمہ (٢) فصل و
(٣) وصل کے مقام ثانی کی وضاحت مع مثال۔

﴿جواب﴾ ...... (١) عبارت کا ترجمہ:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٩ھ ۔

(٢،٣) فصل و وصل کی تعریف اور وصل کے مقام ثانی کی وضاحت مع مثال:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٢ھ ۔

www.Bhalli.Info

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وارجوان لااکون فی ھذا الھذر الذی اوردتہ والمورد الذی توردتہ کالباحث عن حتفہ بظلفہ والجادع مارن انفہ بکفہ فالحق بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔

عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے۔عبارت پر اعراب لگائیے۔خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔علامہ حریری کا نام سن ولادت اور سن وفات تحریر کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) علامہ حریری کا تعارف۔

﴿جواب﴾......(۱تا۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب ولغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

(۴) علامہ حریری کا تعارف:۔ علامہ حریری کا نام قاسم، کنیت ابومحمد، نسبت حریری ہے، پورا نام اس طرح ہے، ابومحمد قاسم بن علی بن محمد حریری بصری، آپ کی ولادت ۴۳۶ھ میں اور وفات ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ کو بصرہ میں ہوئی، حریری (ریشم) کے کاروبار کی وجہ سے حریری اور آبائی گاؤں بصرہ کے قریب ہونے کی وجہ سے بصری کہلاتے ہیں، وافر مقدار میں مال ودولت کے مالک تھے اور آپ کی مقامات حریری کے علاوہ متعدد تصانیف ہیں، مثلاً "درۃ الغواص فی اوہام الخواص، ملحۃ الاعراب، رسالہ سینیہ، رسالہ شینیہ وغیرہ۔

﴿الشق الثانی﴾...... فرأیت فی بھرۃ الحلقة شخت الخلقة علیہ اھبة السیاحة ولہ رنة النیاحة وھو یطبع الاسجاع بجواھر لفظہ ویقرع الاسماع بزواجر وعظہ وقد احاطت بہ اخلاط الزمر احاطة الھالة بالقمر۔

عبارت کا سلیس ترجمہ کیجیے۔عبارت پر صحیح اعراب لگائیے۔خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) مقامہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾......(۱تا۳) عبارت کا ترجمہ، اعراب اور لغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۲۱+۱۴۱۸ھ۔

(۴) مقامہ کی تعیین:۔ یہ عبارت مقامہ اولی صنعانیہ سے لی گئی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ولبثنا علی ذالک برھة ینشی لی کل یوم نزھة ویدرأ ع… شبھة الی ان جد حت لہ ید الاملاق کأس الفراق واغراہ عدم العراق بتطلیق العراق و… معاوز الارفاق الی مفاوز الآفاق ونظمہ فی سلك الرفاق خفوق رأیة الاخفاق

عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجیے۔عبارت پر اعراب لگائیے۔خط کشیدہ کلمات کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (… مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱،۳) عبارت کا ترجمہ واعراب اور لغوی وصرفی تحقیق:۔

کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......

اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهٗ — جَوَّابَ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ
مَاثُوْرَةً سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهٗ — قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهٗ
وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِیْ خَطْرَتُهٗ — وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهٗ

اشعار پر اعراب لگائیے۔اشعار کا دلکش ترجمہ کیجیے۔خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔اکرم بہ کیا ص…

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ… مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) صیغة کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) اشعار پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) اشعار کا ترجمہ:۔کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الثانی …

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"تَرَامَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر تَرَامِیْ (تفاعل) بمعنی دور ہونا وطویل ہو…

"رَاقَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر رَوْقًا (نصر) بمعنی پسند آنا، بھلا لگنا۔

"اُوْدِعَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی مجہول از مصدر اِیْدَاعٌ (افعال) بمعنی ودیعت رکھنا۔

"اَسِرَّتُهٗ" یہ جمع ہے اس کا مفرد سِرَارٌ و سِرٌّ ہے بمعنی لکیریں۔

"قَارَنَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر مُقَارَنَةٌ (مفاعلہ) بمعنی ملنا، متصل ہونا…

"مَسَاعِیْ" یہ جمع ہے اس کا مفرد مَسْعٰی ہے بمعنی "کوشش، مصدر سَعْیًا (فتح) بمعنی کوشش کرنا۔

www.Bhalli.Info

"غُـرَّتُـه" یہ مفرد ہے اس کی جمع غُـرَرٌ ہے بمعنی گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا اول حصہ، سفیدی، مصدر غَرَارًا و غَرَارَةً (سمع) بمعنی سفید ہونا و چمکنا۔

(۴) صیغہ کی وضاحت:۔ اَکْـرِمْ بِہٖ یہ فعل تعجب کا صیغہ ہے، جمہور کے نزدیک اَكْـرِمْ امر کی صورت میں ماضی کا صیغہ ہے اور مابعد میں لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع اس کا فاعل ہوتا ہے اب اکرم بدینار کا ترجمہ ہے کہ یہ دینار کس قدر اکرام والا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣١ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ وَلَوْ جَارَ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ وَلَوْ جَرَّعَنِي الْحَمِيْمَ وَاُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ وَاِنْ لَمْ يُكَافِنِيْ بِالْعَشِيْرِ۔

عبارت کا واضح ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔ چوتھے مقامہ کو دمیاطیہ کیوں کہتے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) مقامہ دمیاطیہ کی وجہ تسمیہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس وہ کہنے لگا میں اپنے پڑوسی کی رعایت کرتا ہوں اگر چہ وہ ظلم کرے اور میں اس شخص کو بھی وصال (محبت) عطا کرتا ہوں جو مجھ پر حملہ کرے، اور میں اس ساتھی کو برداشت کرتا ہوں اگر چہ وہ گڑبڑ ظاہر کرا اور میں اس دوست سے محبت کرتا ہوں اگر چہ وہ مجھے گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر پلائے اور میں اس دوست کو فضیلت و ترجیح دیتا ہوں حقیقی بھائی پر اور میں پورا حق دیتا ہوں معاشرت اختیار کرنے والے کو اگر چہ وہ دسواں حصہ بھی نہ دے

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔

"اَرْعٰی" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر رِعَايَةٌ (فتح) بمعنی رعایت کرنا۔

"جَارَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر جَوْرًا (نصر) بمعنی ظلم کرنا۔

"حَمِيْم" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَحِمَّةٌ ہے بمعنی مخلص و گہرا دوست۔

"اَفِيْ" صیغہ واحد متکلم بحث مضارع معلوم از مصدر وَفَاءٌ (ضرب) بمعنی پورا کرنا۔

"لَمْ يُكَافِنِيْ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم معلوم از مصدر مُكَافَاةٌ (مفاعلۃ) بمعنی بدلہ دینا، بدلہ پورا کرنا۔

(۴) مقامہ دمیاطیہ کی وجہ تسمیہ:۔ دمیاط شہر مصر سے تیس فرسخ کے فاصلہ پر واقع ایک قدیم شہر ہے، اور حارث بن ہمام اس مقامہ میں اسی کی طرف اپنے کوچ کرنے کا تذکرہ کیا ہے، اس لیے اس شہر کی طرف نسبت کرتے

ہوئے اس چوتھے مقامہ کو "دمیاطیہ" کہا جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... فَقَالَ اِنَّ مَرَامِيَ الْغُرْبَةِ لَفَظَتْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَاَنَا ذُوْ مَ... وَبُؤْسٰى وَجِرَابٍ كَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰى فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى عَلٰى مَا بِيْ مِنَ الْوَجٰى لِاَرْتَادَ ... اَوْ اَقْتَادَ رَغِيْفًا فَسَاقَنِيْ حَادِيْ السَّغَبِ وَالْقَضَاءُ الْمُكَنّٰى اَبَا الْعَجَبِ اِلٰى اَنْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ دَارٍ...

عبارت کا شان دار ترجمہ کیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔ کفؤاد ام موسیٰ میں تشبیہ کی وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پ... (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) تشبیہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس وہ کہنے لگا بیشک سفر کے تیر (یا کمانوں) نے پھینکا ... اس سرزمین کی طرف اس حال میں کہ میں بھوک، تنگی اور ایسے توشہ دان والا تھا جو حضرت موسیٰؑ کی والدہ کے دل کی طر... تھا اس لئے جس وقت تاریکی ٹھہر گئی تو میں اٹھ کھڑا ہوا اپنی برہنہ پائی کے ساتھ تا کہ کوئی مہمان نواز (میزبان) تلاش ... کوئی روٹی حاصل کرسکوں تو ہانکا مجھے بھوک کے حدی خواں نے اور اس تقدیر نے جس کی کنیت ابوالعجب ہے، یہاں تک ... جا ٹھہرا ایک گھر کے دروازے پر۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔

"مَرَامِيْ" یہ جمع ہے اس کا مفرد مِرْمَاةٌ بمعنی تیر ہے یا اس کا مفرد مَرْمًى (اسم ظرف) ہے بمعنی کمان ہے

"غُرْبَةٌ" یہ مصدر ہے از باب (نصر) بمعنی سفر کرنا، پردیسی و مسافر ہونا۔

"لَفَظَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر لَفْظٌ (ضرب) بمعنی پھینکنا۔

"سَجَا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معلوم از مصدر سَجْوًا وَ سُجُوًّا (نصر) بمعنی رات کا تاریک...

"دُجًا" یہ جمع ہے اس کا مفرد دُجْيَةٌ ہے بمعنی تاریکی و اندھیرا۔

"وَجٰى" یہ مصدر ہے از باب (سمع) بمعنی پاؤں کا گھسنا، ننگے پاؤں ہونا۔

"حَادِيْ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر حَدْوًا و حِدَاءً (نصر) بمعنی باآواز بلند حدی گانا۔

"سَغَبٌ" اسم ہے بمعنی بھوک از مصدر (سمع) بمعنی بھوک ہونا۔

(۴) تشبیہ کی وضاحت:۔ كَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰى اس مصرعہ میں ابوزید سروجی نے اپنے توشہ دان ... والدہ کے دل کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ جس طرح موسیٰؑ کو دریا میں پھینکنے کے بعد ان کی والدہ کا دل صبر و قرار سے ... ہے اسی طرح میرا توشہ دان بھی بالکل خالی ہو چکا تھا۔

www.Bhalli.Info